

مُغَلَّظَاتِ مِرَا

تالیف

حضرت مولانا علامہ نور محمد صاحب انڈوی

تسہیل

مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری

دینی تعلیمی اداروں کے لئے
دینی میڈیٹیشن اور سٹڈی گروپ

تفصیلات

- نام کتاب : مغالطات مرزا (مرزا قادیانی کی گالیاں)
- تالیف : مناظر اسلام حضرت علامہ نور محمد صاحب نانڈوی رحمۃ اللہ علیہ
- تسہیل و تحشیہ: جناب مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند
- طباعت : دسمبر ۲۰۰۷ء
- تعداد : ۱۱۰۰
- کمپوزنگ : شاہی کمپوٹر سینٹر دیوبند فون نمبر 01336 220345
- ناشر: دینی تعلیمی ٹرسٹ لکھنؤ 09359792771

ملنے کے پتے:

- ☆ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند
- ☆ شاہی کتب خانہ دیوبند
- ☆ مکتبہ دارالعلوم دیوبند
- ☆ دیوبند کے تمام بڑے کتب خانے

نذر عقیدت

فتنہ مرزائیت کے قلع و قمع میں مجاہد ملت شیر اسلام حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ امیر شریعت (پنجاب) نے جس ہمت و استقلال، عزیمت و ایثار کا مظاہرہ کیا ہے اور مسلمانان ہند کو اس گمراہ فرقہ کے دجل و فریب سے آگاہ کرنے کے لیے جیسی سعی بلوغ و جد جہد فرمائی ہے اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی اس ناچیز تالیف کو انتہائی عقیدت اور دلی تمنا سے آپ کے نام نامی و اسم گرامی سے منسوب کر کے افتخار حاصل کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

عقیدت کیش

نور محمد

از مظاہر علوم سہارنپور

۱۰ محرم ۱۳۵۴ھ ۱۵ اپریل ۱۹۳۵ء

قطعہ تاریخ از حضرت مولانا اسعد اللہ صاحبؒ اسعد

خان صاحب مولوی نور محمد نے لکھی جب کتاب جامع اشاعت و کافر ماجرا لکھدی یہ تاریخ اسعد نے قلم برداشتہ اجتماع فن دشنام جناب — میرزا
۱۳۵۴ھ

فہرست مضامین

	تقریظ	۷	تقریظ حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب رحمہ اللہ
۱۶	مقدمہ از مصنف	۱۰	ضروری گذارش
۲۲	عمل کی خوف ناک تصویر	۱۸	نصیحت پر اور اخلاقی تعلیمات
اہانت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھیا تک منظر (۲۳)			
۳۷	عذر گناہ بدتر از گناہ	۳۳	گالیوں کی فہرست حروفِ حجی کے اعتبار سے
۳۹	عذرات کی تفتیح	۳۸	عذر گناہ کی تصویر
		۴۰	جوابات

یسوع، مسیح اور عیسیٰ تینوں نام ابن مریم ہی کے ہیں

مرزا کا اقرار (۴۱)

۴۸	ایک اور طرح سے ثبوت	۴۴	ایک اور طرح سے ثبوت
۵۳	ایک اور ثبوت کہ یسوع عیسیٰ ایک ہی ہیں	۵۱	ایک اور طرح سے ثبوت
۵۵	ایک ثبوت اور	۵۴	ایک اور ثبوت

یسوع کا ذکر قرآن مجید میں ہونے کا ثبوت

مرزا کے قلم سے (۵۷)

۶۵	مرزائیوں کا ایک اور عذر	۶۱	یسوع اور عیسائیوں کے بیان کردہ صفات
۷۱	عذر لنگ کی ایک اور مثال	۶۶	جوابات
۷۴	مرزا کی بدزبانی مرزا جی ہی خدمت میں	۷۱	جوابات

توہین انبیاء کا اقراری بیان و اعلان

۷۵	حضرت نوح علیہ السلام کو گالی	۷۵	حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کو گالی
۷۷	تمام انبیاء علیہم السلام کی توہین و گالی	۷۷	حضرت موسیٰ علیہ السلام کو گالی
۸۱	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گالی	۷۷	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں
۸۱	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو گالی	۸۱	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اہانت گالی
		۸۲	بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں

علماء کرام اور مسلمانوں کو گالیاں (۸۳)

۸۳	آسمانی فیصلہ، خزانہ ج ۳۔ ۱۸۹۱ء	۸۳	ازالہ اوہام، خزانہ ج ۳۔ تصنیف ۱۸۹۱ء
۸۷	شہادت القرآن، ج ۶۔ ۱۸۹۳ء	۸۳	آئینہ کمالات اسلام، خزانہ ج ۵۔ ۱۸۹۳ء
۸۹	حمامۃ البشری، خزانہ ج ۷۔ ۱۸۹۳ء	۸۸	کرامات الصادقین، خزانہ ج ۷۔ ۱۸۹۳ء
۹۰	اتمام الحج، خزانہ ج ۸۔ ۱۸۹۳ء	۸۹	نور الحق، خزانہ ج ۸۔ ۱۸۹۳ء
۹۳	ضیاء الحق، خزانہ ج ۹۔ ۱۸۹۵ء	۹۱	انوار الاسلام، خزانہ ج ۹۔ ۱۸۹۳ء
۱۰۳	الاستفتاء، خزانہ ج ۱۲۔ ۱۸۹۷ء	۹۵	انجام آتھم مع ضمیر، ج ۱۱۔ ۱۸۹۶ء
۱۰۵	تحذیر کوئٹہ، خزانہ ج ۱۷۔ ۱۹۰۰ء	۱۰۳	ایام الصلح، خزانہ ج ۱۳۔ ۱۸۹۹ء
۱۰۵	الہدی، خزانہ ج ۱۸۔ ۱۹۰۲ء	۱۰۵	دافع البلاء، خزانہ ج ۱۸۔ ۱۹۰۲ء
۱۰۷	اعجاز احمدی، خزانہ ج ۱۹۔ ۱۹۰۲ء	۱۰۶	نزول المسح، خزانہ ج ۱۸۔ ۱۹۰۲ء
۱۰۹	تذکرۃ الشہادتین، خزانہ ج ۱۹۔ ۱۹۰۳ء	۱۰۸	مواہب الرحمن، خزانہ ج ۱۹۔ ۱۹۰۳ء
۱۰۹	براہین احمدیہ، خزانہ ج ۲۱۔ ۱۹۰۵ء	۱۰۹	چشمہ سبھی، خزانہ ج ۲۰۔ ۱۹۰۶ء
۱۱۲	چشمہ معرفت، خزانہ ج ۲۱۔ ۱۹۰۸ء	۱۱۱	حقیقت الوہی، خزانہ ج ۲۲۔ ۱۹۰۷ء

مجموعہ اشتہارات، ج ۱ (تبلیغ رسالت) ۱۸۷۸ء تا ۱۸۹۲ء

مجموعہ اشتہارات، ج ۲ (تبلیغ رسالت) ۱۸۹۳ء تا ۱۸۹۷ء

عیسائیوں کو گالیاں

۱۱۴	آئینہ کمالات اسلام	۱۱۴	ازالہ ادہام
۱۱۵	انوار الاسلام	۱۱۴	نور الحق
۱۱۶	آریہ دھرم خزائن ج ۱۰ - ۱۸۹۵ء	۱۱۶	ضیاء الحق
۱۱۸	چشمہ مسیحی	۱۱۷	ضمیمہ انجام آہتم
۱۱۹	چشمہ معرفت	۱۱۸	حقیقت الوحی

آریوں اور ہندوؤں کو گالیاں

۱۲۰	ست بجن خزائن ج ۱۰ - ۱۸۹۵ء	۱۱۹	آریہ دھرم
۱۲۱	حقیقت الوحی	۱۲۱	ضمیمہ نزول اسحٰخ خزائن ج ۱۸ - ۱۹۰۲
	مرزا قادیانی کرشن جی ہے	۱۲۱	چشمہ معرفت
۱۲۲	آریوں کا پرمیشرناف کے نیچے ہے		مرزا روڈر گوپال ہے

کتاب میں مندرج تمام گالیوں کی فہرست (۱۲۳)

۱۲۷	حقیقت حال کی مرزائیوں کو دعوت	۱۳۶	مرزائیوں کی جانب سے صفائی کا دعویٰ
۱۳۸	جوابات حاضر ہیں	۱۳۸	مرزائیں کا آخری عذر گناہ بدتر از گناہ
۱۵۰	مرزا شریف کہلانے کے بھی لائق نہیں	۱۳۹	مرزا کی تضاد بیانی اور اس کی رسوائی
۱۵۱	مرزا کی بد زبانی پر عیسائیوں اور	۱۵۱	مرزا کی خوش خلقی کے مرزائی ترانے
	مرزائیوں کی شہادتیں		

تقریظ

عالم یلمعی و فاضل لوزعی ادیب کامل جامع العلوم والفنون

حضرت استاذ محترم مولانا اسعد اللہ صاحب

مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم والصلوة والسلام على من بعث
ليتمم مكارم الاخلاق و انه لعلى خلق عظيم - اما بعد:

میں عزیز محترم جناب مولانا مولوی حافظ نور محمد خاں صاحب مبلغ و مناظر مدرسہ
مظاہر علوم سہارنپور کو عرصہ سے جانتا ہوں اور آپ کی ملی و قومی خدمات کو احترام کی نگاہوں
سے دیکھتا ہوں۔ آپ نے مذاہب باطلہ کے مقابلہ میں کامیاب قلم اٹھایا ہے۔ آج کل
آپ کی خصوصی توجہات مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے تبعین کی جانب مصروف ہیں۔
اس سلسلہ میں اب تک جو رسائل مثلاً کفریات مرزا، اختلافات مرزا، کذبات مرزا،
آپ نے ملک کے سامنے پیش فرمائے ہیں وہ ایک خاص حد تک انصاف پسند طبائع سے
خراج تحسین وصول کر چکے ہیں اور ان کی معقول اشاعت ان کے مقبولیت کی صاف
شہادت دے رہی ہے۔

آپ کی جدید تالیف ”مغلظات مرزا“ پیش نظر ہے۔ آپ کی محنت و کاوش اور عرق ریزی
و دماغ سوزی کا اندازہ صرف کتاب دیکھنے ہی سے ہو سکتا ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے
جناب مرزا صاحب کے یک جانی کلام سے کسی نتیجہ کا نکالنا ”کوہ کندن و گاہ بر آوردن“ کا
مصدق ہے؛ چہ جائیکہ مختلف مضامین میں بکھرے ہوئے فقروں کو جمع کیا جائے۔ آپ نے

تمام اہل اسلام کیلئے عموماً اور مناظرین کے لیے خصوصاً بہت سہولت پیدا کر دی ہے۔
 ”مغلظات“ میں اولاً وہ تمام گالیاں جمع کر دی گئی ہیں جو جناب مرزا صاحب نے
 حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی ہیں۔ اس کے بعد عذرات کی مکمل و مدلل
 تردید فرمائی گئی ہے جو فریق ثانی کی جانب سے ان گالیوں کے سلسلے میں پیش کئے جاتے
 ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ یہ تردید بھی مرزائی لٹریچر ہی سے کی گئی ہے۔ ایسے ہی اعذار کے
 متعلق کہا گیا ہے ”عذر گناہ بدتر از گناہ“ پھر وہ گستاخیاں لکھی گئی ہیں جن کو حضرات انبیاء
 علیہم السلام و عزت کرام و صحابہ عظام کی شان میں روارکھا گیا ہے۔ بعد ازیں اس سب
 و شتم کو جمع کیا گیا ہے جس کو عامۃ المسلمین و حضرات علماء کے لیے جائز رکھا گیا ہے۔ اخیر
 میں عیسائیوں اور آریوں کو جو مغلظات سنائی گئی ہیں یکجا کر دیا ہے۔

کتاب کے ختم پر آپ نے ان تمام گالیوں کی جو مغلظات جمع فرمائی ہیں ردیف وار
 ایک مکمل فہرست بھی لکھ دی ہے جس سے نہایت آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جناب مرزا
 صاحب نے فلاں گالی کس کتاب میں کس صفحہ پر دی ہے۔ چونکہ جناب مصنف مجھ سے
 محبت فرماتے ہیں اس لیے میں نے اتنا لالہ لالہ مر یہ سطور لکھ دیں ورنہ میں اس قابل نہیں
 ہوں کہ تصانیف علماء پر تقریظ لکھوں۔

اسعد اللہ عفاہ اللہ

مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

تقریظ

فخر الامثال کامل العلوم والفنون جامع المعقول والمنقول حضرت اقدس استاذ المحترم
شیخ عبدالرحمن صاحب مدظلہ العالی صدر المدرسین مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

نحمدہ و نصلی علی رسول الکریم اما بعد!

یہ ناکارہ خلاق اہل اسلام کی خدمت میں عرض رساں ہے کہ مرزائیوں کا گمراہ فرقہ اپنے گمراہ کن خیالات کے زہریلے اثرات کی اشاعت میں جس سرعت کے ساتھ مصروف ہے اس کو دیکھتے ہوئے میرے محترم عزیز مولانا نور محمد خان صاحب مدرس و مبلغ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور نے اس فتنہ عمیا کے قلع قمع کے لئے ایک کامیاب و مؤثر طریقہ اختیار کیا کہ خارجی و بیرونی حملوں کو چھوڑ کر اس کے استیصال میں اندرونی و داخلی ضربوں کی طرف توجہ مبذول فرمائی اور عزیز موصوف نے مرزا غلام احمد قادیانی میلہ ثانی کی بہت سی کتابوں کا مطالعہ کر کے مرزا کی ان کفریات، اختلافات، کذبات کو جن کو قدرت نے خود مرزا جی کے ہاتھوں سے جمع کر دیا تھا، بڑی عنایت و جستجو سے منظر عام پر لا کر مرزا جی کی نبوت و دیگر عاوی کا ایسا بھانڈا پھوڑا کہ بہت سی سعادت مند طبائع کو مرزائیت کے دام فریب سے نکلنے کا ذریعہ دستیاب ہو گیا۔ اسی طرح مولانا موصوف نے مرزا غلام احمد کی تمام مرصع گالیوں، بدگوئیوں، ہیکمراہیہ یا وہ گوئیوں کو ان کی مختلف کتابوں سے جمع کر کے ”مغلظات مرزا“ کے نام سے شائع کیا ہے۔ یہ نو تالیف رسالہ حقیقت میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تہذیب و اخلاق کا ایک ایسا آئینہ ہے جس میں غلمدیت کے ”نومولود نبی“ کی اخلاقی تصویر اس طرح عریاں ہو رہی ہے کہ ہر غیر تمند انسان اس کو دیکھ کر نفرت و حقارت کرے گا اور ایسے غیر مہذب متنبی مرزا قادیانی کو اس قابل نہیں سمجھے گا کہ وہ شرافت و انسانیت کے بھی حامل تھے چہ جائے کہ نبوت و رسالت کے۔ بت کریں آرزو و خدائی کی۔ شان ہے تیری کبریائی کی۔

اللہ تعالیٰ موصوف کی مساعی کو مشکور فرما کر علم و عمل میں ترقی عطا فرمائیں۔ امید ہے کہ حضرات اہل علم و عوام و علمائے کرام خصوصاً مولانا موصوف کی مساعی کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے آپ کی مقبول عام تالیف کی اشاعت میں کوشش کریں گے۔

عبدالرحمن کامل پوری

خادم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۸ محرم ۱۳۵۲ء

ضروری گذارش

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد !

اسلام نے اپنے پیروکاروں کو شیریں زبانی کی تعلیم دی ہے اس لیے علماء اسلام ہمیشہ دین کی نشر و اشاعت میں نرم اور شیریں زبان ہی استعمال کرتے رہے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ باطل فرقوں کی بدزبانی و بدتہذیبی کے جواب میں علماء اسلام نے ہمیشہ متانت و سنجیدگی کا ثبوت دیتے ہوئے غیروں کا بھی دل جیت لیا ہے۔

لیکن قادیانیت کے پروپیگنڈہ کی طاقت و قوت کا اندازہ آپ اس سے لگائیں مرزا قادیانی کے بدزبان بلکہ مہا بدزبان ہونے کے ثبوت میں ہزار دلائل رکھنے کے باوجود اگر احقاق حق کی خاطر مرزا کو ”صاحب“ اور ”حضرت“ نہ کہا جائے؛ یا مرزا کی زبان سے نکلی ہوئی غلاظتوں کے ڈھیر، گالیاں، جھوٹ اور فریب وغیرہ مرزائیوں کو سنائے جائیں تو قادیانی بہادر، بدزبانی کا الزام علماء اسلام پر لگا بیٹھتے ہیں اور اس کا پروپیگنڈہ اتنا کرتے ہیں کہ بعض دفعہ اس سے متاثر ہو کر دور حاضر کے دانشور لوگ بھی علماء اسلام کو تہذیب و شرافت کا سبق پڑھانے بیٹھ جاتے ہیں۔ مرزا کو ”حضرت یا صاحب“ سے تعبیر نہ کرنے کی پاداش میں، کوئی علماء کی تقریروں اور تحریروں کو معیار سے گرا ہوا بتاتا ہے، کوئی غیر سنجیدہ قرار دیتا ہے اور کوئی مناظرانہ انداز کہہ کر اظہار بیزاری کرتا پھرتا ہے۔

ان پھبتیاں کہنے والوں کو اتنا بھی شعور نہیں ہوتا کہ مرزا قادیانی کی تعلیمات میں غلاظتوں کے علاوہ اور ہے، ہی کیا کہ جسے پیش کیا جائے؟ اور یہ جملے تو مرزا قادیانی ہی کے ہیں مرزا ہی کی حیثیت واضح کرنے کی لیے اگر پیش کر دیئے گئے تو اس میں علماء کا تصور کیا ہے؟۔ مرزا نے تو خود ہی اس سلسلہ میں اصول بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

”اکثر لوگ دشنام دہی اور بیان واقعہ کو ایک ہی صورت سمجھ لیتے ہیں اور دونوں

مختلف مفہوموں میں فرق کرنا نہیں جانتے۔ بلکہ ایسی ہر ایک بات کو جو دراصل ایک واقعی امر کا اظہار ہو اور اپنے محل پر چسپاں ہو محض اُس کی کسی قدر مرارت کی وجہ سے جو حق گوئی کے لازم حال ہوا کرتی ہے دشنام ہی تصور کر لیتے ہیں حالانکہ دشنام اور سب اور شتم فقط اس مفہوم کا نام ہے جو خلاف واقعہ اور دروغ کے طور محض آزار رسانی کی غرض سے استعمال کیا جائے“ (ازالہ خ ۳ ص ۱۰۹)

اس عبارت سے یہ اصول تو بہر حال واضح ہو گیا کہ محض تلخی اور مرارت کی وجہ سے حق گوئی کو بدزبانی یا سخت کلامی میں داخل نہیں کیا جاسکتا۔ مرزا کی نسبت دجال، کذاب وغیرہ جو الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں وہ اپنے محل پر چسپاں ہونے کی وجہ سے اور ایک واقعی امر کے اظہار کی وجہ سے کیے جاتے ہیں جو سخت کلامی یا دشنام دہی میں ہرگز داخل نہیں ہو سکتے۔ اور دلائل کی روشنی میں اگر مرزا کو یہ کہا جائے کہ وہ مہابدزبان تھا، جھوٹ بولتے ہوئے شرماتا بھی نہیں تھا، تو اس میں بدزبانی اور بدتہذیبی کی کیا بات ہوئی؟ جو نہ خلاف واقعہ ہوتا ہے اور نہ اُس سے مرزا کی دل آزاری مقصود ہوتی ہے بلکہ صرف اظہار حق مقصود ہوتا ہے۔

حضرت مولانا نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ”مغلظات مرزا“ اپنے موضوع پر ایک ایسا آئینہ ہے کہ اس میں مرزائی بھی مرزا قادیانی کا مکروہ چہرہ دیکھ کر قادیانی تحریک کے مکرو فریب سے خود کو بچا سکتا ہے۔ اسی وجہ سے علامہ یوسف بنوریؒ اس کتاب کے تعلق سے فرماتے تھے کہ ”ایک سنجیدہ آدمی کے لیے یہی رسالہ کافی ہے“۔

یوں تو مرزا کی تصنیفات کا پورا ذخیرہ ہی گالیوں کا مجموعہ ہے تاہم مولف نے انگریزی نبوت کی زبان سے نکلی ہوئی گالیوں کی ایک مختصر سی فہرست پیش کی ہے جس میں سے ہر گالی مرزا قادیانی کے تہذیب و شرافت کی قد آدم تصویر ہے۔ اور ہر شخص یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ جو شخص خود اپنی زبان و قلم کی روشنی میں ایک سچا، شریف انسان کہلانے کے بھی قابل نہیں؛ وہ پروپیگنڈہ اور دوسروں کے ڈھنڈورا پیٹنے سے مسیح، مہدی اور نبی کیوں کر بن جائے گا۔؟؟

ہمارے قارئین کو یہ بات بھی ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ مرزا کی بدزبانیوں پر اخذ و گرفت

بھی انصاف پر مبنی اور خود مرزا ہی کے مقرر کردہ معیار کی روشنی میں ہے۔ جیسا کہ وہ لکھتا ہے:

”چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں اور سفلوں اور بد زبان لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اسلئے ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے تا ان میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو اور لوگ اُن کے فیض سے محروم نہ رہیں۔ یہ نہایت قابل شرم بات ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاقی رذیلہ میں گرفتار ہو۔ اور درشت بات ذرہ بھی متحمل نہ ہو سکے۔ اور جو امام زمان کہلا کر ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنیٰ ادنیٰ بات میں مُنہ میں جھاگ آتا ہے۔ آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں۔ وہ کسی طرح امام زمان نہیں ہو سکتا“ (ضرورۃ الامام خ ج ۱۳ ص ۳۷۸)

لہذا اب مرزا جیسے امام الزماں کی بدزبانی پر اگر گرفت کی جائے تو کسی کے لیے اس مسئلہ میں چون و چرا کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ اور حق بات یہ ہے کہ جس مرزائیت میں غلاظتوں کے یہ انبار ہوں اُس میں اور کون سی خوبی باقی رہ جاتی ہے جو تلاش کی جائے۔ دودھ بھرے پیالے میں پڑی غلاظت نظر انداز کر کے محض دودھ کی خوبی نہیں بیان کی جاتی۔ بہر حال مرزائی اصول کے مطابق یہ کتاب مرتب کی گئی ہے لہذا مرزائیوں کو بھی اس سے استفادہ کرنا چاہئے۔

راقم سطور نے اس کتاب کو اپنے موضوع پر ایک کامیاب کتاب دیکھتے ہوئے اسے منظر عام پر لانے کا فیصلہ کیا اور استفادہ کو آسان سے آسان تر بنانے کیلئے جو کچھ بندہ ناچیز سے ہو سکا ہے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) کتابت کے وقت راقم کے سامنے ”بھوشن پاور پرنٹنگ پریس جگادھری ۱۹۵۳ء“ کا مطبوعہ نسخہ ہے۔ قدیم طرز کتابت و رسم الخط کو جدید کمپوزنگ میں درست کر دیا گیا ہے اور پیرا گراف وغیرہ بھی درست کر دیئے گئے ہیں۔ البتہ استفادہ کی غرض سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مطبوعہ نسخہ بھی سامنے رکھا ہے تاکہ دونوں میں یکسانیت رہے۔

(۲) مرزائی کتب کے حوالوں میں قدیم صفحات کی جگہ مرزائیوں کی جانب سے طبع شدہ سیٹ ”روحانی خزائن“ کے حوالے درج کیے گئے ہیں اور اس بات کی کوشش کی گئی ہے

کہ مرزا کی عبارتیں جس رسم الخط کے ساتھ کتاب میں درج ہیں اسی رسم الخط کے ساتھ نقل کی جائیں۔ اگر مرزا نے کسی لفظ کو ایک ساتھ ملا کر لکھا ہے تو ہم نے بھی اسی طرح ملا کر اس کی کتابت کی ہے تاکہ مرزائی اپنے نبی کی کلام میں تحریف کا الزام نہ لگائیں۔ حتیٰ کہ تذکیر و تانیث کے ساتھ علامات ترقیم، اور اعراب وغیرہ بھی ویسے ہی لگائے گئے ہیں جیسا کہ مرزائی نبی کی کتاب میں درج ہیں تاکہ مرزا کا سلطان القلم ہونا مرزائیوں پر بھی واضح ہو جائے کہ جس کا الماء تک درست نہ ہو وہ سلطان القلم ہونے کا دعویٰ کرے!!!۔

(۳) بعض جگہوں پر حواشی کا اضافہ ناگزیر تھا لیکن بعض جگہوں پر بندہ نے اپنے ذوق سے اختصار کے ساتھ حواشی کا اضافہ مفید سمجھا؛ تاکہ گرفت کے مزید مواقع قارئین کے سامنے آجائیں۔ قارئین کو حواشی پسند آئیں تو فہماور نہ غلطی کی نشاندہی فرمانے پر آئندہ ایڈیشن میں ترمیم و تصحیح کر لی جائے گی۔

(۴) کتاب میں مندرج عربی اور فارسی عبارتوں کے ترجمے درج نہیں تھے جس سے عوام کا استفادہ مشکل تھا۔ بندہ نے کوشش کی ہے کہ مرزا ہی کے قلم سے ترجمہ تلاش کر کے حاشیہ میں درج کر دیا جائے۔ مرزا کا ترجمہ نہ ملنے پر ہی بندہ نے اپنی جانب سے ترجمہ لکھا ہے اور اس کی وضاحت کے لیے حاشیہ میں ”ش“ کی علامت لگا دی ہے۔

(۵) مصنف کا لب و لہجہ چونکہ مشرقی یوپی کا ہے تاہم کوشش کی گئی ہے کہ بغیر کسی حذف و اضافہ کے علامات ترقیم کے ذریعہ عبارت کو واضح اور سلیس بنا دیا جائے۔ البتہ بعض مقامات پر اگر ضرورت پڑی تو بین القوسین تشریحی جملوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔

(۶) گالیوں کی فہرست میں مصنف نے کتابوں کی سن تصنیف کو ملحوظ نہ رکھ کر اپنے مطالعہ کی ترتیب پر فہرست تیار کی تھی اور ایک عنوان کے تحت ایک ہی کتاب کی گالیاں کئی جگہوں میں منتشر تھیں اسی طرح کہیں دس یا اس سے زیادہ صفحات میں منتشر گالیاں ایک ہی اقتباس کے تحت درج کی گئی تھیں۔ لیکن اب جبکہ مرزا کی تمام کتابیں سیٹ کی شکل میں منظر عام پر آئی ہیں تو سن تصنیف کے لحاظ سے ترتیب وار ۲۳ جلدوں پر مشتمل آئی ہیں۔ راقم نے

دیکھا کہ اگر سن تصنیف کے لحاظ سے ص ۱۲۲ سے ص ۱۳۶ تک کی گالیوں میں جدید ترتیب قائم کر دی جائے تو کئی لحاظ سے کتاب کی افادیت بڑھ جاتی ہے۔

مثلاً: پڑھنے والا پہلی ہی نظر میں یہ جان لیتا ہے کہ تیس جلدوں پر مشتمل انگریزی نبی کی کوئی ایسی تصنیف نہیں جو گالیوں سے پر نہ ہو اور مرزا قادیانی کے صاحب تصانیف کثیرہ ہونے کی قلعی بھی اچھی طرح کھل جاتی ہے کہ یہ اصلاحی کتابیں ہیں یا مغالطات و بدزبانی کا پشتارہ ہیں۔ اسی طرح سن تصنیف اور کتابوں کے درمیان ترتیب قائم کر دینے سے مسلسل ورق گردانی سے بھی نجات مل جاتی ہے اور یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ مختصر مختصر کتابوں میں گالیوں کے امام وقت نے کتنی کتنی گالیاں دے رکھی ہیں۔ نیز ہر گالی نکھر کر پہلی نظر میں سامنے آ جاتی ہے مثلاً ایک اقتباس میں دس گالیاں ہیں تو ہر گالی نئی سطر میں آ جاتی ہے اور ان کے صفحات کا اندراج بھی اسی سطر میں ہو جاتا ہے۔

اس ترتیب سے اصل کتاب میں کوئی حذف و اضافہ تو نہ ہو اور صرف چند صفحات میں ترتیب بدل گئی اور وہ یہ کہ ایک کتاب کی گالیاں ایک جگہ جمع ہو گئیں اور ہر گالی پہلی نظر اور پہلی سطر میں سامنے آ گئی۔ اسی لیے اس ترتیب جدید کو بعض اکابر نے تسہیل کے نام سے پسند فرمایا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ کتاب سے استفادہ کرنے اور مقصد کو حاصل کرنے کی غرض سے اس دور میں یہ ترتیب ناگزیر تھی جو نیک نیتی سے کی گئی ہے اور امید ہے کہ انشاء اللہ اس طرح کتاب کے تروتازہ ہو جانے سے حضرت مصنفؒ کی روح کو سکون پہنچے گا۔

اور شاید اسی نظریہ کے تحت عالمی مجلس کے اکابر نے بھی ایک جگہ ترتیب کی تبدیلی کو ناگزیر سمجھا اور وہ یہ کہ مصنفؒ نے کتاب ہذا کی تمام گالیوں کو حروف تہجی کے اعتبار سے اخیر میں جمع کر کے گالیوں پر نمبر ڈال کر حوالہ کے لیے پچھلے صفحات کی طرف رجوع کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ ظاہری بات ہے کہ ورق گردانی کا یہ عمل قدیم زمانے میں رائج رہا ہو لیکن اس دور میں تو کسی کے لیے بھی مشکل کام ہے۔ اس طول عمل سے بچنے کے لیے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر نے ایک جدید ترتیب تین کالموں کی قائم کر کے ہر گالی کے سامنے ہی

کتاب کے قدیم و جدید صفحات کا حوالہ انڈیکس کی شکل میں درج کر دیا جس سے کتاب کی افادیت دو بالا ہوگئی۔ اور مصنف کے نوٹ کو حذف کر دیا تاکہ کسی کو غلطجان نہ ہو۔ راقم سطور نے عالمی مجلس کی اس عمدہ ترتیب کو بھی اپنی اس جدید ترتیب میں شامل کر لیا ہے۔ اور مصنف کے نوٹ باقی رکھ کر اس پر حاشیہ کے ذریعہ صورت حال کی وضاحت کر دی ہے۔

ہاں! علمی حلقہ میں اس کا بھی امکان ہے کہ کسی کو بندہ کی رائے سے اختلاف ہو یا بندہ کی ترتیب جدید پسند نہ ہو تو واضح رہے کہ مصنف کی ترتیب کے موافق اصل نسخہ کمپوز شدہ بندہ کے پاس محفوظ ہے اگر کوئی پہلی ترتیب ہی کے مطابق کتاب شائع کرنا چاہے تاکہ اصل نسخہ بھی دستیاب رہے تو راقم سطور سے رابطہ کرے بندہ ناچیز اسے فراہم کر دے گا۔

اب اخیر میں میں شکر گزار ہوں جناب مولانا نور الحسن راشد صاحب مدظلہ کا ندھلوی کا کہ موصوف نے بطور خاص اس کتاب کو منظر عام پر لانے کے لیے تحریک فرمائی بلکہ قدیم نسخہ کہیں دستیاب نہیں تھا تو ”مفتی الہی بخش لائبریری“ سے بصرہ خود فوٹو کاپی کروا کے ”مغلظات مرزا“ کا نسخہ فراہم کیا۔ دریں اثناء بندہ کی درخواست پر مکرم جناب عبدالرحمن یعقوب باوا صاحب مدظلہ ڈائریکٹر ختم نبوت اکیڈمی لندن نے بندہ ناچیز کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے ہفتہ کے اندر اندر لندن سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کا مطبوعہ نسخہ (احساب قادیانیت کی جلد نمبر ۱۷) بھی فراہم فرمادی جس سے حوالوں کی تلاش کا کام بہت آسان ہو گیا۔ فجزاہم اللہ خیراً۔

حضرت مولانا عبدالعلیم فاروقی صاحب مدظلہ رکن مجلس شوری دارالعلوم دیوبند و چیرمین دینی تعلیمی ٹرسٹ لکھنؤ کی حوصلہ افزائی سے کتاب قارئین کے ہاتھوں میں ہے امید ہے کہ اگر کوئی خامی نظر آئے تو مطلع فرمائیں گے تاکہ آئندہ اس کی اصلاح کی جاسکے۔

شاہ عالم گورکھپوری

نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

۲۳ شعبان، مطابق ۷ ستمبر ۲۰۰۸ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على نبي لا نبي بعده

وعلی آلہ واصحابہ اجمعین -

ایک مصلح ورہبر قوم جس کا فرض منصبی قوموں و جماعتوں کی اصلاح و تعلیم ہو اس کے لیے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ وہ تہذیب و اخلاق سے موصوف اور صبر و تحمل، حلم و عفو سے آراستہ ہو؛ تاکہ وہ برگشتہ قوم کو اپنی شیریں زبانی و نرم خوئی کے ذریعہ راہ راست پر لائے اور ان کو رذائل و خباثت سے پاک کر کے محاسن و مکارم کا حامل بنا دے۔ چنانچہ دیکھئے انبیاء علیہم السلام و دیگر مصلحین امت میں کس قدر اخلاق حسنہ کی فراوانی تھی۔ خصوصاً سردار انبیاء حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو مکارم اخلاق کے ایک بے نظیر پیکر، اور صبر و تحمل، حلم و عفو کے ایک بے مثال مجسمہ بن کر رونق افروز عالم ہوئے تھے کہ دوستوں کے علاوہ ان جانی دشمنوں کے لیے بھی جن کا شب و روز آپ کو تکلیف پہنچانا شیوہ خاص تھا؛ سرپا رحمت تھے۔ کہ زبان مبارک سے ان کے لیے بھی کوئی برا کلمہ نہیں نکالا۔ اور اس نرمی و شیریں بیانی سے گفتگو فرماتے تھے کہ دشمن کا سخت دل بھی پانی پانی ہو جاتا تھا۔ اور دل دکھانے والے سخت الفاظ سے دشمنوں کو بھی یاد کرنا پسند نہیں فرماتے تھے۔

اسی لیے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے مکارم اخلاق کے متعلق ”اِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ“ فرمایا۔ لیکن پنجاب کی نبوت خیز سرزمین ضلع گورداسپور کے ایک غیر معروف گاؤں ”قادیان“ میں ”غلام احمد“ نامی ایک شخص پیدا ہوئے اور کچھ پڑھ لکھ کر سیا لکوٹ کی

پکھری میں پندرہ روپیہ ماہوار کے گرفتار مشاہرہ پر محرر ہو گئے۔

اس کے بعد آپ کا اپنے متعلق یہ یقین ہو گیا کہ میں ”مصلح اعظم“، ”مسح موعود“ بنی ورسول ہوں، بلکہ کامل اتباع و فنانی الرسول کے باعث ”محمد ثانی“ ہوں۔ اس لیے یہ لازم تھا کہ آپ بھی اعلیٰ اخلاق بہترین تہذیب، حلم و عفو، شیریں کلامی، سنجیدگی و دیگر اخلاقی کمالات سے نہ صرف موصوف ہی ہوتے بلکہ اس میں وہ یکتائے روزگار ہوتے، لیکن افسوس کہ ”مصلح اعظم“ بننے والے اور ”نبوت و رسالت کے دعوے کرنے والے“ مرزا کے ”ظرف“ میں اخلاق حسنہ کا ایک قطرہ بھی نہیں تھا بلکہ وہ سراسر اخلاقی کمزوریوں، نکتہ چینوں، بدگوئیوں، بدکلامیوں سے لبریز تھا۔ اور یہاں تک آپ نے اس فن و شام دہی میں ترقی کی تھی کہ اُس کو دیکھ کر اور سن کر بد اخلاقی و بد تہذیبی بھی شرم و ندامت سے سرنگوں ہو جاتی ہے۔ اس لیے اگر ان کو اس فن کا ”پیغمبر اعظم“ کہا جائے تو کچھ بے جا نہیں۔

ناظرین! نگاہ عبرت سے دیکھئے کہ خداوند تعالیٰ کو یہ بھی گوارا نہیں ہے کہ اس کے مقدس حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا روپ بدلنے والے دنیا میں مہذب و خلیق بن کر زندگی بسر کریں۔ اس لیے اس پنجابی نبی کی تصنیفات و تحریرات کو ملاحظہ کیجئے تو جا بجا بدکلامی و بدگوئی کی نجاست و غلاظت بکھری ہوئی نظر آئے گی۔

چنانچہ میں نے اپنے اس رسالہ میں ان تمام بکھری ہوئی و منتشر فحش کلامیوں و بدزبانیوں کو بادلِ نحو استہ فراہم کیا ہے تاکہ نبوت کے بھیس بدلنے والے مرزا کی اخلاقی روش آشکارا ہو جائے اور کم از کم ان لوگوں کو جو مرزائیت کے دل فریب کھلونے کے پیچھے اپنے متاعِ ایمان کو برباد کر چکے ہیں، یا برباد کرنے پر آمادہ ہیں، یا اس جماعت کو کسی

مصنف نے بطور تضحیک ”گرفتار“ لکھا ہے ورنہ حقیقت حال یہ ہے کہ وقت کا رئیس اعظم ہو کر مرزا قادیانی صرف پندرہ روپے کی قلیل ماہوار پر ملازم تھا جیسا کہ اس کے بیٹے نے لکھا ہے: ”جب سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو..... حضرت مسیح مارے شرم کے گھر واپس نہیں آئے..... اور (۱۸۶۳ء تا ۱۸۶۸ء) سیالکوٹ کی پکھری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے“ (سیرت المہدی حصہ اول ص ۴۳)۔ ش۔

درجہ میں پسندیدہ نظروں سے دیکھتے ہیں، یہ معلوم ہو جائے کہ کیا ایک مصلح و ریفارمر کو ایسا ہی خلیق و مہذب ہونا چاہئے جیسا کہ مرزا آنجنمانی تھے کہ بات بات میں اپنے مخالف کو گالی دینا اور اس کی تذلیل و توہین کرنا ان کا شیوہ کار تھا۔

اگرچہ مرزا اصحاب نے تہذیب و اخلاق کے متعلق اپنے منہ ”میاں مٹھو“ بننے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی اور زبانی جمع و خرچ بہت کچھ کیا ہے کہ میں حلیم و بردبار، متحمل و صابر، مہذب و خلیق ہوں، مگر حقیقت میں ان کو اس سے دور کی بھی نسبت نہیں تھی۔ اس لیے مناسب ہے کہ سب سے پہلے مرزا آنجنمانی کی نصیحت پر وراخلاقی تعلیمیں ملاحظہ کریں، اس کے بعد ”اخلاق مرزا“ کی تصویر کا دوسرا رخ دیکھیں؛ تاکہ آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ ”کرشن قادیانی“ کس درجہ خلیق و مہذب تھے۔ قادیانیو!

آپ ہی اپنے ذرا جو دوستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

نصیحت پر وراخلاقی تعلیمیں

(۱)..... ”ہمارا ہرگز یہ طریق نہیں کہ مناظرات و مجادلات میں یا اپنی تالیفات میں کسی نوع کے سخت الفاظ کو اپنے مخاطب کے لئے پسند رکھیں یا کوئی دل دکھانے والا لفظ اس کے حق میں یا اس کے کسی بزرگ کے حق میں بولیں کیونکہ یہ طریق علاوہ خلاف تہذیب ہونے کے ان لوگوں کے لئے مضر بھی ہے جو مخالف رائے کی حالت میں فریق ثانی کی کتاب کو دیکھنا چاہتے ہیں وجہ یہ کہ جب کسی کتاب کو دیکھتے ہی دل کو رنج پہنچ جائے تو پھر برہمی طبیعت کی وجہ سے کس کا جی چاہتا ہے کہ اس دل آزار کتاب پر نظر بھی ڈالے“
(شخصہ حق خزائن ج ۲ ص ۳۲۳)

(۲)..... ”هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق و تہذیب الاخلاق (یعنی) خداوہ خدا ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز (مرزا)

کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا“

(اربعین خزائن ج ۱ ص ۳۲۵)

(۳)..... راستی کو تہذیب اور نرمی سے بیان کرنا ہمارا شیوہ ہے..... بخدا ہم
دشمنوں کے دلوں کو بھی تنگ کرنا نہیں چاہتے۔

(مخزنہ حق خزائن ج ۲ ص ۳۲۶)

(۴)..... گالیاں سن کے دُعا دیتا ہوں ان لوگوں کو

رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے (دافع الوسواس ص ۲۲۵)

(۵)..... کسی انسان کو حیوان کہنا بھی ایک قسم کی گالی ہے۔

(ازالہ اوہام حاشیہ ج ۳ ص ۱۱۵)

(۶)..... گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں“

(ضمیمہ اربعین خزائن ج ۱ ص ۴۷۱)

(۷)..... اول۔ قوت اخلاق۔ چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں اور

سفیلوں اور بدزبان لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اسلئے ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی

قوت کا ہونا ضروری ہے تا ان میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو اور

لوگ اُن کے فیض سے محروم نہ رہیں۔ یہ نہایت قابل شرم بات ہے کہ ایک

مفخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاقی رذیلہ میں گرفتار ہو۔ اور درشت بات

فوزہ بھی متحمل نہ ہو سکے۔ اور جو امام زمان کہلا کر ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ

ادنی ادنی بات میں منہ میں جھاگ آتا ہے۔ انکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں۔ وہ

کسی طرح امام زمان نہیں ہو سکتا۔ لہذا اس پر اُنک لَعْلُیٰ خُلُقِ عَظِیْمِ

آنجہانی مرزا قادیانی کا بیٹا اپنے باپ کے اوصاف حمیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے ”حضرت مسیح موعود

غصہ کی حالت میں زیادہ سے زیادہ بیوقوف یا جاہل یا احمق کا لفظ فرما دیا کرتے تھے..... اور کسی ملازم کی

سخت غلطی یا بیوقوفی پر جانور (حیوان) کا لفظ استعمال فرماتے تھے۔ (سیرت الہدی ج ۲ ص ۲۱) لو آپ

اپنے دام میں صیاد آگیا۔ بیٹے کی شہادت سے معلوم ہوا کہ مرزا جی بدزبانی کے عادی مجرم تھے۔ ش۔

کا پورے طور پر صادق آجانا ضروری ہے (ضرورۃ الامام خ ج ۱۳ ص ۴۷۸)۔
 (۸)..... یاد رکھو یہ بڑی تنگ دلی اور تنگ ظرفی کا نشان ہے کہ انسان اختلاف
 رائے یا اختلاف مذہب کی وجہ سے عمدہ چھوڑ دے۔ اختلاف رائے اور چیز
 ہے اور اخلاق اور چیز۔ بلکہ اس انسان کو با اخلاق نہیں کہا جاسکتا۔ جس کے اخلاق
 محض اپنے ہم مشربوں تک ہی محدود ہیں۔ انسانی اخلاق کی خوبی اور کمال یہ
 ہے کہ باوجود اختلاف رائے کے عمدہ اخلاق سے پیش آوے اور اظہار اختلاف
 کے وقت کوئی اخلاقی کمزوری نہ دکھاوے.....

مذہب انسان کو کیا سکھاتا ہے مذہب تو اس لئے ہوتا ہے کہ انسان کے
 اخلاق وسیع ہوں اور وہ اعلیٰ درجہ کا با اخلاق بنے مذہب یہی تعلیم دیتا ہے کہ
 انسان اپنے اخلاق کو خدا کے اخلاق کی طرح کرے پس دیکھ لو کہ خدا کے
 اخلاق کیسے وسیع ہیں کوئی ہزاروں گالیاں اسے دے وہ فی الفور اس پر پتھر
 برسا کر اس کو ٹکڑے ٹکڑے نہیں کر ڈالتا۔ پس اسی طرح حقیقی تہذیب والا
 انسان بہت متحمل اور برداشت والا ہوتا ہے اور تنگ ظرف نہیں ہوتا۔ تنگ
 ظرف انسان خواہ ہندو ہو یا مسلمان یا عیسائی وہ اپنے بزرگوں کو بھی بدنام
 کرتا ہے.....

غرض جس قدر تفرقہ بڑھتا جاتا ہے اس کا باعث وہی لوگ ہیں جنہوں نے
 زبانوں کو تیز کرنا سکھایا ہے اور اس حقیقت مذہب سے ناواقف ہیں۔“

(ریویو نمبر ۱۰ ج ۳ ر از صفحہ ۲۳۲۸ تا ۳۵۲ بابت ماہ

اکتوبر ۱۹۰۳ء زیر عنوان مصلح کا پہلا فرض کیا ہونا چاہئے)

(۹)..... ”ان تمام دکھ دکھ دینے والے الفاظ پر وہ صبر کریں۔..... لیکن اگر تم
 ان گالیوں اور بدزبانوں پر صبر نہ کرو۔ تو پھر تم میں اور دوسرے لوگوں میں
 کیا فرق ہوگا۔..... سو چونکہ تم سچائی کے وارث ہو ضرور ہے کہ تم سے بھی دشمنی

کریں۔ سو خبردار رہو نفسانیت تم پر غالب نہ آوے۔ ہر ایک سختی کی برداشت کرو۔ ہر ایک گالی کا نرمی سے جواب دو۔..... تمہیں چاہئے کہ آریوں کے رشیوں اور بزرگوں کی نسبت ہرگز سختی کے الفاظ استعمال نہ کرو۔..... یاد رکھو کہ ہر ایک جو نفسانی جوشوں کا تابع ہے۔ ممکن نہیں کہ اس کے لبوں سے حکمت اور معرفت کی بات نکل سکے۔ بلکہ ہر ایک قول اس کا فساد کے کیڑوں کا ایک انڈا ہوتا ہے۔ بجز اس کے اور کچھ نہیں۔ پس اگر تم رُوح القدس کی تعلیم سے بولنا چاہتے ہو۔ تو تمام نفسانی جوش اور نفسانی غضب اپنے اندر سے باہر نکال دو۔ تب پاک معرفت کے بھید تمہارے ہونٹوں پر جاری ہوں گے۔.....

تمسخر سے بات نہ کرو۔ اور ٹھنڈے سے کام نہ لو۔ اور چاہئے کہ سفلہ پن اور اوپاش پن کا تمہارے کلام میں کچھ رنگ نہ ہو۔ تا حکمت کا چشمہ تم پر کھلے..... لیکن تمسخر اور سفاہت کی باتیں فساد پیدا کرتی ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو سکے سچی باتوں کو نرمی کے لباس میں بتاؤ۔ تا سامعین کے لئے موجب ملال نہ ہوں۔ جو شخص حقیقت کو نہیں سوچتا اور نفس سرکش کا بندہ ہو کر بدزبانی کرتا ہے اور شرارت کے منصوبے جوڑتا ہے۔ وہ ناپاک ہے۔ اس کو کبھی خدا کی طرف راہ نہیں ملتی۔ اور نہ کبھی حکمت اور حق بات اُسکے منہ پر جاری ہوتی ہے.....

بدی کا جواب بدی کے ساتھ مت دو۔ نہ قول سے نہ فعل سے۔“

(نسیم دعوت خزانہ ج ۱۹ ص ۳۶۳ تا ۳۶۵)

(۱۰)..... تمہارے (اے غلمد یو) فتمند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو۔ یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔“ (ازالہ اوہام خزانہ ج ۳ ص ۵۴)

(۱۱)..... کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو، (کشتی نصیح خزانہ ج ۱۹ ص ۱۲)

اگرچہ مرزا جی آنجہانی اپنے منہ ”خوب میاں مٹھو“ بنے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ میں ”گالیوں“، ”بدگوئیوں“ کے عوض میں نہ گالیاں دیتا ہوں اور نہ بدگوئیاں کرتا ہوں بلکہ دعائیں دیتا ہوں اور باوجود جوش غضب کے کبھی دل دکھانے والے الفاظ نہ بولتا ہوں اور نہ لکھتا ہوں۔ غرضیکہ مرزا جی کی ان اخلاقی بلند آہنگیوں و نصیحت پرور عبارتوں کو دیکھ کر بھلا کون انسان یہ گمان کر سکتا ہے کہ ایسا شخص بھی بد زبان و بد گو ہوگا، جس کو (کہنے کے لیے) اپنے غیظ و غضب پر اس قدر قابو ہے کہ وہ گالیاں سن کر دعائیں دیتا ہے اور دشمنوں کے دل کو بھی تنگ نہیں کرتا اور ہر کس و ناکس سے حسن اخلاق سے پیش آتا ہے۔ مگر چوں کہ مرزا قادیانی کے تمام دعاوی و مقولات کی بنیاد ”ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور“ پر ہوتی ہے اور ہمیشہ آپ کے قول و فعل میں وہی نسبت رہتی ہے جو زمین و آسمان میں یا مشرق و مغرب میں ہے، اس لیے باتیں تو بڑی دل خوش کن و نہایت دل فریب ہوتی ہیں، لیکن عملی تصویر نہایت خوف ناک و برہنہ ہوتی ہے۔

عمل کی خوف ناک تصویر

چنانچہ مرزا جی کے ان اخلاق پر در دعاوی و نصیحت آمیز مقولات کو آپ ملاحظہ کر چکے ہیں، اب عمل کی تصویر ملاحظہ فرمائیے کہ جس طرح قول کی تصویر دل فریب و دیدہ زیب، روح نواز ہے، اسی طرح عمل کی تصویر، خوف ناک، گندگی و غلاظت سے بھری ہوئی ہے جس کو میں طوعاً و کرہاً نذر ناظرین کرتا ہوں، تاکہ قادیان کے ”نومولود نبی جی“ کی اخلاقی روش، تہذیب و متانت کے ہنگامہ پرورد دعاوی کی حقیقت بے نقاب ہو جائے۔ اور قادیانی مذہب کا پول کھل جائے، اور دنیا عبرت کی نگاہوں سے دیکھ لے کہ مرزا جی نے گندگی و غلاظت کے پوٹ پر، کس طرح اخلاق و تہذیب کا ”روغن قاز“ مل کر مخلوق خدا کی آنکھوں میں خاک جھونکنے اور ان کو بیوقوف بنانے کی کیسی بیہورہ کوشش کی ہے۔

اہانت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھیاںک منظر

تہذیب و اخلاق کے دعویدار مرزا قادیانی کا یہ دستور العمل تھا کہ اپنے باطل عقیدہ سے اختلاف رکھنے والوں کو خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم سب و شتم کرتے، گالیاں دیتے، خوف ناک بددعاؤں سے دھمکاتے تھے۔ چنانچہ مرزا ایت کے ”باوا آدم“ کا یہ نرالا قابل نفرت کارنامہ تھا کہ اسلامی دنیا کے تمام کلمہ گو مسلمانوں کو محض اپنی مصنوعی نبوت کا انکار کی وجہ سے بیک جنبش قلم کافر و مرتد، بد دین و بے ایمان بنا ڈالا۔ حتیٰ کہ یہ کہہ دیا کہ جو مسلمان مجھ کو نہ مانے وہ حرام زادہ ہے (معاذ اللہ) اس کے بعد مسلمانوں میں سے جو مسلمان یا علماء کرام کے مقدس گروہ میں جو عالم و مولوی ان کے چلتے ہوئے دعاوی میں حارج و مانع ہوا اس کو تو ایسی کوری کوری بے نقط گالیاں سنائیں ہیں کہ تہذیب و متانت بھی لرزہ بر اندام ہو جاتی ہے اور انسانیت و شرافت عرق انفعال میں غرق۔

اسی سلسلہ میں آپ کی زبان یہاں تک دراز ہوئی کہ مسلمانوں و علماء اسلام سے گذر کر انبیاء علیہم السلام کے مقدس جماعت پر بھی حملہ آور ہوئی۔ خصوصیت سے مرزا صاحب نے اس معصوم و مقدس جماعت میں سے اللہ کے پیارے و مقرب نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سب و شتم و لعن و طعن کی خوب بارش کی، بلکہ اپنی تمام تر اخلاقی کمزوریوں و بد تہذیبیوں کا آپ ہی کو آماج گاہ بنایا جس کو دیکھ کر ایک حلیم سے حلیم شخص بھی اپنے جوش غضب پر قابو نہیں رکھ سکتا، اس لیے سب سے پہلے ”اخلاقی دیوتا بننے والے“ تہذیب و اخلاق کے دعویٰ کرنے والے“ ”گالیوں کے عوض دعائیں دینے والے“ مرزا آنجنمانی کی وہ بد زبانیاں، ”گالیاں“، ”ثاثر خائیاں“، ”افتراء پردازیاں“ یا وہ گویاں، جو حضرت عیسیٰ

۱۔ مرزانے لکھا ہے: تلک کتب ينظر اليها كل مسلم بعين المودة و المعبة و ينفع من معارفها و

يقلبني و يصدق دعوى الا ذرية البهايا آيينه كالات خزائن ج ۵ ص ۵۴۷ ش۔

علیہ السلام کی شان مبارک میں روارکھی گئی ہیں: اس کو اپنے کلیجے پرسل رکھ کر ملاحظہ کیجئے اور انصاف سے فرمائیے کہ اس قادیانی رسول کے منہ سے رحمت بہہ رہی ہے یا غلاظت۔

(۱)..... یسوع کی تمام پیشگوئیوں میں سے جو عیسائیوں کا مُردہ خدا ہے (اور مسلمانوں کا زندہ رسول)..... اس در ماندہ انسان کی پیشگوئیاں کیا تھیں۔ صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے قحط پڑیں گے لڑائیاں ہوں گی..... پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نام رکھا۔

(ضمیمہ انجام آہم حاشیہ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸)

(۲)..... آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کی عقل بہت موٹی تھی۔ آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کو بیماری نہیں سمجھتے تھے بلکہ جن کا آسیب کا خیال کرتے تھے۔ ہاں آپ کو گالیاں دینی اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے (مرزا) کے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔

(ضمیمہ انجام آہم حاشیہ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹)

(۳)..... آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا ایک یہودی استاذ تھا جس سے آپ نے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپ کو زیرکی سے کچھ بہت حصہ نہ دیا تھا یا اس اُستاد کی یہ شرارت ہے کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا۔ بہر حال آپ علمی اور عملی قوی میں بہت کچھ تھے۔

(ضمیمہ انجام آہم حاشیہ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

(۴)..... آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفا خانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو،

شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے،“ (ضمیمہ انجام آتھم خزانہ ج ۱۱ ص ۲۹۰)

(۵)..... اور آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں (اور مسلمان، رسول کہتے ہیں) آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کبھی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا،“ (ضمیمہ انجام آتھم خزانہ ج ۱۱ ص ۲۹۱)

(۶)..... بالآخر ہم لکھتے ہیں کہ ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیکر ہمیں آمادہ کیا کہ اُن کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال اور ان پر ظاہر کریں۔۔۔۔۔ پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے۔ چہ جائیکہ اس کو بنی قرار دیں۔“

(انجام آتھم خزانہ ج ۱۱ ص ۲۹۲ تا ۲۹۳)

(۷)..... ہائے کس کے آگے یہ ماتم لیجائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر چھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔ (اعجاز احمدی خزانہ ج ۱۹ ص ۱۲۱)

(۸) ”غرض حضرت مسیح کا یہ اجتہاد غلط نکلا۔ اصل وحی صحیح ہوگی مگر سمجھنے میں غلطی کھائی۔ افسوس ہے کہ جس قدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہادات میں غلطیاں ہیں اُسکی نظیر کسی نبی میں بھی پائی نہیں جاتی۔ شاید خدائی کیلئے یہ بھی ایک شرط ہوگی۔“ (اعجاز احمدی خزانہ ج ۱۹ ص ۱۳۵)

(۹) ایک منم کہ حسب بشارات آدم

عیسیٰ کجاست تا بہ نہد پا بمنبرم (ازالہ اوہام خزانہ ج ۳ ص ۱۸۰)۔^۱

^۱ یہ میں (مرزا) ہی ہوں جو خوشخبری کے موافق آیا ہوں۔ عیسیٰ میں کیا مجال ہے کہ میرے منبر پر قدم بھی رکھ سکے، یعنی میرے بلند مقام و مرتبہ کو پہنچ سکے۔ نعوذ باللہ منہ۔ ش۔

(۱۰)..... حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی

مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں“ (ازالہ ج ۳ ص ۲۵۴)

(۱۱)..... حضرت مسیح ابن مریم باذن و حکم الہی المسیح نبی کی طرح اس عمل الترب

(سفلی جادوگری) میں کمال رکھتے تھے گو المسیح کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے

تھے..... مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں۔ جیسا کہ عوام الناس

اس کو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز (مرزا) اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ

سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمایوں

میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا“ (ازالہ اوہام ج ۳ ص ۳۵۷)

(۱۲)..... گو حضرت مسیح جسمانی بیماروں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے

رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے

کے بارے میں انکی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام

کے رہے“ (ازالہ اوہام حاشیہ ج ۳ ص ۲۵۸)

(۱۳)..... غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی

کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ نہیں

بلکہ صرف عمل الترب (جادوگری) تھا“ (ازالہ، حاشیہ ج ۳ ص ۲۶۳)

(۱۴)..... عیسائیوں نے بہت سے آپ (حضرت عیسیٰ) کے معجزات لکھے ہیں۔

مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا..... اگر آپ سے کوئی معجزہ

بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے“

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ج ۱۱ ص ۲۹۰)

(۱۵)..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیر کے

درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اُس پر بددعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھایا۔ اور

دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو۔ مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ

گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا (چشمہ مسیحی خ ۲۰ ص ۳۶ ۳)۔
 (۱۶)..... حضرت عیسیٰ پر ایک شخص نے جو ان کا مرید بھی تھا اعتراض کیا کہ آپ
 نے ایک فاحشہ عورت سے عطر کیوں ملوایا انہوں نے کہا کہ دیکھ تو پانی سے
 میرے پاؤں دھوتا ہے اور یہ آنسوؤں سے“ (اخبار بدر ۴ مئی ۱۹۰۸ء)
 (۱۷)..... یسوع در حقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہو گیا تھا“

(حاشیہ ست پنچن خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۵)

(۱۸)..... اگر میں ذیابیطیس کے لئے افیون کھانے کی عادت کر لوں۔ تو میں
 ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا۔ اور دوسرا افیونی“
 (نیم دعوت خزائن ج ۱۹ ص ۴۳۵، ریویو بابت اپریل ۱۹۰۳ء ص ۱۳۹)

(۱۹)..... اگر مسیح کے اصلی کاموں کو ان حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے، جو
 محض افتراء کے طور پر یا غلط فہمی کی وجہ سے گھڑے گئے ہیں تو کوئی انجوبہ نظر آتا
 بلکہ مسیح کے معجزات اور پیشگوئیوں پر جس قدر اعتراضات اور شکوک پیدا ہوتے
 ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوراق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے
 شبہات پیدا ہوئے ہوں کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دُور نہیں کرتا؟
 اور پیشگوئیوں کا حال اس سے بھی زیادہ ترا بتر ہے..... زیادہ تر قابل افسوس یہ
 امر ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیشگوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نکل نہیں سکیں“
 (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۹۰۵)

(۲۰)..... یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے
 حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔“

(حاشیہ کشتی نوح خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

۱۔ لفظ ”احتم“ اور لفظ ذریۃ البغایا یعنی ”ولد الحرام“ اگر حضرت عیسیٰ نے استعمال کیے تو وہ بد زبان
 کہلائے اور خود مرزا جی اس کو استعمال کریں تو یہ ان کی شیریں کلامی کہلائے۔ مرزائی بتائیں یہ کون دھرم
 ہے؟۔ ملاحظہ ہو سیرت المہدی ج ۲ ص ۲۱، آئینہ کمالات اسلام خ ۵ ص ۵۴۸۔ ش۔

(۲۱)..... یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے“

(حاشیہ کشتی نوح ج ۱۹ ص ۷۱)

(۲۲)..... مسیح کا چال چلن کیا تھا، ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر خود میں، خدائی کا دعویٰ کرنے والا“

(مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۳، ۲۴)

(۲۳)..... لیکن مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسرے راستبازوں سے بڑھکر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اسپر (حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر) ایک فضیلت ہے، کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اُسکے سر پر عطر ملا تھا۔ یا ہاتھوں یا اپنے سر کے بالوں سے اُسکے بدن کو چھوا تھا۔ یا کوئی بے تعلق جوان عورت اُسکی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدانے قرآن میں یحییٰ کا نام ”حصور“ رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے“

(دافع البلاء حاشیہ خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

(۲۴)..... جن لوگوں نے اُن (حضرت عیسیٰ) کو خدا بنایا ہے جیسے عیسائی یا وہ جنہوں نے خواہ نحوہ خدائی صفات اُنہیں دی ہیں جیسا کہ ہمارے مخالف اور خدا کے مخالف نام کے مسلمان وہ اگر اُن کو اوپر اُٹھاتے اُٹھاتے آسمان پر چڑھادیں یا عرش پر بٹھادیں یا خدا کی طرح پرندوں کا پید ا کرنے والا قرار دیں تو اُن کو اختیار ہے۔ انسان جب حیا اور انصاف کو چھوڑ دے تو جو چاہے کہے اور جو چاہے کرے۔ لیکن مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھکر ثابت نہیں ہوتی“ (دافع البلاء خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۹)

(۲۵)..... آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی

شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسب درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا۔ کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زنا کاری کی کمائی کا پلیدے عطر اس کے سر پر پلے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے“
(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

(۲۶)..... مسیح ایک لڑکی پر عاشق ہو گیا تھا۔ جب استاد کے سامنے اس کے حسن جمال کا تذکرہ کر بیٹھا تو استاد نے اس کو عاق کر دیا..... یہ بات پوشدہ نہیں کہ کس طرح وہ مسیح ابن مریم نو جوان عورتوں سے ملتا تھا اور کس طرح ایک بازاری عورت سے عطر ملواتا تھا“ (الحکم ۲۱ فروری ۱۹۰۲ء)

(۲۷)..... (عیسائی) اُس شخص (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو تمام عیبوں سے مبرا سمجھتے ہیں جس نے خود اقرار کیا کہ میں نیک نہیں اور جس نے شراب خواری اور قمار بازی اور کھلے طور پر دوسروں کی عورتوں کو دیکھنا جائز رکھ کر بلکہ آپ (حضرت عیسیٰ) ایک بدکار کنجری سے اپنے سر پر حرام کی کمائی کا تیل ڈلوا کر اور اس کو یہ موقع دے کر کہ وہ اس کے بدن سے بدن لگاوے۔ اپنی تمام امت کو اجازت دے دی کہ ان باتوں میں سے کوئی بات بھی حرام نہیں“

(انجام آتھم خزائن ج ۱۱ ص ۳۸)

(۲۸)..... کیا تمہیں خبر نہیں کہ مردی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے

۱۔ مرزا کو خود اپنے متعلق بھی تو یہی اقرار ہے، کیا خوب! ملاحظہ ہو ”افسوس کہ بطالوی صاحب نے یہ نہ سمجھا کہ مجھے یا کسی انسان کو بعد انبیاء علیہم السلام کے معصوم ہونے کا دعویٰ نہیں“ (کرامات الصادقین ج ۷ ص ۴۷) اس عبارت میں مرزا نے خود اقرار کر لیا کہ میں نیک نہیں۔ افسوس کہ جس نے شراب پی، ایون کھایا اور دوسری عورتوں بھانوں، عائشہ وغیرہ کو دیکھنا جائز سمجھ کر ایک بدکار کنجری کی کمائی کو اپنے لیے جائز سمجھا اور خود اقرار کیا کہ وہ نیک نہیں؛ پھر بھی مرزائی اُس کو تمام عیبوں سے مبرا اور معصوم سمجھتے ہیں۔ مرزا کے شرابی و عیاش ہونے کے ثبوت میں دیکھئے خطوط امام بنام غلام ص ۱۵ اور سیرۃ الہدی وغیرہ۔ ش

ہے۔ بیچڑا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔ جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں، ہاں! یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفت کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب ہونے کے باعث ازدواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے“ (مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۸) (۲۹)..... جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزار ہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰ کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے“

(پشمہ مسیحی خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۶)

(۳۰)..... اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراض ہو سکتے ہیں تو پھر حضرت عیسیٰ پر کس قدر اعتراض ہونگے جنہوں نے ایک اسرائیلی فاضل سے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا اور یہودیوں کی تمام کتابوں کا نمود و غیرہ کا مطالعہ کیا تھا اور جن کی انجیل درحقیقت بائبل اور طالمود کی عبارتوں سے پر ہے“

(پشمہ مسیحی خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۷)

(۳۱)..... حضرت مسیح کی سخت زبانی تمام نبیوں سے بڑھی ہوئی ہے“

(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۱۰)

(۳۲)..... میں عیسیٰ مسیح کو ہرگز ان امور میں اپنے پر کوئی زیادت نہیں دیکھتا۔ یعنی جیسے اس پر خدا کا کلام نازل ہوا۔ ایسا ہی مجھ پر بھی ہوا اور جیسے اس کی نسبت معجزات منسوب کئے جاتے ہیں میں یقینی طور پر ان معجزات کا مصداق اپنے نفس کو دیکھتا ہوں۔ بلکہ ان سے زیادہ“ (پشمہ مسیحی خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۴)

(۳۳)..... اور یسوع اس لیے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چالچلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے

ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراۓ مخواری کا ایک بد نتیجہ ہے“

(حاشیہ ست پنجم خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۶)

(۳۴)..... لوگوں نے اس سے پہلے خارق عادت امر کا عیسیٰ بن مریم میں نتیجہ

نہیں دیکھ لیا جس نے کروڑ ہا انسانوں کو جہنم کی آگ کا ایندھن بنا دیا“

(ہقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۲)

(۳۵)..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک زندہ رسول ماننا..... یہی وہ جھوٹا عقیدہ

ہے جس کی شامت کی وجہ سے کئی لاکھ مسلمان اس زمانہ میں مرتد ہو چکے ہیں“

(تحفہ گولڈویہ خزائن ج ۱۷ ص ۹۴)

(۳۶)..... غرض جس قدر جھوٹی کرامتیں اور جھوٹے معجزات حضرت عیسیٰ علیہ

السلام کی طرف منسوب کئے گئے ہیں کسی اور نبی میں اُس کی نظیر نہیں پائی جاتی

اور عجیب تر یہ کہ باوجود ان تمام فرضی معجزات کے ناکامی اور نامرادی جو مذہب

کے پھیلانے میں کسی کو ہو سکتی ہے وہ سب سے اوّل نمبر پر ہیں۔ کسی اور نبی میں

اس قدر نامرادی کی نظیر تلاش کرنا لا حاصل ہے۔“ (نصرۃ الحق ج ۲۱ ص ۵۸)

(۳۷)..... ہم..... کہتے ہیں کہ معجزات اور کرامات جو عوام الناس نے حضرت

عیسیٰ کی طرف منسوب کئے ہیں وہ سنت اللہ سے سراسر برخلاف ہیں“

(نصرۃ الحق خزائن ج ۲۱ ص ۵۶)

(۳۸)..... یہ ثابت شدہ امر ہے کہ حضرت مسیح نے ایک یہودی استاد سے سبقاً

سبقاً توریت پڑھی تھی اور طالمود کو بھی پڑھا تھا“ (نزول المسیح ج ۱۸ ص ۴۳۸)

(۳۹)..... جس قدر حضرت مسیح الہی صداقت اور ربانی توحید کے پھیلانے سے

ناکام رہے شاید اسکی نظیر کسی دوسرے نبی کے واقعات میں بہت ہی کم ملے گی

(دافع الوسواس خزائن ج ۵ ص ۲۰۰)

(۴۰)..... حضرت مسیح جو خدا بنائے گئے اُن کی اکثر پیشگوئیاں غلطی سے پُر ہیں“

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول مسیح خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۳)

(۴۱)..... اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ فطرتی طاقتیں

نہیں دی گئیں جو مجھے (مرزا کو) دی گئیں..... اگر وہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اُس

فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام

دینے کی قوت دی“ (ہقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۷)

(۴۲)..... پھر جبکہ خدا نے اور اُسکے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ

کے مسیح کو اُسکے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی دوسرہ

ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو،،

(ہقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۹)

(۴۳)..... ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اُس سے بہتر غلام احمد ہے (دافع البلاء خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

(۴۴)..... اور ان فرضی معجزات کے ساتھ جسقدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام متم

کئے گئے ہیں اس کی نظر کسی اور نبی میں نہیں پائی جاتی..... اور اصلاح مخلوق

میں تمام نبیوں سے اُنکا گرا ہوا نمبر تھا،، (نصرۃ الحق ج ۲۱ ص ۴۷)

(۴۵)..... اچکھ مسلمانوں پر نہایت افسوس ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کے طرف ایسے معجزات منسوب کرتے ہیں جو قرآن شریف کی بیان کردہ سنت

کے مخالف ہیں،، (نصرۃ الحق خزائن ج ۲۱ ص ۴۹)

(۴۶)..... چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہمت اور توجہ دنیوی برکات کی طرف

زیادہ مصروف تھی اس لئے اُنکی امت میں یہ اثر ہوا کہ رفتہ رفتہ دین سے تو وہ

بگلی بے بہرہ گئے،، (ایام الصلح حاشیہ خزائن ج ۱۴ ص ۴۰۴)

(۴۷)..... ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں خدا تعالیٰ کی زمین

پر بعض راستباز اپنی راستبازی اور تعلق باللہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی افضل اور اعلیٰ ہوں،، (دافع البلاء خزائن ۱۸ ص ۲۱۹)

(۴۸)..... اور پھر یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یحییٰ کے ہاتھ پر جس کو عیسائی یوحنا کہتے ہیں جو پیچھے ایلیا بنایا گیا اپنے گناہوں سے توبہ کی تھی اور اُنکے خاص مُریدوں میں داخل ہوئے تھے،، (حاشیہ دافع البلاء خزائن ۱۸ ص ۲۰۰)

(۴۹)..... جو شخص (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کشمیر سری نگر محلہ خانیاں میں مدفون ہے۔ اُس کو ناحق آسمان پر بیٹھایا گیا کس قدر ظلم ہے۔ خدا..... ایسے شخص کو کسی طرح دوبارہ دُنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنے نے ہی دُنیا کو تباہ کر دیا ہے،، (دافع البلاء خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۵)

(۵۰)..... چاہئے تھا کہ وہ ایسی لاف و گزاف سے اپنی زبان کو بچاتے اور اسی پہلی بات پر قائم رہتے کہ میری بادشاہت دنیا کی بادشاہت نہیں۔ مگر نفسانی جذبات کیوجہ سے صبر نہ کر سکے اور اپنے پہلے پہلو میں ناکامی دیکھ کر ایک اور چال اختیار کی۔ اور پھر جب باغی ہونے کے شُبہ میں پکڑے گئے تو پھر اپنے تئیں بغاوت کے الزام سے بچانے کے لئے وہی پہلا پہلو اختیار کر لیا۔ دعویٰ خدائی کا اور پھر یہ چال بازیاں۔ جائے تعجب ہے،، (انجام آتم خزائن ج ۱۱ ص ۱۳)

مرزا صاحب نے ان مذکورہ بالا عبارتوں میں جس قدر سخت اور گندے الفاظ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں استعمال کر کے اپنے اخلاق و تہذیب کی نمائش کی ہے اور اپنے متاع ایمان کو برباد کیا ہے ان کو برائے رتقطن طبع حروفِ تہجی کے لحاظ سے ردیف وار پیش کرتا ہوں۔ ان میں سے بعض الفاظ تو بعینہ فرمودہ مرزا ہیں اور بعض ماخوذ و مفہوم ہیں اور جو نمبر، اُن تک آمیز عبارت مذکورہ کے شروع میں ذکر کئے گئے ہیں وہی نمبران الفاظ پر ناظرین کی سہولت کے لئے ڈال دیئے گئے ہیں امید کے ملاحظہ کر کے ”قادیانی رسول“ کے اخلاق کی داد دیں گے اور اس کا ثواب ان کی روح کو بخش دیں گے۔

الف	اس نادن اسرائیلی نے	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۴ خزانہ ج ۱۱ ص ۲۸۸
	اول درجہ کا نامراد	نصرۃ الحق ص ۲۵ خزانہ ج ۲۱ ص ۵۸
	اجتہادات میں عدیم الطیر غلطیاں کرنے والا	اعجاز احمدی ۲۵ خزانہ ج ۱۹ ص ۱۳۵
ب	بد زبان	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵ خزانہ ج ۱۱ ص ۲۸۹
	بد اخلاق	چشمہ مسکھی ص ۱۱ خزانہ ج ۲۰ ص ۳۳۶
	بد چلن	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷ خزانہ ج ۱۱ ص ۲۹۱
	بد معاش	حاشیہ ست بچن ص ۲۷ خزانہ ج ۱۰ ص ۲۹۶
	باعث عذاب	حقیقت الوحی ص ۳۰۹ خزانہ ج ۲۲ ص ۳۲۲
	بیوف	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶ خزانہ ج ۱۱ ص ۲۹۰
	باپ والا	ازالہ اوہام ص ۳۰۳ خزانہ ج ۳ ص ۲۵۴
	بدکار	انجام آتھم ص ۳۸ ج ۱۱ ص ۳۸
پ	پند	مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۳
ج	جھوٹا	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵ خزانہ ج ۱۱ ص ۸۹
	جھوٹی پیشگوئیوں والا	اعجاز احمدی ۲۵ خزانہ ج ۱۹ ص ۱۳۵
چ	چال باز	انجام آتھم ص ۱۳ ج ۱۱ ص ۱۳
ح	حقیقی بھائی والا	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶ خزانہ ج ۱۱ ص ۲۹۰
	حقیقی بہنوں والا	کشتی نوح ص ۷ خزانہ ج ۱۹ ص ۱۸
	حرام کمائی کا عطر ملوانے والا	انجام آتھم ص ۳۸ ج ۱۱ ص ۳۸
خ	خدائی کا دعویٰ کرنے والا	مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۳
	خود مین	مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۳
	خلل دماغ	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶ خزانہ ج ۱۱ ص ۲۹۰
	خراب چال چلن والا	ست بچن ص ۲۷ خزانہ ج ۱۰ ص ۲۹۶
	خراب نسب والا	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷ خزانہ ج ۱۱ ص ۲۹۱

د	درماندہ انسان	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۴۲ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸
	دنیا دار	ایام اصلاح حاشیہ ص ۱۵۷ خزائن ج ۱۴ ص ۴۰۴
	دیوانہ	ست پچن ۱۷۱ خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۵
ذ	ذلیل	ضمیمہ انجام آتھم
ر، ز	راسبازوں کے دشمن	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۹ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۳
س	سادہ لوح	ضمیمہ انجام آتھم ص خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰
	سخت زبان	ازالہ اوہام ص ۱۱۰ خزائن ج ۳ ص ۱۱۰
ش	شریر آدمی	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۹ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۳
	شرابی	نیم دعوت ص ۶۹ خزائن ج ۱۹ ص ۴۳۵
ع	عقل بہت موٹی	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹
	عورت کا عاشق	الحکم ۲۱ فروری ۱۹۰۲ء
	علم و عمل میں کچے	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰
غ	غلط گو	اعجاز احمدی ۲۳ خزائن ص ۱۹ ص ۱۳۳
	غلط پیش گوئی کرنے والا	اعجاز احمدی ۲۴ خزائن ص ۱۹ ص ۱۳۳
	غلط اجتہاد کرنے والا	اعجاز احمدی ۱۳ خزائن ص ۱۹ ص ۱۴۱
	غصہ ور	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹
ف	فاحشہ عورتوں سے تعلق رکھنے والا	دافع البلاء ص ۴۳ خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰
	فطری طاقتوں سے بے نصیب	حقیقت الوحی ص ۱۵۳ خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۷
	فتنہ پرداز	دافع البلاء ص ۱۵ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۵
	فریبی	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱
ق	قمار باز	انجام آتھم ص ۳۸ ج ۱۱ ص ۳۸
ک	کنجریوں سے آشنائی کرنے والا	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱
	کم مرتبہ والا	ازالہ اوہام ص ۱۵۸ خزائن ج ۳ ص ۱۸۰
	کبابی	ست پچن ۱۷۲ خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۶

	کھواؤ	مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۳
گ	گتھنگار	دافع البلاء ص ۲۴ خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۰
	گالیاں دینے والا	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹
ل	لاف گزاف کہنے والا	انجام آتھم ص ۱۳ ج ۱۱ ص ۱۳
م	مردہ خدا	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۲۴ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸
	موٹی عقل والا	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹
	متکبر	مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۳
	مسمریزم میں کامل	ازالہ اوہام ص ۳۰۹ خزائن ج ۳ ص ۲۵۷
	معجزات سے خالی	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰
	مرگی والا	ست بچن حاشیہ ۷۱ خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۵
	محض سادہ لوح	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰
	مکار	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱
ن	نادان اسرائیلی	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۲۴ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸
	ناپاک خیال	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۹ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۳
	ناکام	ازالہ اوہام ص ۳۱۰ خزائن ج ۳ ص ۲۵۸
	نامراد	نصرۃ الحق ص ۲۵ خزائن ج ۲۱ ص ۵۸
	نہ حق کا پرستار	مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۴
	نامرد	مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۸
	نجار	ازالہ اوہام ص ۳۰۳ خزائن ج ۳ ص ۲۵۵
	ناحق بد عادتینے والا	چشمہ مسکئی ص ۱۱ خزائن ج ۲۰ ص ۳۳۶
	نہ عابد	مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۴
	نہ زاہد	مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۳
و	ولد الحرام	انجام آتھم کا حاشیہ
ہ	ہجڑا	مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۸

عذر گناہ بدتر از گناہ

مرزا جی نے مندرجہ بالا اپنے بیہودہ اقوال و حیا سوز کلمات میں جس شدید گندہ دہیوں، بازاری گالیوں، فحش کلموں، سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے الوالعزم سچے پیغمبر کی توہین و تنقیص کی ہے اس پر شرافت و انسانیت، تہذیب و متانت، رہتی دنیا تک لرزہ بر اندام ہو کر مرثیہ خواں و ماتم کناں رہے گی اور اسکو دیکھ کر حلیم سے حلیم شخص بھی ضبط و تحمل کی چادر کو چاک کرنے پر آمادہ ہو جائے گا۔

مقدس اسلام کی دانش و حکمت سے لبریز تعلیم نے تمام انبیاء علیہم السلام کی عزت و عظمت، توقیر و تعظیم کو نہ صرف ضروری تسلیم کیا ہے بلکہ اس کو ایمان و اسلام کا نہ جدا ہونے والا ایک ایسا جزو بنا دیا ہے کہ کوئی شخص دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا تا وقتیکہ اسکے لوح دل پر انبیاء علیہم السلام کی تصدیق اور ان کی محبت و عظمت کا غیر فانی نقش ثبت نہ ہو۔ مگر جب ”مرزا جی“ نے باوجود اعانے تہذیب و اخلاق، نبوت و رسالت، حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے رفیع المرتبت پیغمبر کی شان برتر میں ”مغلظات“ ناپاک اتہامات“ کو استعمال کر کے اپنی تہذیب و اخلاق کی نمائش کی تو اس مکروہ فعل سے اسلامی طبقہ میں غیظ و غضب کی لہر دوڑ گئی اور ہر طرف سے اس ”مدعی نبوت“ پر نفرت و حقارت کی بارش شروع ہو گئی تو حلقہ بگوشان مرزائیت میں جو دانشمند و سعادت مند تھے مرزا جی کی ان ”نا جائز کارروائیوں“ سے متاثر ہو کر علیحدہ ہونے لگے اس پر مرزا آنجنمانی کو اپنی ”روٹی“ کی کمی کا زبردست خطرہ محسوس ہوا اور غیر تمدن مسلمانوں کے جوش انتقام کا خوف دامگیر ہو گیا تو اپنی ان گندہ دہیوں، ناپاک گالیوں پر، عجیب و غریب شطنجی چال بازیوں و فریب وہ حیلہ سازیوں سے پردہ ڈالنے کی سعی لا حاصل کی تاکہ مسلمانوں کا جوش غضب فرو ہو جائے اور مرزائیت کے دام فریب میں جو لوگ اپنی سادہ لوحی سے پھنس گئے ہیں اور اہانت عیسیٰ علیہ السلام کی اس بھیانک تصویر سے متردد و متذبذب ہو گئے ہیں، ان کیلئے سامان جمعیت و استقامت مہیا ہو جائے۔

اور چوں کہ آج کل ان کی امت اپنے ”بانی سلسلہ“ کے ان حیلہ سازیوں و چالاکیوں کو نہایت بیباکی سے اچھالتی پھرتی ہے اور ”اپنے پیشوا اکبر“ کے دامن سے اس سیاہی کو دور کرنے کے لیے اگرچہ عذر گناہ برتر از گناہ کا ارتکاب کر رہی ہے تاہم ضرورت ہے کہ مرزائیوں کی ان نامعقول تاویلات و غلط جوابات کا پردہ چاک کر کے اصل حقیقت ظاہر کر دی جائے تاکہ اہانت عیسیٰ علیہ السلام کا ناپاک مسئلہ عیاں ہو کر مرزائیت کے لیے ”سوہان روح“ ہو جائے اور اسلامی طبقہ مرزائیت کے فریب میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہے۔

عذر گناہ کی تصویر

مرزائیت کے فرزند بڑی بیباکی و جرأت سے کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کسی قسم کی توہین و تنقیص نہیں کی البتہ اُس یسوع کی اہانت کی ہے جو عیسائیوں کا خدا ہے اور جس کا ذکر قرآن میں ہے اور نہ اُس کے اوصاف و احوال، انبیاء و ابرار جیسے ہیں اور وہ (عیسیٰ اور یسوع) دونوں ایسی دو جگہ گناہستیاں ہیں جن کو باہمی کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب کے مندرجہ ذیل اقوال اس کی تائید کرتے ہیں۔

۱..... اسی سبب سے ہم نے عیسائیوں کے یسوع کا ذکر کرنے کے وقت اس ادب کا لحاظ نہیں رکھا جو سچے آدمی کی نسبت رکھنا چاہئے..... پڑھنے والوں کو چاہئے کہ ہمارے بعض سخت الفاظ کا مصداق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ سمجھ لیں بلکہ وہ کلمات یسوع کی نسبت لکھے گئے ہیں جس کا قرآن و حدیث میں نام و نشان نہیں۔“

(مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۲۹۶)

۲..... اور یاد رہے کہ یہ ہماری رائے اس یسوع کی نسبت ہے۔ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ اور پہلے نبیوں کو چور اور بٹمار کہا۔ اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بجز اس کے کچھ نہیں کہا کہ یہ میرے بعد

جھوٹے نبی آئیں گے۔ ایسے یسوع کا قرآن میں کہیں ذکر نہیں۔
(انجام آتھم ج ۱۱ ص ۱۳)

۳..... حضرت مسیح کے حق میں کوئی بے ادبی کا کلمہ میرے مُنہ سے نہیں نکلا۔
یہ سب مخالفوں کا افتراء ہے۔ ہاں چونکہ درحقیقت کوئی ایسا یسوع
مسیح نہیں گذرا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا ہو۔ اور آنے والے نبی
خاتم الانبیاء کو چھوٹا قرار دیا ہو۔ اور حضرت موسیٰ کو ڈاکو کہا ہو۔ اس
لئے میں نے فرض محال کے طور پر اسکی نسبت ضرور بیان کیا۔ ہے کہ
ایسا مسیح جس کے یہ کلمات ہوں راستباز نہیں ٹھہر سکتا۔

(حاشیہ تریاق القلوب خزائن ج ۱۵ ص ۳۰۵)

عذرات کی تنقیح

مرزا صاحب نے اپنے ان مغفلات پر، پردہ ڈالنے کے لیے جو ”عذرات بارہ“
تراشے ہیں میں ان کی اس وجہ سے تنقیح کرتا ہوں تاکہ ناظرین کو ”جوابات“ کے سمجھنے میں
آسانی ہو اور عذرات کے تار تار کی علیحدگی اس طرح سے ہو جائے کہ جس میں ”معذور نبی“
کا ”چہرہ“ بالکل صاف نظر آنے لگے۔

(۱) مرزا صاحب نے یسوع کی توہین کی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہیں۔

(۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور یسوع ایسی دو جدا گانہ ہستیاں ہیں، جن کو باہمی
کچھ بھی تعلق نہیں۔

(۳) یسوع کا ذکر قرآن میں نہیں۔

(۴) عیسائیوں کے بیان کردہ صفات و احوال کے مطابق کوئی یسوع نہیں گذرا بلکہ
ایک فرضی شخص ہے اس لیے بفرض محال اس کے حق میں فحش گوئی کی گئی۔

جوابات

مرزا صاحب کا ”توہین یسوع“ کے اقرار کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کی توہین سے انکار کرنا ایسا ہی لغو و باطل ہے جیسا کہ کسی مجرم کا ”اقبال جرم“ کے بعد اس کا انکار (لغو) ہے۔ یعنی جس طرح سے کسی مجرم کے اقبال جرم اور اس کے ثبوت کے بعد اُس کے انکار کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی، اسی طرح سے مرزا جی کا توہین یسوع کے اقرار کے بعد توہین عیسیٰ کا انکار کرنا ایک بے حقیقت ولاشی ہے۔ کیوں کہ ابھی آپ کے سامنے خود مرزا صاحب ہی بیانات سے یہ حقیقت الم نشرح ہوئی جاتی ہے کہ دراصل یسوع و عیسیٰ دونوں ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔ اس لیے ”توہین یسوع“ کے اقرار کے بعد توہین عیسیٰ سے انکار کرنا؛ باختلاف الفاظ یہ کہنا ہے کہ آفتاب طلوع ہے اور سورج نہیں نکلا۔ اس کے علاوہ مرزا صاحب مذکورہ بالا حوالجات کے ۱۱ تا ۱۴، ۱۷ تا ۱۹، ۲۱ تا ۲۶، ۲۸، ۳۲ تا ۳۴، ۳۸ تا ۴۱، میں ابن مریم“ کو نہایت احترام و اکرام کے ساتھ ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام“ حضرت مسیح علیہ السلام ”مسیح ابن مریم“ حضرت مسیح“ کہا ہے اور اس کے بعد ”گندی گالیاں و فحش کلمے“ ان کی شان مبارک میں استعمال کر کے اپنی باطنی کیفیتوں و اندرونی حالتوں کا مظاہرہ کیا ہے۔ سچ ہے:

”ہر ایک برتن سے ڈبھی ٹپکتا ہے جو اُس کے اندر ہے“

(پشمہ معرفت خزائن ج ۲۳ ص ۹)

باوجود اس کے مرزا جی کا یہ کہنا کہ ”حضرت مسیح کے حق میں کوئی کلمہ بے ادبی کا میرے منہ سے نہیں نکلا“ چوری اور سینہ زوری کا زندہ ثبوت اور بے ایمانی و بددیانتی کی بدترین مثال ہے۔ تاہم ”دروغ گورانا بخانہ رسانید“ کے سلسلہ میں خود مرزا صاحب کی تحریرات سے یہ ثابت کرتا ہوں کہ یسوع اور عیسیٰ دونوں ایک ہیں۔

یسوع، مسیح، عیسیٰ، تینوں ”ابن مریم“ ہی کے نام ہیں

مندرجہ بالا عنوان کے ثبوت میں خود مرزا صاحب ہی کی شہادتیں پیش کی جاتی ہیں کہ یہ تینوں نام ”ابن مریم“ ہی کے ہیں۔ اہل اسلام ان کو عیسیٰ یا مسیح کہتے ہیں اور عیسائی یسوع یا یسوع مسیح، کے نام سے پکارتے ہیں۔ سنئے (مرزا قادیانی) لکھتے ہیں کہ:

..... اب ہم پہلے صفائی بیان کے لئے یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ بائبل اور ہماری احادیث

اور اخبار کی کتابوں کے رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عصری کے ساتھ آسمان پر

جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا..... اور دوسرے مسیح ابن مریم جن

کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں“ (توضیح المرام خزائن ج ۳ ص ۵۲)

نور: جب مرزا آنجہانی اس عبارت میں صاف اقرار کر رہے ہیں کہ مریم صدیقہ کے اکلوتے صاحبزادے مسیح کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں اور وہ ایک ایسے مقدس نبی ہیں جو اب تک آسمان پر زندہ موجود ہیں، تو پھر انصاف سے کہئے کہ کیا مرزا صاحب نے اپنے ”عذر“ کی دھجیاں خود اپنے ہاتھوں سے نہیں اڑا دیں؟۔ اور اس حقیقت کو بھی عالم آشکارا کر دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے وجود عصری کے ساتھ آسمان پر تشریف لے گئے ہیں اور وہاں اب تک زندہ موجود ہیں۔ اس کے باوجود امت مرزائیہ کا ”وفات مسیح“ پر ہنگامہ آرا ہونا اپنے ”نئے نبی“ کی صریح خلاف ورزی کرنا ہے۔

۲..... مریم کو بیکل کی نذر کر دیا گیا تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو۔ اور تمام عمر

خاوند نہ کرے لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہو گیا۔ تب حمل کی حالت

میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور

اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ یا یسوع

کے نام سے موسوم ہوا“۔ (چشمہ مستحکم خزائن ج ۲ ص ۳۵۵)

۳..... مگر ہم اجماع یہودیوں کے قول کو ترجیح دیتے ہیں جو کہتے ہیں کہ یسوع یعنی حضرت

عیسیٰ حضرت موسیٰ کے بعد عین چودھویں صدی میں مدعی نبوت ہوا تھا“

(حاشیہ ضمیمہ براہین احمدیہ، ج ۲۱ ص ۳۵۹)

۴..... اور لکھا ہے کہ تمہارے بھائیوں میں سے موسیٰ کی مانند ایک نبی قائم کیا جائیگا وہ

نبی یسوع یعنی عیسیٰ بن مریم ہے۔“ (تحفہ گولڈویہ خزائن ج ۱۷ ص ۲۹۹)

۵..... ”اے پادری صاحبان! میں آپ لوگوں کو اُس خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے مسیح کو بھیجا۔ اور اُس محبت کو یاد دلاتا ہوں اور قسم دیتا ہوں جو آپ لوگ اپنے زعم میں حضرت یسوع مسیح ابن مریم سے رکھتے ہیں“

(دعوت حق لمحققہ ہقیقہ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۶۲۰)

۶..... یہودی لوگ آپ کے رفع روحانی سے سخت منکر تھے۔ اور اب تک منکر ہیں۔

اور اُن کی حجت یہ ہے کہ یسوع یعنی عیسیٰ علیہ السلام صلیب دیئے گئے“

(ایام اصلاح خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۳)

۷..... ”یہ اشتہار پادری صاحبوں کی خدمت میں نہایت عجز اور ادب اور انکسار سے

لکھا جاتا ہے کہ اگر یہ سچ ہوتا کہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام درحقیقت خدا کا

فرزند ہوتا یا خدا ہوتا۔ تو سب سے پہلے میں اسکی پرستش کرتا..... لیکن اے عزیز

و! (یعنی دجالو) خدا تم پر رحم کرے اور تمہاری آنکھیں کھولے۔ حضرت عیسیٰ

علیہ السلام خدا نہیں وہ صرف ایک نبی ہے..... اُس نے مجھے بتلایا کہ سچ یہی

ہے کہ یسوع ابن مریم نہ خدا ہے نہ خدا کا بیٹا ہے..... جیسا کہ حضرت عیسیٰ مسیح

کی تعریف میں لوگ حد سے بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ اُنکو خدا بنا دیا“

(دعوت حق لمحققہ ہقیقہ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۶۱۷ تا ۶۱۸)

۸..... اسی پیشگوئی کو عیسائیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام پر لگانا چاہا تھا جس میں وہ

ناکام رہے۔ کیونکہ وہ لوگ اس مماثلت کا کچھ ثبوت نہ دے سکے۔ اور یہ تو ان

کے دل کا خیالی پلاؤ ہے کہ یسوع نے گناہوں سے نجات دی“ (اس پر مرزا جی

یہ حاشیہ لکھتے ہیں کہ) ”ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ نے دوسرے

نبیوں کی طرح حتی الوسع قوم کے بعض لوگوں کی اصلاح کی۔ مگر اصلاح کرنا ان سے کچھ خاص نہیں۔ تمام نبی اصلاح کے لئے ہی آتے ہیں۔“

(ایام الصلح حاشیہ خزائن ج ۱۴ ص ۳۰۱)

نور: مرزا جی نے اس عبارت میں حسب عقیدہ اہل اسلام یسوع کے منجی ہونے سے انکار کر کے بتایا کہ وہ یسوع جن کو حضرت عیسیٰ کہتے ہیں چوں کہ وہ نبی تھے اس لیے منجی تو نہیں البتہ مصلح ضرور تھے۔

۹..... ”مگر مسیح نے یعنی یسوع بن مریم نے اپنی بات بنانے کے لئے..... الیاس

آنے والے سے مراد یوحنا اپنے مرشد کو قرار دیدیا..... مگر تاہم یسوع ابن مریم نے زبردستی اس کو الیاس ٹھہرا ہی دیا“ (نصرۃ الحق خزائن ج ۲۱ ص ۴۳)

۱۰..... یسوع ابن مریم کی دعا۔ ان دونوں پر سلام ہو“ (براہین احمدیہ ج ۲۱ ص ۳۴۴)

۱۱..... مرزا جی نے اس عنوان کے ماتحت کہ ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہرگز صلیب پر فوت نہیں ہوئے“ چند دلیلیں لکھی ہیں جس میں ”ابن مریم“ کو عیسیٰ، مسیح، یسوع، کے نام سے یاد کیا ہے۔ چنانچہ عنوان بالا میں ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام“ کہا اور پہلی دلیل لکھ کر فرماتے ہیں کہ: ”سو یہ ایک بڑی دلیل اس بات پر ہے کہ ہرگز مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے“ دوسری دلیل میں بجائے مسیح علیہ السلام ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام“ لکھا۔ اور تیسری میں ”حضرت مسیح“ چوتھی میں ”پھر مسیح نے“ اور پانچویں میں بجائے عیسیٰ، مسیح کے ”یسوع صلیب پر نہیں مرا“ لکھا۔ اور چھٹی میں بھی یسوع لکھا کہ ”جب یسوع کے پہلو میں ایک خفیف سا چھید دیا گیا“ اور ساتویں میں بھی یہ ہے کہ ”یسوع کی ہڈیاں توڑی نہ گئیں“ اور آٹھویں میں بھی یہی ہے کہ ”یسوع صلیب سے نجات پا کر پھر اپنے حواریوں کو ملا“ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ:

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیبی موت سے محفوظ رہنے پر بھی نسخہ مرہم عیسیٰ“

(ایام الصلح خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۱ تا ۳۵۲۔ تحفہ گوڑویہ خزائن ج ۱۷ ص ۱۰۷)

نور: مرزا صاحب نے ان مذکورہ بالا حوالجات میں اس امر کا صاف اقرار کیا ہے کہ ”ابن مریم“ کو عیسیٰ، مسیح، یسوع کہتے ہیں اور ان کو یہ بھی تسلیم ہے کہ میں نے یسوع کی توہین و تذلیل کی ہے۔ اس لیے اب نتیجہ بالکل ظاہر ہو گیا کہ وہ تمام گالیاں و فحش کلامیاں جو مرزا صاحب نے یسوع کے حق میں استعمال کی ہیں، بغیر کسی فرق و امتیاز کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں ہیں۔ یعنی مرزا جی نے جو یسوع کے پردہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے مقدس نبی کی ذات گرامی کو اپنے اخلاقی گندگیوں سے طوٹ کرنے کی لا حاصل سعی کی تھی اور اس کے لیے نئے نئے عذر و حیلے تراشے تھے؛ الحمد للہ کہ وہ خود ”معدور تہی“ کے ہاتھوں سے پیوند زمین ہو گئے اور مرزا قادیان ہی کی متعدد شہادتوں سے یہ مراد ثابت ہو گیا کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی زبردست توہین کی ہے۔ کیا اس کے بعد بھی مرزا جی اور ان کی امت کا ”ایمان“ سلامت ہے؟۔ اگر ہے تو ”اس طرفہ تماشہ میں دریا بحباب اندر“۔

ایک اور طرح سے ثبوت

ایک اور طرح سے اس امر کا ثبوت پیش کرتا ہوں کہ مرزا صاحب عیسیٰ اور یسوع کو ایک ہی مانتے ہیں کیونکہ مرزا صاحب کا یہ عقیدہ ہے کہ یوز آسف دراصل عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور یہ یوز آسف یسوع آصف کا مخفف اور بگڑا ہوا ہے۔ لہذا یسوع اور عیسیٰ دونوں ایک ہیں۔ فہو المراد چنانچہ آپ (مرزا قادیانی) لکھتے ہیں کہ:

..... ”ما سو اس کے وہ لوگ شاہزادہ نبی کا نام یوز آسف بیان کرتے ہیں یہ لفظ صریح معلوم ہوتا ہے کہ یسوع آصف کا بگڑا ہوا ہے۔ آسف عبرانی زبان میں اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو قوم کو تلاش کر نیوالا ہو۔ چونکہ حضرت عیسیٰ اپنی اس قوم کو تلاش کرتے کرتے جو بعض فرقے یہودیوں میں سے گم تھے کشمیر میں پہنچے تھے اس لئے انہوں نے اپنا نام یسوع آصف رکھا تھا اور یوز آسف کی کتاب میں صریح لکھا ہے کہ یوز آسف پر خدا تعالیٰ کی طرف سے انجیل اتری تھی۔ پس باوجود

اس قدر دلائل واضحہ کے کیونکر اس بات سے انکا کیا جائے کہ یوز آسف دراصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے،، (ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۲۱ ص ۴۰۴)

۲..... فی الواقعہ صاحب قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔ جو یوز آسف کے نام سے مشہور ہوئے۔ یوز کا لفظ یسوع کا بگڑا ہوا ہے یا اس کا مخفف ہے اور آسف حضرت مسیح کا نام تھا۔ (تحدہ گولڈ ویڈیو خزانہ ج ۱۷ ص ۱۰۰)

۳..... ”وہ نبی جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ سو برس پہلے گزرا ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور کوئی نہیں۔ اور یسوع کے لفظ کی صورت بگڑ کر یوز آسف بنا نہایت قرین قیاس ہے۔ کیونکہ جب کہ یسوع کے لفظ کو انگریزی میں بھی جیسے بتایا ہے تو یوز آسف میں جیسے سے کچھ زیادہ تغیر نہیں“

(حاشیہ راز حقیقت خ ج ۱۴ ص ۱۶۷)

۴..... ”تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے صلیبی واقعہ سے نجات پا کر ضرور ہندوستان کا سفر کیا ہے اور نیپال سے ہوتے ہوئے آخرت تک اپنے اور پھر کشمیر میں ایک مدت تک ٹھہرے..... اور آخر ایک سو بیس برس کی عمر میں سری نمر میں انتقال فرمایا۔ اور محلہ خان یار میں مدفون ہوئے۔ اور عوام کی غلط بیانی سے یوز آسف بنی کے نام سے مشہور ہو گئے“

(راز حقیقت حاشیہ خزانہ ج ۱۴ ص ۱۶۱)

(۵)..... ”اور یوز آسف کے نام پر کوئی تعجب نہیں ہے کیونکہ یہ نام یسوع آسف کا بگڑا ہوا ہے۔ آسف بھی حضرت مسیح کا عبرانی میں ایک نام ہے جس کا ذکر انجیل میں بھی اور اسکے معنی ہیں متفرق قوموں کو اکٹھا کرنے والا“

(مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۶۷)

مرزا صاحب کے مرید خاص مولوی نظام الدین اپنے ”آقائے کونین“ کی ہمنوائی کرتے ہیں۔

۶.....(الف).....ہاں اس کتاب (اکمال الدین) میں بجائے یسوع کے یا عیسیٰ کے یوز آسف ہے جو مخفف اور مرکب ہے دو ناموں سے یعنی یسوع بن یوسف“
(ریویو ماہ اگست ۱۹۲۵ء ص ۳۳)

(ب) یوز آصف کا وجہ تسمیہ یوز کی ”ز“ حرف ”س“ سے تبدیل شدہ ہے اور ”س“ کے آگے ”و“ حذف ہو چکی ہے پس اصل میں ”یوسو“ تھا جو سریانی میں عیسیٰ کو کہتے ہیں اور آج کل ”یسو“ کہتے ہیں ہو سکتا ہے کہ عیسیٰ کا اصل نام عبرانی میں ”یوسح“ ہو کیوں کہ عبرانی میں اس وقت یہ نام عام مروج تھا اور بائبل میں ایسے نام آج بھی ہم کو نظر پڑتے ہیں پس ”یوسح“ کا ”یوز“ بن جانا آسان ہے اور یوز آ سے یوسا بنا ہے اور صف یا آصف یا سف اور آصف مخفف ہے یوسف کا پس سارا نام یوز آصف مخفف ہے ”یوسو یوسف“ کا جس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع بن یوسف چونکہ یوسف اس شخص کا نام تھا جس کے ساتھ حضرت مریم صدیقہ کا نکاح ہوا تھا اور حضرت عیسیٰ یوسف کے ربیب تھے، اس لیے حضرت عیسیٰ کو بیٹا ہی کہتے تھے۔ چنانچہ انجیل اس بات کی شہادت دیتی ہے۔“

(ریویو ماہ دسمبر ۱۹۲۵ء ص ۳۲)

مادر مرزا ایت کے خلف الصدق مفتی محمد صادق مرزائی ارشاد فرماتے ہیں کہ:

(د).....پنجابی میں قدیم سے ایک ضرب المثل مشہور چلی آتی ہے ”ایسو گول تے کچھ نہ پھول“ غالباً مروجہ زمانہ سے اور اصلیت مثل کے بھولنے سے کول کا لفظ بدل کر گول بن گیا اور اصل یوں تھا کہ ایسو کول یعنی یسوع ہمارے پاس ہی ہے، پنجاب کے متصل کشمیر میں دفون ہے، لیکن کچھ اس کی بابت کھول کر دریافت نہ کرو کیوں کہ یہ امر پردے میں رکھنے کے لائق ہے کہ یسوع اہل پنجاب کے

پاس ہی ہے“ (اخبار فاروق مورخہ ۱۱-۱۸-۲۵ مئی ۱۵۱۶ء ص ۱۱)

مرزا صاحب قادیانی تحریر فرماتے ہیں:

.....۷ ”یوز آسف حضرت مسیح ہی تھے جو صلیب سے نجات پا کر پنجاب کی طرف گئے اور پھر کشمیر میں پہنچے اور ایک سو بیس برس کی عمر میں وفات پائی۔ اس پر بڑی دلیل یہ ہے کہ یوز آسف کی تعلیم اور انجیل کی تعلیم ایک ہے اور دوسرے یہ قرینہ کہ یوز آسف اپنی کتاب کا نام انجیل بیان کرتا ہے۔ تیسرا قرینہ یہ کہ اپنے تئیں شہزادہ نبی کہتا ہے۔ چوتھا یہ قرینہ کہ یوز آسف کا زمانہ اور مسیح کا زمانہ ایک ہی ہے۔ بعض انجیل کی مثالیں اس کتاب میں بعینہ موجود ہیں جیسا کہ ایک کسان کی مثال“۔ (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۶۶)

مولوی غلام رسول مرزائی لکھتے ہیں کہ:

.....۸ ”مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کتاب اکمال الدین جس میں یوز آسف کا ذکر ہے اس کو حضرت مسیح نہیں سمجھتے بلکہ ہندوستان کے شاہزادوں سے ایک شاہزادہ سمجھتے ہیں ممکن ہے کہ کوئی یوز آسف کے نام کا شاہزادہ بھی ہو چکا ہو جس کا نام ”مسیح“ کے اسی نام پر رکھا گیا ہو“۔ (رسالہ التفتیح ص ۲۵)

مولوی صادق حسین مرزائی اٹاوی فرماتے ہیں کہ:

.....۹ ”صاحب روضۃ الصفا نے یہ بھی لکھا ہے کہ سفر نصیبین میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ آپ کی والدہ اور حواری بھی تھے اور ان میں سے تین حواریوں کا نام یعقوب، تومان، شمعون بتایا ہے واضح ہو کہ یہ تومان حواری جس کا ذکر روضۃ الصفا میں لکھا ہے اور جو سفر نصیبین میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا وہی تہوما حواری ہے جس کے نسبت انسانکو پیڈیا بلیکا میں لکھا ہے کہ وہ ہندوستان میں آیا جیسا کہ ہم اوپر دکھلا چکے ہیں اب جب تومان یا تہوما حواری اس مہاجرانہ سفر میں حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ تھا اور اس کی یعنی تہوما کی نسبت یہ امر مسلم ہے کہ وہ ہندوستان میں آیا تو ایسی حالت میں عقلاً یہ امر واجب التسلیم قرار پاتا ہے کہ ملک کشمیر میں پہنچ کر خانیاں میں وفات پانے والے یوز آسف فی الحقیقت یسوع آسف ہے نہ کوئی اور“۔ (کشف الاسرار ص ۳۸)

مرزا صاحب قادیانی رقمطراز ہیں کہ:

۱۰..... ”کشمیر کی پورانی تاریخوں سے ثابت ہے کہ صاحب قبر ایک اسرائیلی نبی تھا اور شاہزادہ کہلاتا تھا کسی بادشاہ کے ظلم کی وجہ سے کشمیر میں آ گیا تھا۔ اور بہت بڑھا ہو کر فوت ہوا اور اُس کو عیسیٰ صاحب بھی کہتے ہیں اور شاہزادہ نبی بھی اور یوز آسف بھی۔ اب بتلاؤ کہ اس قدر تحقیقات کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مرنے میں کس کی راہ گئی“ (تخذہ گولڈ ویہ خزانہ ج ۱ ص ۱۰۱)

نور: ان دس حوالجات میں مرزا صاحب اور ان کے مریدوں کی تحریرات سے اس امر پر کافی روشنی پڑ گئی کہ یوز آسف جو یسوع کا مخفف و متغیر ہے دراصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اس لیے یسوع اور عیسیٰ مسیح درحقیقت ”ابن مریم“ ہی کے دو نام ہیں۔

ایک اور طرز سے ثبوت

ایک اور طرز سے اس امر کا ثبوت پیش کرتا ہوں کہ یسوع و عیسیٰ مسیح دونوں ایک ہیں کیوں کہ مرزا صاحب اور ان کی امت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے اور سری نگر محلہ خانیاں میں مدفون ہیں اور دراصل یہ قبر یوز آسف کی ہے جو ”یسوع“ کا مخفف ہے اور اس کو عیسیٰ علیہ السلام بھی کہتے ہیں چنانچہ ارشاد ہے:

۱..... جو سری نگر میں محلہ خانیاں میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے وہ درحقیقت بلاشبک و شبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے“

(راز حقیقت خزانہ ج ۱ ص ۱۴۲۔ کشتی نوح خزانہ ج ۱ ص ۱۹)

ص ۱۶-۵۸-۷۵۔ دافع البلاء خزانہ ج ۱ ص ۱۸ (۲۳۵)

۲..... ”یہ مقام جہاں یسوع مسیح کی قبر ہے خطہ کشمیر ہے یعنی سری نگر محلہ خانیاں ہے اس بارے میں پرانی کتابیں دستیاب ہوئی ہیں جو اس قبر کا حال بیان کرتی ہیں۔ پرانے کتبہ کے دیکھنے والے بھی شہادت دیتے ہیں کہ یہ یسوع مسیح کی قبر ہے“

(ریویو نمبر ۱۰ ج ۱ ص ۳۱۹)

۳..... ”ایک اسرائیلی نبی کشمیر میں آیا تھا جو بنی اسرائیل میں سے تھا اور شاہزادہ نبی کہلاتا تھا۔ اسی کی قبر محلہ خانیاں میں ہے جو یوز آسف کی قبر کر کے مشہور ہے۔“
(ضمیمہ براہین احمدیہ خزائن ج ۲۱ ص ۴۰۳)

۴..... ”اور اس کتاب (اکمال الدین) میں یہ بھی لکھا ہے کہ یوز آسف نے جو شاہزادہ نبی تھا اپنی کتاب کا نام انجیل رکھا تھا سو اس کتاب کے خاص سری نگر میں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے ایسے پرانے نوشتے اور تاریخی کتابیں پائی گئی ہیں جن میں لکھا ہے کہ یہ نبی جس کا نام یوز آسف ہے اور اسے عیسیٰ نبی بھی کہتے ہیں اور شاہزادہ نبی کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں یہ بنی اسرائیلی نبیوں میں سے ایک نبی ہے جو اس پرانے زمانے میں کشمیر میں آیا تھا۔“

(ریویو بابت ماہ دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۳۳۹)

۵..... ”اصل بات یہ ہے کہ کشمیر میں ایک مشہور و معروف قبر ہے جس کو یوز آسف نبی کی قبر کہتے ہیں۔ اس نام پر ایک سرسری نظر کر کے ہر ایک شخص کا ذہن ضرور اس طرف منتقل ہوگا کہ یہ قبر کسی اسرائیلی نبی کی ہے۔ کیونکہ یہ لفظ عبرانی زبان سے مشابہ ہے مگر ایک عمیق نظر کے بعد نہایت تسلی بخش طریق کے ساتھ کھل جائیگا کہ دراصل یہ لفظ یسوع آسف ہے یعنی یسوع غمگین ہے۔ آسف اندوہ اور غم کو کہتے ہیں چونکہ مسیح نہایت غمگین ہو کر اپنے وطن سے نکلے تھے اس لئے اپنے نام کے ساتھ آسف ملا لیا۔ مگر بعض کا بیان ہے کہ دراصل یہ لفظ یسوع صاحب ہے پھر اجنبی زبان میں بکثرت مستعمل ہو کر یوز آسف بن گیا۔ لیکن میرے نزدیک یسوع آسف اسم باسمی ہے،“

(ست بچن حاشیہ خزائن ج ۱۰ ص ۳۰۶)

۶..... اور جیسا کہ تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے وہ (مسیح) کشمیر میں آ کر فوت ہوئے اور اب تک نبی شاہزادہ کے نام پر کشمیر میں ان کی قبر موجود ہے۔ اور لوگ بہت تعظیم سے

اُس کی زیارت کرتے ہیں اور عام خیال ہے کہ وہ ایک شہزادہ نبی تھا جو اسلامی ملکوں کی طرف سے اسلام سے پہلے کشمیر میں آیا تھا اور اس شہزادہ کا نام غلطی سے بجائے یسوع کے کشمیر میں یوز آسف کر کے مشہور ہوئے جس کے معنی ہیں یسوع غمناک۔ (مقدمہ کتاب البریہ خزائن ج ۱۳ ص ۲۰)

..... ”وتواتر علی لسان اهلها انه قبر نبی کان ابن ملک وکان من بنی اسرائیل۔ وکان اسمہ یوز آسف واشتھر بین عامتهم ان اسمہ الاصلی عیسیٰ صاحب وکان من الانبیاء۔ وهاجر الی کشمیر ثم معذالک کان یوز آسف سمی کتابہ الانجیل۔ وماکان صاحب الانجیل الا عیسیٰ“ (الہدیٰ خزائن ج ۱۸ ص ۳۶۱)

۸..... اور یہ کہ مسیح مختلف ملکوں کا سیر کرتا ہوا آخر کشمیر میں چلا گیا اور تمام عمر وہاں سیر کر کے آخری سری نگر محلہ خانیا میں بعد وفات مدفون ہوا اس کا ثبوت اس طرح پر ملتا ہے کہ عیسائی اور مسلمان اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ یوز آسف نام ایک نبی جس کا زمانہ وہی زمانہ ہے جو مسیح کا زمانہ تھا اور دراز سفر کر کے کشمیر میں پہنچا اور وہ نہ صرف نبی بلکہ شہزادہ بھی کہلاتا ہے اور جس ملک میں یسوع مسیح رہتا تھا اس ملک کا وہ باشندہ تھا اور اس کی تعلیم بہت سی باتوں میں مسیح کی تعلیم سے ملتی تھی“ (ریویو ماہ دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۳۳۸)

مرزا صاحب نے اپنی کتاب راز حقیقت خزائن ج ۱۴ ص ۱۷۱ پر یوز آسف کی قبر کا نقشہ بنایا ہے اور اس کی پیشانی پر جلی حرفوں سے یہ عبارت لکھی ہوئی ہے کہ:

۹..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو یسوع اور جیزس یا یوز آسف کے نام سے بھی مشہور ہیں“

ترجمہ اردو۔ مقامی باشندوں کی زبان سے متواتر طور پر یہ بات معلوم ہے کہ وہ ایک نبی کی قبر ہے جو بادشاہ تھا اور بنی اسرائیل میں سے تھا اور اس کا نام یوز آسف تھا..... اور عام لوگوں کے درمیان مشہور ہو گیا کہ اس کا اصلی نام عیسیٰ صاحب تھا اور انبیاء میں سے تھا اور اس نے کشمیر کی جانب ہجرت کی..... پھر اس کے باوجود یوز آسف اپنی کتاب کا نام انجیل رکھتا تھا اور صاحب انجیل سوائے عیسیٰ کے اور کوئی نہیں ہے۔ ش

۱۰..... معلوم ہوا کہ حضرت یوز آسف علیہ السلام انجیل کی طرف لوگوں کو بلاتے اور جو کتاب ان پر اتاری گئی تھی اس کا نام بشری تھا جو انجیل کا عبرانی نام ہے اس سے ثابت ہوا کہ حضرت یوز آسف حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کا ہی دوسرا نام ہے اور دونوں ایک ہی شخص کے ہیں جس پر بشری انجیل اتاری گئی تھی۔

(ریویو ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء، ص ۴۷۱-۴۷۲)

نور: مذکورہ بالا ان دس حوالجات سے بھی یہ امر قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ حسب عقیدہ مرزا قادیانی سری نگر محلہ خانیا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے جو یوز اسف یا یسوع کے نام سے مشہور ہیں اور درحقیقت یہ دونوں نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کے ہیں۔ اب یہ حقیقت عالم آشکارا ہو گئی کہ مرزا جی نے یسوع کے پردہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بے انتہا توہین و تذلیل کی ہے اس لیے کہ حسب تحریرات مرزا یسوع کے پردہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔ لہذا مرزا صاحب اور ان کی امت کا یہ عذر لنگ کہ بے ادبی و گستاخی کے کلمات یسوع کے متعلق ہیں، عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں نہیں سراسر لغو و باطل ہے۔

ایک اور طرح سے ثبوت

ایک اور طرح سے مرزا صاحب کی تحریرات سے اس کو ثابت کیا جاتا ہے کہ عیسیٰ مسیح، یسوع دونوں ایک ہیں کیوں کہ یہ امر ظاہر ہے کہ عیسائی اسی ”ابن مریم“ کو بخیاں فاسد خدا و منجی کہتے ہیں جو بن باپ کے پیدا ہوئے اور حسب عقیدہ اہل اسلام، اللہ کے نیک بندہ و مقدس رسول و صاحب کتاب تھے۔ چنانچہ اسی ”ابن مریم“ کو مرزا جی نے کہیں عیسیٰ بن مریم و حضرت عیسیٰ علیہ السلام لکھ کر عیسائیوں کا خدا و نجات دہندہ بتایا ہے اور کہیں یسوع ابن مریم، یسوع مسیح لکھا ہے جس سے یسوع و عیسیٰ کا ایک ہونا بالکل عیاں ہو جاتا ہے۔

مرزا جی نے ذیل کی ان عبارتوں میں تحریر فرمایا ہے کہ عیسائی جن کو خدا کہتے ہیں ان

کا نام ”عیسیٰ علیہ السلام“ ہے۔

۱..... ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام بڑے مقدس، بڑے راستباز، بڑے برگزیدہ تھے۔ مگر اُن کو خدا کہنا (جیسا کہ عیسائی کہتے ہیں) اس سچے خدا کی توہین ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ سچ یہی ہے کہ وہ انسان تھے خدا نہیں تھے۔“

(ایام الصلح خزائن ج ۱۳ ص ۳۶۹)

۲..... ”انجیل پر ابھی تیس برس بھی نہیں گزرے تھے کہ بجائے خدا کی پرستش کے ایک عاجز انسان کی پرستش نے جگہ لے لی یعنی حضرت عیسیٰ خدا بنائے گئے۔“

(چشمہ معرفت خزائن ج ۲۳ ص ۲۶۶)

۳..... ”نادان عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کو خدا ٹھہرا رکھا ہے۔“

(حاشیہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۸۹)

۴..... ”عیسائی صاحبان اس بات کے اقراری ہیں کہ ان کے نزدیک حضرت عیسیٰ

علیہ السلام ہی کائنات خدا ہیں“ (نسیم دعوت خزائن ج ۱۹ ص ۳۷۶)

۵..... ”اور نہ ایسے عیسائی بن جائیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ کی تعلیم چھوڑ کر اس کو خدا

بنادیا تھا۔“ (حقیقۃ الوحی حاشیہ خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۳)

اس کے علاوہ گذشتہ حوالجات کے ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۲۰، میں بھی مرزا جی نے تحریر کیا ہے کہ عیسائیوں نے جن کو خدا بنایا ہے ان کا نام پاک عیسیٰ بن مریم علیہا السلام ہے، اب ذیل کی عبارت میں ان کو عیسیٰ مسیح، یسوع بن مریم، کہتے ہیں جو ظاہر کر رہا ہے کہ عیسیٰ ویسوع دونوں ”ابن مریم“ ہی کے نام ہیں لکھتے ہیں کہ:

الف..... ”اُس (اللہ تعالیٰ) نے مجھے بتلایا کہ سچ یہی ہے کہ یسوع ابن مریم نہ خدا

ہے نہ خدا کا بیٹا ہے..... جیسا کہ حضرت عیسیٰ مسیح کی تعریف میں (عیسائی)

لوگ حد سے بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ ان کو خدا بنا دیا۔“

(دعوت بالمحقہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۶۱۸)

ب..... ”سوسج عیسیٰ بن مریم کی نسبت رجعت کا جو عقیدہ ہے اُس عقیدہ کے موافق عیسیٰ مسیح کی آمد ثانی کا یہی زمانہ ہے“ (تحفہ گولڈویہ خزائن ج ۱ ص ۳۱۹) ج..... ”حضرت مسیح جو خدا بنائے گئے اُن کی اکثر پیشگوئیاں غلطی سے پُر ہیں۔“ (اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۳)

ایک اور ثبوت کہ یسوع، مسیح، عیسیٰ تینوں ایک ہی ہیں۔

عیسیٰ مسیح، یسوع کے ایک ہونے کا یہ ہے کہ مرزا صاحب نے یہ لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام مسیح بھی ہے جیسا کہ وہ لکھتے ہیں:

”اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام مسیح یعنی نبی سیاح ہونا بھی اُنکی موت پر دلالت کرتا ہے“ (ایام الصلح خزائن ج ۱۳ ص ۲۷۳)

اس کے بعد مرزا صاحب نے عیسائیوں کے دوسرے عقیدہ کفارہ و نجات کو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہے اسی مسیح ابن مریم کے نام سے ذکر کیا ہے فرماتے ہیں کہ:

الف..... ”پادری صاحبان جو دنیا اور آخرت میں مسیح ابن مریم کو ہی منجی قرار دے چکے ہیں۔“ (کشتی نوح خزائن ج ۱۹ ص ۹)

ب..... ”عیسائیوں کی طرح آخری دوڑ صرف مسیح کے کفارہ تک ہے و بس۔“ (پشمہ معرفت خزائن ج ۲۳ ص ۳۱۳)

نوٹ: مرزا صاحب کی ان تحریرات سے یہ بات بالکل ظاہر ہو گئی کہ عیسائی جن کو منجی و کفارہ قرار دے چکے ہیں ان کو عیسیٰ مسیح کہتے ہیں۔ اب مرزا جی کی ایک دوسری تحریر ملاحظہ فرمائیے جس میں آپ نے حضرت عیسیٰ مسیح ابن مریم (جن کو عیسائی نجات دہندہ و کفارہ بنا چکے ہیں) کا تیسرا نام یسوع رکھ کر عیسائیوں کے کفارہ و نجات کی تردید کی ہے۔ لکھتے ہیں کہ ”اس میں کیا شک ہے کہ یسوع کا منجی ہونا عیسائیوں کا صرف ایک دعویٰ ہے جیسا کہ وہ دلائل عقلیہ کے رُو سے ثابت نہیں کر سکے۔“ اس پر آپ حاشیہ چڑھاتے ہیں:

”اگر عیسائیوں کا یہ خیال ہو کہ یسوع نے روحانی طور پر لوگوں کو گناہوں سے نفرت

دلانی تو اس بات میں یسوع کی کچھ خصوصیت نہیں تمام نبی اسی غرض سے آیا کرتے ہیں کہ حتی الوسع لوگوں کی اخلاقی اور عملی اور اعتقادی حالت کی اصلاح کریں اور انکے کوششوں کے اثر بھی ضرور ہوتے ہیں۔ اور اگر یہ دعویٰ ہے کہ گناہوں کی سزا صرف یسوع کے ذریعہ سے ملی تو اس پر کوئی دلیل نہیں۔“

(حاشیہ ایام اصلاح خزانہ ج ۱۳ ص ۲۹۲)

نور: جب کہ ”مرزا آنجنہانی“ کی تحریری شہادت سے یہ امر یقینی طور پر ثابت ہو گیا کہ ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام“ کا دوسرا نام ”یسوع“ بھی ہے تو پھر اس کے بعد یہ کہنا کہ ”مسح کی شان میں کوئی کلمہ گستاخی کا نہیں کہا گیا“ سراسر کذب بیانی اور نفاق پرور ایمان کا بدترین مظاہرہ کرنا نہیں ہے تو اور کیا ہے؟۔ علاوہ ازیں جب قادیان کے یہ ”نئے نبی جی“ یسوع کو ایک مقدس نبی مانتے ہیں جیسا کہ حوالہ بالا کی خط کشیدہ عبارت سے ظاہر ہے تو اس صورت میں باوجود ”یسوع اور عیسیٰ“ کی تفریق کے یسوع کی توہین کرنا اضاعت ایمان کا سبب اور غضب الہی کا باعث ہے۔ لہذا بہر صورت مرزا جی اور ان کی امت کا ایمان سلامت نہیں رہ سکتا۔

بہر رنگ کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدرت رومی شناسم

ایک اور ثبوت:

مرزا صاحب کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (معاذ اللہ) پیدائش میں بھی اکیلے نہیں تھے بلکہ ان کے ایک ہی ماں سے کئی ایک حقیقی بھائی و بہنیں تھیں۔

(الف)..... ”پھر نہ معلوم نادان لوگوں کو حضرت عیسیٰ سے کیسی مشرکانہ محبت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم تو قبول کر لیتے ہیں مگر حضرت عیسیٰ کا مجروح اور زخمی ہونا ان کی شان سے بلند تر سمجھتے ہیں اور شور ڈالتے ہیں کہ انکی نسبت ایسا کیوں کہتے ہو اور ان کو تمام دنیا سے الگ ایک خصوصیت دینا چاہتے ہیں۔“

وہی آسمان پر چڑھ کر پھر زمین پر اترنے والے۔ وہی اسقدر لمبی عمر پانے والے۔ مگر خدا نے ان کو (حضرت عیسیٰ کو) پیدائش میں اکیلا نہیں رکھا بلکہ کئی حقیقی بھائی اور کئی حقیقی بہنیں ان کی ایک ہی ماں سے تھیں۔“

(حاشیہ براہین احمدیہ خزائن ج ۲۱ ص ۲۶۲)

نور: مرزا جی نے عبارت بالا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام (جو بعقیدہ اہل اسلام مقدس رسول اور اپنی ماں کے اکلوتے بیٹے اور زندہ آسمان پر موجود ہیں) پر یہ افتراء کیا کہ آپ کے کئی حقیقی بھائی و بہنیں تھیں مگر ذیل کے حوالہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے بجائے یسوع کا نام لکھ کر بتایا کہ عیسیٰ اور یسوع دونوں ایک ہیں، فہو المراد۔ فرماتے ہیں کہ:

(ب)..... ”یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھیں۔“

(حاشیہ کشتی نوح خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

ایک اور ثبوت:

مرزا صاحب نے بعض جگہ ”ابن مریم“ کا عیسیٰ مسیح کا نام رکھ کر فرمایا کہ حضرت عیسیٰ کا بغیر باپ کے پیدا ہونا نہ خدائی کی دلیل ہو سکتی ہے اور نہ اس میں کچھ ان کی خصوصیت ہے۔ لکھتے ہیں کہ:

الف..... ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کی خصوصیت کے بارے میں صرف ایک بات پیش کی تھی کہ وہ بغیر باپ پیدا ہوا ہے تو خدا تعالیٰ نے فی الفور اس کا جواب دیا۔ اور فرمایا۔ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم..... یعنی خدا تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم، کی مثال ہے۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ خزائن ج ۲۱ ص ۳۹۷)

ب..... ”عیسائیوں کو یہ دعویٰ تھا کہ بے باپ ہونا حضرت مسیح کا خاصہ ہے اور یہ خدائی کی دلیل ہے۔“ (حاشیہ تحفہ گولڈویہ خزائن ج ۱ ص ۲۰۸)

نور: مندرجہ بالا حوالجات میں ”ابن مریم“ کا نام حضرت عیسیٰ و مسیح صاف طور پر لکھا ہے ذیل کی عبارت میں عیسیٰ کی بجائے ”یسوع“ لکھتے ہیں جو عیسیٰ اور ”یسوع“ کی وحدت شخصی پر دلالت کر رہا ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

”اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے ”یسوع“ کی پیدائش کی مثال بیان کرنے کے وقت آدم کو ہی پیش کیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ یعنی عیسیٰ کی مثال خدا تعالیٰ کے نزدیک آدم کی ہے“ (پشمہ معرفت خزائن ج ۲۳ ص ۲۲۷)

ناظرین کرام! جب مرزا صاحب اور ان کی امت کے سربراہ اور وہ لوگوں کی متعدد شہادتوں اور اس کی مختلف نوعیتوں سے یہ امر ثابت ہو گیا کہ حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کے اکلوتے صاحبزادے ہی کو عیسیٰ مسیح، یسوع، کہتے ہیں تو پھر یہ عذر لنگ پیش کرنا کہ یسوع کی توہین کی گئی ہے اور عیسیٰ کی نہیں یا یہ دونوں الگ الگ دو مختلف شخص ہیں سراسر بے ایمانی و بدیانتی نہیں ہے تو کیا ہے؟۔ اور جب کہ حسب اقرار مرزا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں مغلظات استعمال کی گئیں اور نہایت گھنوںے و گندے الزامات ان پر لگائے گئے تو اب کسی طرح سے بھی مرزائیوں کے ”رسول“ کا ایمان سلامت نہیں رہا۔ کیوں کہ قادیانی رسول کہتے ہیں:

”اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے..... کسی نبی کی اشارہ سے بھی تحقیر کرنا سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الہی“

(ضمیمہ پشمہ معرفت خزائن ج ۲۳ ص ۳۹۰)

یسوع کا ذکر قرآن میں بقلم مرزا

مرزائی اور ان کے ”پیغمبر“ یہ عذر لنگ بھی اپنی پردہ پوشی و عصمت کے لیے پیش کرتے ہیں کہ یہ بدگوئیاں و فحش کلامیاں اس ”یسوع“ کے حق میں کی گئیں جس کا ذکر قرآن میں نہیں۔ اگرچہ مرزا صاحب کی تحریرات و تصریحات سے اس امر کے ثابت ہو جانے کے بعد کہ یسوع اور عیسیٰ علیہ السلام ایک ہیں، اس کی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ یسوع کا ذکر قرآن مجید میں ثابت کیا جائے۔ اس لیے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر مبارک قرآن مجید میں متعدد جگہ ہے تو پھر کیوں کر کہا جاسکتا ہے کہ یسوع کا ذکر قرآن شریف میں نہیں تاہم ”دروغ گورانا بخانہ رسانید“ کے سلسلہ میں خود قادیانی نبی کی تحریر سے اس امر کا ثبوت پیش کیا جا رہا ہے کہ یسوع کا ذکر قرآن میں ہے۔ ملاحظہ فرمائیے لکھتے ہیں کہ:

..... ”اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے ”یسوع“ کی پیدائش کی مثال بیان کرنے کے وقت

آدم کو ہی پیش کیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ یعنی عیسیٰ کی مثال خدا تعالیٰ کے نزدیک آدم کی ہے“ (ہشمہ معرفت خزائن ج ۲۳ ص ۲۲۷)

مرزا صاحب اس ذیل میں کہ ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے“

لکھتے ہیں کہ:

..... ”یہود کو بھی پختہ ظن سے اس بات کا دھڑکا تھا کہ یسوع صلیب پر نہیں مرا۔

چنانچہ اس کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ بھی قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا یعنی یہود قتل مسیح کے بارے میں ظن میں رہے۔“

(ایام الصلح خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۲)

..... ”یہ قرآن شریف کا مسیح اور اس کی والدہ پر احسان ہے کہ کروڑ ہا انسانوں کی

یسوع کی ولادت کے بارے میں زبان بند کر دی اور ان کو تعلیم دی کہ تم بھی کہو

کہ وہ بے باپ پیدا ہوا۔ (ریویو اپریل ۱۹۰۲ء ص ۱۵۹)

مرزا صاحب کا یہ خیال بلکہ عقیدہ ہے کہ جو قبر سری نگر محلہ خانیاں میں یوز اسف یا "یسوع" کے نام سے مشہور ہے وہ بلا شک و شبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے جیسا کہ تحریرات مرزا سے اس کا ثبوت گذر چکا ہے اور اسی یسوع یا یوز آسف والی قبر کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ثابت کرتے ہوئے اس آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ:

۴..... "خدا کا کلام قرآن شریف گواہی دیتا ہے کہ وہ (یعنی حضرت عیسیٰ) مر گیا اور

اس کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وادینا ہما الی ربوبہ ذات قرار ومعین یعنی ہم نے عیسیٰ اور اس کی ماں کو یہودیوں کے ہاتھ سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ میں پہنچا دیا جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی اور مصطفا پانی کے چشمے اس میں جاری تھے سو وہی کشمیر ہے" (ہقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۴)

ان تمام حوالجات سے یہ امر ثابت ہو گیا کہ یسوع کا ذکر قرآن میں ہے۔ لہذا مرزا صاحب اور ان کی امت کا یہ کہنا کہ "یسوع کا ذکر قرآن میں نہیں" سراسر لغو و باطل، خلاف دیانت و امانت ہوا۔ اگر بالفرض اس امر کو تسلیم کر لیا جائے کہ یسوع کا ذکر قرآن میں نہیں تو اس سے کیا مرزا صاحب کو شرعی و اخلاقی حق حاصل ہو گیا کہ وہ یسوع پر گونا گوں عیوب و الزامات لگائیں؟ اور طرح طرح کی مغالطات ان کی شان میں استعمال کریں، ہرگز نہیں۔ کیوں کہ کسی کو راستہ باز و صادق نبی ماننے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ اس کا ذکر قرآن میں ہو جیسا کہ مرزا جی "کرشن" کو نبی مان کر ان کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں!

حالانکہ قرآن مجید میں نہ کرشن کا ذکر ہے اور نہ ان کی نبوت کا۔ اور احادیث سے ثابت ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام گذرے ہیں، مگر قرآن مجید میں صرف چند انبیاء کا ذکر کیا گیا ہے تو اس سے کیا جائز ہے کہ باقی انبیاء کی اس وجہ سے توہین و تحقیر کی

۱۔ منک ہند میں کرشن نام ایک نبی گزرا ہے جس کو زور گو پال بھی کہتے ہیں" (تمہ ہقیقۃ الوحی خزائن ج

جائے کہ ان کا نام اور ذکر قرآن میں نہیں ہے؟۔

اور مرزا صاحب کا عیسائیوں کے بیان کردہ احوال و صفات کی وجہ سے ”حضرت یسوع“ کو برا بھلا سب و شتم کرنا نہ صرف اصول اسلامی و اخلاقی کے خلاف ہے؛ بلکہ اپنے قواعد و ضوابط کے بھی خلاف ہے فرماتے ہیں:

”منجملہ ان اصولوں کے جن پر مجھے قائم کیا گیا ہے۔ ایک یہ ہے کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ کہ دُنیا میں جس قدر نبیوں کی معرفت مذہب پھیل گئے ہیں۔ اور استحکام پکڑ گئے ہیں۔ اور ایک حصہ دُنیا پر محیط ہو گئے ہیں۔ اور ایک عمر پا گئے ہیں۔ اور ایک زمانہ ان پر گزر گیا ہے۔ ان میں سے کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کے رُو سے جھوٹا نہیں۔ اور نہ اُن نبیوں میں سے کوئی نبی جھوٹا ہے۔“

(تحفہ قیصریہ خزائن ج ۱۲ ص ۲۵۶)

اس کے آگے لکھتے ہیں:

”اس قاعدہ کے لحاظ سے ہمیں چاہئے کہ ہم ان تمام لوگوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں اور ان کو سچا سمجھیں جنہوں نے کسی زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ پھر وہ دعویٰ ان کا جڑ پکڑ گیا۔ اور اُن کا مذہب دُنیا میں پھیل گیا۔ اور استحکام پکڑ گیا۔ اور ایک عمر پا گیا۔“ (تحفہ قیصریہ خزائن ج ۱۲ ص ۲۵۸)

پھر اگلے صفحہ میں لکھتے ہیں:

”پس یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے۔ کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دُنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑ ہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بیٹھادی۔ اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کردی۔ اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی

سواخ اس تعریف کے نیچے آگئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گودہ ہندوں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے۔ یا چینیوں کے مذہب کے یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے“

(تحفہ قیصریہ خزائن ج ۱۲ ص ۲۵۹)

مرزا صاحب کے اس اصول کے رو سے عیسائیوں کے ”یسوع“ بھی سچے اور راستباز و صادق ٹھہرتے ہیں کیونکہ صد ہا سال سے آپ کے پیروکار چلے آتے ہیں اور ایک حصہ دنیا پر آپ کا مذہب محیط ہے اور کروڑ ہا دلوں میں آپ کی عظمت و محبت ثبت ہے اور عیسائی مذہب کے ایک ”مقدس پیشوا“ ہیں۔ اس لیے اگرچہ یسوع کا ذکر قرآن میں نہیں مگر اس لحاظ سے کہ وہ عیسائیوں کے ایک ”مقدس پیشوا“ ہیں ہر طرح کی تکریم و تعظیم کے لائق تھے۔ جیسا کہ مرزا آنجنمانی کہتے تو ہیں کہ ہم ہر مذہب کے پیشوا کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں، لیکن آپ کی عزت کی نگاہوں کا حشر یہ ہے کہ چراغِ داشتہ جرات کے ساتھ عیسائیوں کے ”برگزیدہ پیشوا یسوع“ کی علی الاعلان توہین کرتے ہیں اور ایسے گندے و سڑے الفاظ ان کے حق میں استعمال کرتے ہیں کہ ایک غیرت مند انسان کے روٹنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

باین ہمہ مرزائیت کے نمک خوار اپنے ”نئے رسول“ کی ”بدگوئیوں و گالیوں“ کو پوشیدہ کرنے میں اس ڈھٹائی و بیباکی سے مصروف ہیں کہ کیا مجال ہے کہ ان کی ”جبین حیثیت“ پر عرق انفعال کا کوئی قطرہ نمودار ہو جائے، حالانکہ توہین انبیاء کا ان کے چہرہ پر ایک ایسا بدنماداغ ہے کہ وہ اس دنیا میں منہ دکھانے کے لائق ہی نہیں، مگر..... ہرچہ خواہی کن کے ماتحت تو جہات باطلہ میں اس طرح سے الجھے ہوئے ہیں جس سے گلو خلاصی قیام قیامت تک ممکن نہیں۔

عیسائیوں کے بیان کردہ صفات کے لحاظ سے بھی یسوع فرضی نہیں حقیقی ہے

مرزا صاحب کے عذر لنگ کا تیسرا حصہ یہ تھا کہ عیسائیوں اور پادریوں نے جو صفات یسوع کے بیان کئے ہیں اس کے رو سے کوئی یسوع حقیقی نہیں بلکہ فرضی ہے اس لیے جو کچھ بدزبانیاں و سخت کلمے استعمال کئے گئے ہیں، ایک فرضی شخص کے حق میں ہیں جو کسی طرح قابل اعتراض نہیں لیکن خود مرزا صاحب ہی اپنے ہاتھوں سے اس عذر کو بھی دفن کرتے ہیں۔

.....”اس (اللہ تعالیٰ) نے مجھے (مرزا) اس بات پر بھی اطلاع دی ہے کہ درحقیقت یسوع مسیح خدا کے نہایت پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے۔ اور ان میں سے جو خدائے برگزیدہ لوگ ہیں۔ اور ان میں سے ہے جنکو خدا اپنے ہاتھ سے صاف کرتا۔ اور اپنے نور کے سایہ کے نیچے رکھتا ہے۔ لیکن جیسا کہ گمان کیا گیا ہے خدا نہیں ہے۔ ہاں خدا سے واصل ہے اور ان کا ملوں میں سے ہے جو تھوڑے ہیں۔“ (تحفہ قیصریہ خزائن ج ۱۲ ص ۲۷۲)

.....۲”جس قدر عیسائیوں کو حضرت یسوع مسیح سے محبت کرنے کا دعویٰ ہے۔ وہی دعویٰ مسلمانوں کو بھی ہے۔ گویا آئینہ کا وجود عیسائیوں اور مسلمانوں میں ایک مشترک جائداد کی طرح ہے۔ اور مجھے سب سے زیادہ حق ہے۔ کیونکہ میری طبیعت یسوع میں مستغرق ہے۔ اور یسوع کی مجھ میں۔“

(تحفہ قیصریہ خزائن ج ۱۲ ص ۲۷۵)

نور: مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا عبارت خود ان کے اس ”عذر لنگ کو کہ یہ بدگوئیاں ایک فرضی یسوع کے حق میں ہیں“ خاک میں مل رہی ہے۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ عیسائی جس ”یسوع“ کو خدا بنا کر اس سے محبت کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں وہی ”یسوع“ مسلمانوں

کے نزدیک ایک برگزیدہ وہ مقبول بندہ ہے اور وہ بھی اسی سے محبت کرتے ہیں۔ گویا بلحاظ محبت و عزت ”یسوع مسیح“ مسلمانوں اور عیسائیوں میں ایک مشترک جائیداد ہیں کہ ہر دو مذہب کے پیروکار ”یسوع مسیح“ کی تکریم و تعظیم میں مساویانہ طور پر حصہ وار، و شریک کار ہیں۔ مگر چونکہ مرزا صاحب بقول خود ”یسوع“ سے بہت زیادہ مانوس تھے اور ان میں باہمی خوب محبت و الفت تھی اسلئے خصوصیت سے آپ ان کی عزت و محبت تعظیم و تکریم زیادہ حق رکھتے تھے جس کا ”نتیجہ“ ان گندی گالیوں کی شکل میں نمودار ہو چکا ہے جس کو ہر غیرت مند انسان دیکھ کر لرزہ بر اندام ہو جاتا ہے۔

خفا میں ہم پے کیس اتنی مہربانی کی حالت میں

خدا جانے اگر تم خشمگین ہوتے تو کیا کرتے

جب کہ مرزا قادیانی عیسائیوں کہ ”یسوع“ تو بھی لائق تکریم و تعظیم مانتے ہیں جس کی جانب بہت سے باطل امور منسوب کئے گئے ہیں تو پھر آپ کا عیسائیوں کے اسی ”یسوع“ کو فرضی شخص سمجھ کر اس کی توہین و تنقیص کرنا مضحکہ خیز اختلاف بیانی و رسوائے عالم بے ایمانی کی ایک ایسی بدترین مثال ہے جو سلسلہ دنیاں کی کسی حصہ میں (سوائے قادیان کے) نہیں پائی جاتی۔

غرض یہ کہ مرزا صاحب کا یہ عذر بار دہی کسی طرح سے قابل پذیرائی و لائق التفات نہیں رہا۔ علاوہ ازیں چونکہ مرزا صاحب عیسائیوں کے یسوع سے عشق و محبت کا دم بھرتے تھے اس لیے وہ ازراہ محبت عیسائیوں کی ان تمام ناجائز باتوں کو جو ان کی طرف منسوب تھیں کسی طرح گوارا نہ کر سکے اور ان تمام انتسابات سے اپنے محبوب یسوع کو پاک دہری قرار دیکر کہا کہ وہ ایک مقدس و معزز خدا کے مقبول بندے ہیں جن کی عزت و ناموس پر حملہ نہیں کرنا چاہئے اس لیے باوجود عیسائیوں کے بیان کردہ صفات کے ”یسوع“ لائق تعظیم و تکریم ہے۔ سنئے فرماتے ہیں کہ:

”اگر ہمیں کسی مذہب کی تعلیم پر اعتراض ہو۔ تو ہمیں نہیں چاہئے کہ اس مذہب

کے نبی کی عزت پر حملہ کریں۔ اور نہ یہ کہ اس کو بُرے الفاظ سے یاد کریں۔ بلکہ چاہئے کہ صرف اس قوم کے موجودہ دستور العمل پر اعتراض کریں اور یقین رکھیں کہ وہ نبی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کروڑ ہا انسانوں میں عزت پا گیا۔ اور صد ہا برسوں سے اس کی قبولیت چلی آتی ہے۔ یہی پختہ دلیل اس کے منجانب اللہ ہونے کی ہے۔ اگر وہ خدا کا مقبول نہ ہوتا تو اس قدر عزت نہ پاتا۔“

(تحفہ قیصریہ خزائن ج ۱۲ ص ۲۶۰)

(۲) ”اگر ہم اُن کے مذہب کی کتابوں میں غلطیاں پائیں یا اس کے پابندوں کے بد چلنیوں میں گرفتار مشاہدہ کریں۔ تو ہمیں نہیں چاہئے کہ وہ سب داغِ ملالت اُن مذہب کے بانیوں پر لگا دیں۔ کیونکہ کتابوں کا محرف ہو جانا ممکن ہے۔ اجتہادی غلطیوں کا تفسیروں میں داخل ہو جانا ممکن ہے۔“

(تحفہ قیصریہ خزائن ج ۱۲ ص ۲۵۸)

مرزا صاحب کے لیے یہ ضروری تھا کہ وہ اپنے اس اصول کی پابندی کرتے اور یسوع کو عیسائیوں کے ان تمام بیان کردہ صفات سے حسب تحریر خود پاک سمجھ کر ان کی عزت کرتے۔ مگر اللہ رے دلیری و شوخ چشمی کہ مرزا صاحب کی ”زبان مبارک“ بڑی تیزی سے دیدہ و دانستہ یسوع کی بدگوئیوں میں مصروف ہے اور اپنے لیے ثوابِ آخرت کا ذخیرہ کر رہی ہے اور شرم و ندامت کی جھلک تک نہیں پائی جاتی۔ مرزا جی! ایک ”پیغمبر“ کہلا کر یہ افتراء اور یہ تحریف اور یہ خیانت اور یہ جھوٹ اور یہ دلیری اور یہ شوخی۔ ان باتوں کا تصور کر کے بدن کا نپتا ہے۔ ضمیمہ براہین احمدیہ خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۸۔

اور جب کہ مرزا جی کا یہ بیان ہے کہ میں کئی مرتبہ یسوع مسیح سے ملاقات کر چکا ہوں اور عیسائیوں کے عقائد وغیرہ کی لغویت خود یسوع کی زبانی سن چکا ہوں تو اس کے بعد ”یسوع“ اور بھی قابلِ عزت و لائقِ احترام ہو جاتے ہیں؛ لیکن باین ہمہ خود ان کی زبانِ فحش گونیوں میں مصروف رہی تا کہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ ”ایسے بد زبان لوگوں کا انجام

اچھا نہیں ہوتا۔“ خاتمہ چشمہ معرفت خزائن ج ۲۳ ص ۳۸۶۔
فرماتے ہیں کہ:

۱..... ”خدا کی عجیب باتوں میں سے جو مجھے ملی ہیں۔ ایک یہ بھی ہے جو میں نے عین بیداری میں جو کشفی بیداری کہلاتی ہے۔ یسوع مسیح سے کئی دفعہ ملاقات کی ہے۔ اور اس سے باتیں کر کے اس کے اصل دعویٰ اور تعلیم کا حال دریافت کیا ہے۔ یہ ایک بڑی بات ہے۔ جو توجہ کے لائق ہے۔ کہ حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کفارہ اور تثلیث اور ابنیت ہے۔ ایسے متنفذ پائے جاتے ہیں کہ گویا ایک بھاری افترا جو ان پر کیا گیا ہے۔ وہ یہی ہے“ (تحفہ قیصریہ خ ج ۱۲ ص ۲۷۳)

۲..... ”میں جانتا ہوں کہ جو کچھ آجکل عیسائیت کے بارے میں سکھایا جاتا ہے۔ یہ حضرت یسوع مسیح کی حقیقی تعلیم نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر حضرت مسیح دُنیا میں پھر آتے۔ تو وہ اس تعلیم کو شناخت بھی نہ کر سکتے“

(تحفہ قیصریہ خزائن ج ۱۲ ص ۲۷۴)

جب مرزا صاحب کو اپنی کشفی بیداری میں یسوع کی زبان سے سن کر یہ معلوم ہو گیا تھا کہ یسوع عیسائیوں کے بیان کردہ احوال و صفات سے بالکل پاک و بری ہے تو وہ ہر طرح کے اکرام و اعزاز کے لائق تھے اور مرزا صاحب کا یہ اخلاقی و شرعی فرض تھا کہ ان کی تکریم و تعظیم کرتے اور مدح و ثنا میں رطب اللسان رہتے۔ مگر اس کے باوجود انہوں نے دیدہ و دانستہ عیسائیوں کے یسوع کو گالیاں دے کر توہین و تحقیر کی ہے، تو کیا یہ انتہائی فتنہ انگیزی و بے ایمانی اور امن و صلح کے ساتھ دشمنی کرنا نہیں ہے؟۔ جیسا کہ خود تحریر کرتے ہیں کہ:

”پس ایسے عقیدہ والے لوگ جو قوموں کے نبیوں کو کاذب قرار دے کر بُرا کہتے رہتے ہیں۔ ہمیشہ صلح کاری اور امن کے دشمن ہوتے ہیں۔ کیونکہ قوموں کے بزرگوں کو گالیاں نکالنا اس سے بڑھ کر فتنہ انگیز اور کوئی اور بات نہیں۔“

(تحفہ قیصریہ خزائن ج ۱۲ ص ۲۶۰)

الحمد للہ کہ مرزائیت اور اس کے ”بانی“ وہ تمام اعذار جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اہانت کے سلسلہ میں یسوع و عیسیٰ کی تفریق کے ساتھ پیش کر کے اپنی گندہ دہنیوں کو پوشیدہ کرنا چاہتے تھے وہ خود حریف ہی کے ہتھیاروں سے پاش پاش کر دئے گئے جس سے اصل حقیقت ”اہانت عیسیٰ“ کی معاد اپنے خود و خال کے منصہ شہود پر آ گئی۔

مرزائیوں کا ایک اور عذر قبیح کہ گالیاں جوابی طور پر ہیں

البتہ اس سلسلہ میں یہ بھی کہتے ہیں کہ چونکہ پادریوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نہایت ناپاک الفاظ استعمال کئے تھے اور شب و روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تنقیص میں مصروف رہتے تھے اور مرزا صاحب نے عشق محمدی و حب نبوی میں اتنا بڑا کمال حاصل کیا تھا کہ بروز محمد بن گئے تھے اس مجبوری سے آپ نے ترکی بہ ترکی عیسائیوں کو جواب دیا جیسا کہ خود مرزا صاحب کہتے ہیں:-

۱..... ”ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔

انہوں نے ناحق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیکر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں۔ چنانچہ اسی پلید نالائق فتح مسیح نے اپنے خط میں جو میرے نام بھیجا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو..... بہت گالیاں دی ہیں۔ پس اسی طرح اس مُردار اور خبیث فرقہ نے جو مُردہ پرست ہے ہمیں اس بات کے لئے مجبور کر دیا ہے کہ ہم بھی ان کے یسوع کے کسی قدر حالات لکھیں۔“ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۲ تا ۲۹۳)

۲..... اگر پادری اب بھی اپنی پالیسی بدل دیں اور عہد کر لیں آئندہ ہمارے نبی صلی

اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نہیں نکالیں گے تو ہم بھی عہد کریں گے کہ آئندہ نرم الفاظ کے ساتھ ان سے گفتگو ہوگی ورنہ جو کچھ کہیں گے اس کا جواب سنیں گے“

(حاشیہ انجام آتھم خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۲)

۳..... ”میرے سخت الفاظ جو ابی طور پر ہیں“

(اشتہار واجب الماظہار، خزائن ج ۱۳ ص ۱۱، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۴۶۶)

۴..... ”اور میں اس بات کا بھی اقراری ہوں کہ جبکہ بعض پادریوں اور عیسائی مشزیوں کی تحریر نہایت سخت ہو گئی اور حد اعتدال سے بڑھ گئی۔ اور بالخصوص پرچہ نور افشاں میں جو ایک عیسائی اخبار لدھیانہ سے نکلتا ہے نہایت گندی تحریریں شائع ہوئیں۔ اور ان مؤلفین نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت نعوذ باللہ ایسے الفاظ استعمال کئے کہ..... مجھے ایسی کتابوں اور اخباروں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دل میں پیدا ہوا کہ مبادا مسلمانوں کے دلوں پر جو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے۔ ان کلمات سے سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہو۔ تب میں نے ان جوشوں کے ٹھنڈا کرنے کے لئے اپنی صحیح اور پاک نیت سے یہی مناسب سمجھا کہ اس عام جوش کے دبانے کے لئے حکمت عملی یہی ہے کہ ان تحریرات کا کسی قدر سختی سے جواب دیا جائے۔ تا سر بے غضب انسانوں کے جوش فرد ہو جائیں اور ملک میں کوئی بے امنی پیدا نہ ہو تب میں نے بالمقابل ایسی کتابوں کے جن میں کمال سختی سے بدزبانی کی گئی تھی چند ایسی کتابیں لکھیں جن میں کسی قدر بالمقابل سختی تھی۔..... کیونکہ عوض معاوضہ کے بعد کوئی گلہ باقی نہیں رہتا“

(تریاق القلوب خزائن ج ۱۵ ص ۴۹۰)

جوابات

مرزا صاحب اور ان کی امت کا یہ عذر بھی سراسر غلط اور غیر معقول اور اسلامی تعلیم کے خلاف ہے کیونکہ اسلام نہ صرف تمام انبیاء علیہم السلام کی تعظیم و تکریم کی تعلیم دیتا ہے بلکہ کافروں کے باطل معبودوں اور بتوں کو بُرا بھلا و سب و شتم سے بھی روکتا ہے۔ اگر عیسائیوں نے ازراہ جہالت و خباث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں بدزبانی و گندہ دہنی سے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا تو کسی مسلمان کو یہ حق ہرگز نہیں حاصل ہے اور نہ

اسلام اس کی تعلیم دیتا ہے کہ وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں بدزبانی کر کے اپنے متاع ایمان کو برباد کر دے۔ چنانچہ مرزا صاحب بھی اس کی تائید کرتے ہیں کہ:

”مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اگر کوئی پادری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے۔ تو ایک مسلمان اُس کے عوض میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دے کیونکہ مسلمانوں کے دلوں میں دُودھ کے ساتھ ہی یہ اثر پہنچایا گیا ہے کہ وہ جیسا کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہیں ایسا ہی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت رکھتے ہیں۔“ (تریاق القلوب خزائن ج ۱۵ ص ۴۹۱)

بلکہ مرزا صاحب اس طریق جواب کو جاہلانہ و سفیہانہ حرکت بلکہ ”کت پن“ کہتے ہیں۔

..... ”واضح ہو کہ کسی شخص کے ایک کارڈ کے ذریعہ سے مجھے اطلاع ملی ہے کہ بعض

نادان آدہی جو اپنے تئیں میری جماعت کی طرف نسبت کرتے ہیں، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی نسبت یہ کلمات منہ پر لاتے ہیں کہ نعوذ باللہ حسین بوجہ اس کے کہ اُس نے خلیفہ وقت یعنی یزید سے بیعت نہیں کی باغی تھا اور یزید حق پر تھا۔ لعنة الله على الكاذبين۔ مجھے امید نہیں کہ میری جماعت کے کسی راستباز کے منہ سے ایسے خبیث الفاظ نکلے ہوں۔ مگر ساتھ اس کے مجھے یہ بھی دل میں خیال گذرتا ہے کہ چونکہ اکثر شیعہ نے اپنے ورد و تہرے اور لعن و طعن میں مجھے بھی شریک کر لیا ہے اس لئے کچھ تعجب نہیں کسی نادان بے تمیز نے سفیہانہ بات کے جواب میں سفیہانہ بات کہہ دی ہو۔ جیسا کہ بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بدزبانی کے مقابل پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کرتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کچھ سخت الفاظ کہہ دیتے ہیں“

(مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۴۴)

.....۲ ”ایک بزرگ کو کہتے نے کا نا (اس کی) چھوٹی لڑکی بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟ اس نے جواب دیا بیٹی انسان سے ”کت پن“ نہیں ہوتا۔

اسی طرح جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔ نہیں تو وہی ”کت پن“ کی مثال لازم آئے گی۔

(تقریر مرزا در جلسہ قادیان ۱۸۹۷ء ملفوظات ج ۱ ص ۱۰۳)

اس کے علاوہ مرزا صاحب کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ:

۳..... ”ہر اہر گز یہ طریق نہیں کہ مناظرات و مجادلات میں یا اپنی تالیفات میں کسی نوع کے سخت الفاظ کو اپنے مخاطب کے لئے پسند رکھیں یا کوئی دل دکھانے والا لفظ اس کے حق میں یا اس کے کسی بزرگ کے حق میں بولیں۔“

(شعہ حق خزائن ج ۲ ص ۳۲۴)

۴..... ”عیسائیوں کی کتاب امہات السومنین نے دلوں میں سخت اشتعال پیدا کیا ہے..... دل دکھانے والی گالیاں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئیں ہمارا حق تھا کہ ہم مدافعت کے طور پر سختی کا سختی سے جواب دیتے لیکن ہم نے محض اس حیا کے تقاضا سے جو مومن کی صفت لازمی ہے ہر ایک تلخ زبانی سے اعراض کیا“

(ایام الصلح خزائن ج ۱۴ ص ۲۲۸)

اس دعویٰ کے ساتھ ہی ساتھ ”قادیان کا مصلح اعظم“ اپنی جماعت نصیب کرتا ہے

کہ اے مرزا ایو!

”تمہارے فخر مند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام

لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو۔ یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر

تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔“

(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۵۴۷)

۵..... ”کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو“ (کشتی نوح خ ج ۱۹ ص ۱۱)

اس دعویٰ و نصیحت کے بعد مرزا جی کو یہ حق نہیں تھا کہ وہ گالی کے جواب میں گالی دیتے

یا سختی کے مقابل میں سختی کرتے۔ مگر بایں ہمہ آپ نے اس خطرناک و جاہلانہ روش کو اختیار

کر کے اپنے اصول و قواعد کے بھی خلاف کیا اس لیے یہ عذر لنگ بھی ناقابل پذیرائی ہے بلکہ ایک فریب دہی و حیلہ سازی ہے۔

مرزائی جماعت تنگ آ کر یہ بھی کہتی ہے کہ مرزا صاحب نے جو کچھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہا ہے وہ سب عیسائیوں کو الزام دینے کے لئے کہا ہے۔ جیسا کہ قادیانیت کے شمس مولوی جلال الدین اپنی کتاب مقدمہ بھاو پلورص ۱۴۱ میں لکھتے ہیں کہ:

”پس متکلمین کا یہ طریق ہے کہ وہ مد مقابل کے عقاید کو مد نظر رکھ کر الزامی جواب دیا کرتے ہیں اور یہی طریق حضرت مسیح موعود نے اختیار کیا۔ چنانچہ فرمایا اس بات کو ناظرین یاد رکھیں کہ عیسائی مذہب کے ذکر میں اسی طرز سے کلام کرنا ضروری تھا جیسا کہ وہ ہمارے مقابل کرتے ہیں۔“

مگر مرزائیت کا یہ بھی ایک دلفریب حیلہ ہے جو اپنے ”پیغمبر“ کی بدزبانیوں کو پوشیدہ کرنے کے لئے تراشا گیا ہے۔ کیونکہ الزامی جوابات میں مخاطب کے مسلمہ اصول و عقاید کو مد نظر رکھا جاتا ہے اور اس کو اس طرز بیان، انداز گفتگو، قرآن تکلم سے پیش کیا جاتا ہے کہ معلوم ہو جائے کہ اس میں متکلم کے عقاید و اصول کو کچھ بھی دخل نہیں اور محض مخاطب کو اس کے مسلمات سے الزام دینا مقصود ہے۔ لیکن مرزا صاحب کی وہ تمام توہین آمیز تحریرات جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہیں نہ تو اس میں عیسائیوں کے مسلمات کا ذکر ہے اور نہ آپ کا انداز بیان ہی کچھ شگفتہ و ششٹہ ہے کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ متکلم اپنے عقیدہ کو بغض و عناد کے ماتحت پیش کر رہا ہے۔ ورنہ مرزائیت کا یہ مذہبی فرض ہے کہ اپنے ”بانی“ کے ان گندے و گھناؤنے الزامات کو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں تراشے گئے ہیں حقائق و دلائل کی روشنی میں ثابت کرے کہ عیسائیوں کے یہ مسلم عقیدے ہیں۔

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح (معاذ اللہ) شرابی، کاذب، بیجوزے اور ان کی نانیاں و دادیاں زنا کار تھیں۔ اسی طرح وہ تمام تر الزامات جو گذشتہ صفحات میں ذکر کئے گئے وہ عیسائیت کے عقیدہ میں داخل ہیں؟۔ پھر مرزا صاحب

کی ان بدزبانیوں و فحش گوئیوں کو کیونکر الزامی جوابات کارنگ دیا جاسکتا ہے؟۔

مرزا صاحب نے اپنی مایہ ناز کتاب ”اعجاز احمدی“ میں (جو مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری و دیگر علماء اسلام کے مقابلہ میں اپنی شکست چھپانے کے لئے لکھی ہے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جیسی کچھ توہین و تذلیل کی گئی ہے اسکے متعلق یہ ہرگز نہیں کہا جاسکتا کہ وہ ہفوات الزامی ہیں۔ کیونکہ اس میں صرف وہ علمائے اسلام مخاطب ہیں جن کے مسلمات و عقائد میں سے وہ امور ہرگز نہیں ہیں بلکہ سیاق و سباق و انداز تحریر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب اپنے مذہبی عقیدہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ مثلاً ایک جگہ آپ لکھتے ہیں کہ:

”عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ

آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

ناظرین! انصاف سے فرمائیے کہ مرزا صاحب جس بات کو حق کہہ رہے ہیں کیا یہ الزام ہے یا اظہار عقیدت؟۔ اسی طرح ”ازالہ اوہام“ میں جتنی کچھ و جیسی کچھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے اس میں بھی اسلامی علماء و صوفیاء و سجادہ نشین ہی مخاطب ہیں۔ اس لئے مرزا صاحب کی یہ اثر خائیاں و بدگوئیاں کیسے الزامی جوابات پر محمول ہو سکتیں ہیں؟۔ بلکہ حقیقت یہ ہے چونکہ مرزا جی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا ”رقیب“ خیال کر رکھا تھا؛ اس وجہ سے یہ تمام باتیں بغض و عناد کے ساتھ عقیدے کے رنگ میں ظاہر ہوئیں۔ چنانچہ عیسائی مذہب کے مسلم مناظر پادری عبدالحق صاحب پروفیسر امریکن کالج سہارنپور نے مرزا صاحب کے تمام بہتانات کی تردید میں ”رد بہتان قادیانی“ لکھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ان بہتانوں سے برأت کرتے ہوئے ثابت کیا کہ یہ الزامات صرف مرزا صاحب کے دماغ کی پیداوار ہیں۔ عیسائیت ایسی گندگیوں سے پاک ہے اور ایسے بدگو پر لعنت بھیجتی ہے۔

عذر لنگ کی ایک اور بدترین مثال

جب مرزائیت کی یہ حیلہ سازیاں و فریب کاریاں جن کو اپنے ”پیغمبر“ کی پاک دامنی و عصمت کے برقرار رکھنے کے لئے تراشی تھیں پادر ہوا ہوئیں، تو عاجز و مجبور ہو کر، مگر بڑی جرأت و جسارت سے یوں گویا ہوئی کہ یہودیوں کا وہ نامسعود فرقہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عدو مبین اور بدترین دشمن ہے، اس نے جو کچھ الزامات و اتہامات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات مقدس پر لگائے تھے؛ اس کو مرزاجی نے یہودیت کا روپ بدل کر عیسائیوں پر بطور حجت و الزام کے پیش کیا ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں:

”ہمارے قلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خلاف شان ان کے نکلا ہے و الزامی جواب کے رنگ میں ہے۔ اور دراصل یہودیوں کے الفاظ ہم نے نقل کئے ہیں۔“ (حاشیہ چشمہ مسیحی خزائن ج ۲۰ ص ۳۳۶)

جوابات

حالانکہ یہ عذر لنگ بھی سب سے بدتر اور ”کرشن قادیانی“ کی اخلاقی گناہوں و بدزبانوں کے سر بمہر لگانے کو برسر راہ چاک کر رہا ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب کو بھی اس امر کا اقرار ہے کہ یہودی حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے شدید دشمن ہیں۔ چنانچہ تحفہ گولڈروہ ص ۲۰۳ میں لکھتے ہیں کہ:

”اور عیسیٰ مسیح کے دو گروہ دشمن تھے ایک اندرونی گروہ یعنی وہ یہودی جنہوں

نے اس کو صلیب دیکر مارنا چاہا“ (تحفہ گولڈروہ خزائن ج ۱ ص ۳۰۴)

اس کے آگے ص ۲۲۵ میں فرماتے ہیں:

”اور یہودیوں کا بڑا واقعہ..... یہی واقعہ تھا جو انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کو کا فر ٹھہرایا اور اس کو ملعون اور واجب القتل قرار دیا اور اس کی نسبت سخت درجہ

پر غضب اور غصہ میں بھر گئے۔“ (خ ۱ ص ۳۲۸)

اور اسی کے ص ۱۰۶ میں لکھتے ہیں کہ

”یہودیوں کے مغضوب علیہم ہونے کی بڑی وجہ جسکی سزا ان کو قیامت تک دی گئی اور دائمی ذلت اور محکومیت میں گرفتار کئے گئے یہی ہے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ کے ہاتھ پر خدا تعالیٰ کے نشان بھی دیکھ کر پھر بھی پورے عناد اور شرارت اور جوش سے اُن کی تکفیر اور توہین اور تفسیق اور تکذیب کی اور اُن پر اور اُن کی والدہ

صدیقہ پر جھوٹے الزام لگائے“ (خ ج ۱ ص ۱۹۸)

اس کے ساتھ ہی کرشن قادیانی کا یہ بھی ارشاد ہے کہ:

”جو بات دشمن کے مُنہ سے نکلے وہ قابل اعتبار نہیں“

(اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۳)

اس لیے مرزا جی کا یہودیت کا بھیس بدل کر، حضرت مسیح علیہ السلام کے دشمن یہودیوں کے ناقابل اعتبار الزامات و بے بنیاد اتہامات کو ان عیسائیوں اور مسلمانوں کے سامنے پیش کرنا جن کے نزدیک اس کی حقیقت پر کاہ ”نقش برآب“ سے بھی گئی گذری ہے پر لے درجے کی بے ایمانی و مجرمانہ خیانت کاری ہے اور اپنی خبث باطنی و گندہ دہنی کا ناقابل انکار ثبوت ہے۔

علاوہ ازیں جبکہ خود مرزا آنجنمانی یہودیوں کی ان ناجائز تہمتوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پاک و بری سمجھتے ہیں اور ان کو غیر معتبر و تمسخر کہتے ہیں تو اس کے بعد پھر آپ کا ان الزامات و اتہامات کو ایسی قوم کے سامنے بطور حجت و الزام کے پیش کرنا جو کسی طرح اس کو مسلم نہیں؛ دانستہ ایماں سوز کاروائیاں و خیانت کاریاں نہیں ہیں تو اور کیا ہیں؟۔ لکھتے ہیں کہ:

۱..... ”ایک شریر یہودی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک بیگانہ عورت پر آپ

(مسیح ابن مریم) عاشق ہو گئے تھے۔ لیکن جو بات دشمن کے مُنہ نکلے وہ قابل

اعتبار نہیں۔ آپ خدا کے مقبول اور پیارے تھے۔ خبیث ہیں وہ لوگ جو آپ

پر تہمتیں لگاتے ہیں“۔ (اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۳)

لیکن مرزا نیو! جوان تہمتوں کو بار بار نقل کرے وہ کون ہے؟۔

۲..... ”حضرت مسیح کا ایک عورت سے عطر ملوانا بہت عمدہ فعل ہے اس پر اعتراض کرنا بے ہودہ پن ہے“ (بدر ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء)

۳..... ”یاد رہے کہ اکثر ایسے اسرار دقیقہ بصورت اقوال یا افعال انبیاء سے ظہور میں آتے رہے ہیں کہ جو نادانوں کی نظر میں سخت بیہودہ اور شرمناک کام تھے..... جیسا کہ حضرت مسیح کا کسی فاحشہ کے گھر میں چلے جانا اور اُس کا عطر پیش کردہ جو حلال وجہ سے نہیں تھا، استعمال کرنا..... پھر اگر کوئی تکبر اور خود ستائی کی راہ سے..... حضرت مسیح کی نسبت یہ زبان پر لاوے کہ وہ طوائف کے گندہ مال کو اپنے کام میں لایا۔..... تو ایسے خبیث کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اُسکی فطرت اُن پاک لوگوں کی فطرت سے مغائر پڑی ہوئی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اُس پلید کا مادہ اور خمیر ہے۔“

(آئینہ کمالات اسلام خزائن ج ۵ ص ۵۹۷-۵۹۸)

ناظرین کرام! مرزائیوں کے ”رسول“ نے اپنے مکروہ و نفرت خیز فعل، اہانت عیسیٰ علیہ السلام کو چھپانے کے لیے جس قدر عذرات بار دہ و توجیہات باطلہ تراشے تھے وہ سب کے سب مرزا صاحب ہی کے ہاتھوں پیوند زمین کر دیئے گئے۔ اب یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو گئی کہ تہذیب و اخلاق کے دعویٰ کرنے والے ”قادیانی رسول“ نے دیدہ و دانستہ از روئے عقیدہ؛ ان اخلاق سوز کارروائیوں و متعصن گالیوں و گھنونی کلامیوں کا ارتکاب کیا تھا اس لیے آپ ہی کے فرمودہ الفاظ میں ”عطائے تو بلقائے تو“ کہہ کر یہ نذرانہ پیش کرتا ہوں کہ ایسے خبیث کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اُسکی فطرت اُن پاک لوگوں کی فطرت سے مغائر پڑی ہوئی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اُس پلید کا مادہ اور خمیر ہے۔“

مرزا جی کی بدزبانی، مرزا جی ہی کی خدمت میں

پنڈت دیانند نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں گروناک جی کے متعلق کچھ توہین آمیز جملے و فقرے لکھے ہیں اس کو دیکھ کر مرزا صاحب فرط غضب سے بلبلا اٹھے اور یہ کہا کہ:

۱..... ”پنڈت دیانند نے اس خدا ترس بزرگ کی نسبت اس گستاخی کے کلمے اپنی کتاب

ستیارتھ پرکاش میں لکھے ہیں جس سے ہمیں (مسلمانوں کو) ثابت ہو گیا کہ درحقیقت یہ شخص (مرزا) سخت دل سیاہ اور نیک لوگوں کا دشمن تھا..... مگر ایسے جاہلوں

کا ہمیشہ سے یہی اصول ہوتا ہے کہ وہ اپنی بزرگی کی پٹری جمناسی میں دیکھتے ہیں کہ ایسے بزرگوں کی خواہ مخواہ تحقیر کریں۔ اور اس ناحق شناس اور ظالم پنڈت

نے باوا صاحب کی شان میں ایسے سخت اور نالائق الفاظ استعمال کئے ہیں جن کو پڑھ کر بدن کا نپتا ہے۔ اور کلیجہ منہہ کو آتا ہے۔ اور اگر کوئی باوا صاحب (عیسیٰ)

کی پاک عزت کے لئے ایسے جاہل بے ادب کو درست کرنا چاہتا تو تعزیرات ہند کی دفعہ ۵۰۰ اور ۳۹۸ موجود تھی۔“ (ست بچن خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۰)

۲..... ”اس نے باوا صاحب (عیسیٰ) کے حالات کو اپنے نفس کے حالات پر قیاس کر کے

بکو اس کرنا شروع کر دیا۔ اور اپنے خبث مادہ کی وجہ سے سخت کلامی اور بدزبانی اور ٹھنڈے اور ہنسی کی طرف مائل ہو گیا۔“ (ست بچن خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۱)

۳..... ”دیانند نے سراسر اپنی جہالت اور دنی عناد سے باوا صاحب (عیسیٰ) کی

نسبت بدگوئی کے مکروہ الفاظ استعمال کئے ہیں“ (ست بچن خزائن ج ۱۰ ص ۲۵۰)

ناظرین کرام! کو صرف اس قدر عبارت بالا میں ترمیم کی تکلیف دوں گا کہ پنڈت

دیانند کے بجائے مرزا صاحب کو اور باوا صاحب کی جگہ میں حضرت عیسیٰ کو رکھ کر عبارت

ملاحظہ کریں تاکہ لطف دو بالا ہو جائے جیسا کہ میں نے سطر کھینچ کر اس پر لکھ دیا ہے:

بدنہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سے

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سے

توہین انبیاء کا اقراری بیان

” تم کہتے ہو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہتک کی ہے۔ یاد رکھو میرا مقصد یہ ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت قائم کروں۔ اول تو یہ ہے ہی غلط کہ میں کسی نبی کی ہتک کرتا ہوں۔ ہم سب کی عزت کرتے ہیں۔ لیکن اگر ایسا کرنے میں کسی کی ہتک ہوتی ہے تو پیشک ہو۔ میں نے جو دعویٰ کئے وہ اپنی عظمت و شان کے اظہار کے لئے نہیں بلکہ رسول کریم ﷺ کی شان کی بلندی کے اظہار کے لئے کئے ہیں۔ مجھے خدا کے بعد بس وہی پیارا ہے۔ لیکن اگر تم اسے کفر سمجھتے ہو تو مجھ جیسا کافر تم کو دنیا میں نہیں ملے گا۔ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی اتباع میں میں بھی کہتا ہوں کہ مخالف لاکھ چلائیں کہ فلاں بات سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہتک ہوتی ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ کی عزت قائم کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا کسی اور کی ہتک ہوتی ہو تو ہمیں ہرگز اس کی پروا نہیں ہوگی۔ بیشک آپ لوگ ہمیں سنگسار کریں یا قتل کریں آپ کی دھمکیاں اور ظلم ہمیں رسول اللہ ﷺ کی عزت کے دوبارہ قائم کرنے سے نہیں روک سکتے۔“

(تقریر میاں محمود احمد خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفصل ۲۰ مئی ۱۹۳۲ء)

اہانت حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام

(۱) ”افغان یہودیوں کی طرح نسبت اور نکاح میں کچھ فرق نہیں کرتے لڑکیوں کو اپنے منسوبوں کے ساتھ ملاقات اور اختلاط کرنے میں مضائقہ نہیں ہوتا مثلاً صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کی ساتھ اختلاط کرنا اور اس کے ساتھ گھر سے باہر چکر لگانا اس رسم کی بڑی سچی شہادت ہے“ (خلاصہ حاشیہ ایام الصلح خ ۱۳ ص ۲۰۰)

(۲) ”میں تو اُسکے (حضرت مسیح علیہ السلام) کے چاروں بھائیوں کی بھی

عزت کرتا ہوں۔ کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمیشروں کو بھی مقدمہ سمجھتا ہوں۔ کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں۔ اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گولوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعداد زواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجوریاں تھیں جو پیش آگئیں“ (کشتی نوح خ ۱۹ ص ۱۸)

(۳)..... ”کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔“

(ازالہ الاوہام خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

(۴)..... ”یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔“

(حاشیہ کشتی نوح خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

(۵) ”دیکھو یہ کس قدر اعتراض ہے کہ مریم کو بیگل کی نذر کر دیا گیا تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو۔ اور تمام عمر خاوند نہ کرے لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہو گیا۔ تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔“

(چشمہ سخی خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۵، ۳۵۶)

(۶) ”ایک بڑھیا عورت کا بچہ خدا کا بیٹا بنایا گیا“ (نور الحق خ ج ۸ ص ۶۸)

اہانت حضرت نوح علیہ السلام

”اور خدا تعالیٰ میرے لیے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔“

(تمہ ہقیقۃ الوحی خزائن ج ۲ ص ۵۷۵)

اہانت حضرت موسیٰ علیہ السلام

”حضرت موسیٰ نے کئی لاکھ بے گناہ بچے مار ڈالے۔“

(نور القرآن حاشیہ خزائن ج ۹ ص ۳۵۳)

تمام انبیاء علیہم السلام کی اہانت

انبیاء گرچہ بودہ اند بے
من بعرفاں نہ مکترم زکے

آنچہ دادا دست ہر نبی راجام
داد آں جام را مرا اہتمام
کم نیم زان ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

(درشین، ضمیرہ نزول المسیح خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

اہانت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مرزا آنجمنانی کا دعویٰ نبوت و ادعائے شریعت جدیدہ ہی اس امر کی کافی ضمانت ہے کہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم سرو ہم رتبہ ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین کی ہے۔ اس کے علاوہ قرآن مجید میں جس قدر آیات آنحضرت کے اوصاف حسنہ و پاکیزہ اخلاق و عظمت و جلال کے متعلق ہیں ان میں سے بعض آیات کے متعلق آپ کا یہ خیال ہے کہ صرف میں ہی ان آیات کا مصداق ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہیں۔ مثلاً آیت ”هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مقدس میں نازل ہوئی تھی؛ مگر مرزا جی یہ کہتے ہیں کہ اس کا مصداق میں ہوں آپ نہیں ہیں۔ (چنانچہ) لکھتے ہیں کہ:

.....۱ ”اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ“ (اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳)

اسی طرح ”بشارت اسمہ احمد“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھی مگر مرزا صاحب کہتے ہیں اس کا مصداق میں ہوں اور کوئی نہیں۔

.....۲ ”اور اس آنے والے (مرزا) کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثل ہو نے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد“

(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۲۶۳)

مرزا محمود خلیفہ قادیان اس قول کی شرح کرتے ہیں۔

.....۳ ”حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور رکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیش گوئی (و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد) کا میں ہی ہوں۔“ (القول الفصل ص ۲۷)

.....۴ ”اور مرزا جی نے اپنے معجزات و نشانات کی تعداد تین لاکھ بتائی ہے۔ (تمتہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳) نہیں ”دس لاکھ“ سے زائد (براہین احمدیہ حصہ پنجم خزائن ج ۲۱ ص ۷۲) نہیں ساٹھ لاکھ (اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۰۷) نہیں بلکہ اس قدر جو دنیا کے کسی بادشاہ کی فوج اس کے برابر نہیں ہو سکتی (اعجاز احمدی ص ۱۰۸) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کے متعلق فرماتے ہیں کہ صرف تین ہزار ہوئے،

(تحفہ گولڈ ویہ خزائن ج ۱ ص ۱۵۳)

اس کا صاف و صحیح مطلب یہ ہوا کہ مرزا جی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مجدد و شرف میں کئی گنا بڑھے ہوئے ہیں۔ (معاذ اللہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بطور تصدیق و نشان صرف چاند گہن ہوا اور مرزا جی کی تصدیق نبوت کے لیے چاند گہن و سورج گہن دونوں واقع ہوئے۔ (مرزا جی لکھتے ہیں)

۵ له خسف القمر المنير وان لى غسا القران المشرقان أتنكر“

(اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۳) ۱

مرزا صاحب کہتے ہیں کہ:

۶..... ”اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔“

(اربعین نمبر ۳ خزائن حاشیہ ج ۷ ص ۳۳۵)

اس کا مطلب ہوا کہ نہ تو اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری و فرماں برداری باعث نجات ہے اور نہ مرزا جی کے مقابلہ میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی ضرورت، معاذ اللہ!!!

۷..... ”اگر ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ میں گذر گیا اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت موعود (مرزا) کا وقت ہو“

(خطبہ الہامیہ خزائن ج ۱۶ ص ۲۸۸) ۲

۸..... ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اس کے تمام احکام کی تکمیل ہوئی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت میں اُس کے ہر ایک پہلو کی اشاعت کی تکمیل ہوئی اور مسیح موعود کے وقت میں اس کے روحانی فضائل اور اسرار کے ظہور کی تکمیل ہوئی۔“ (براہین احمدیہ حاشیہ خزائن ص ۲۱ ص ۶۶)

۱ ترجمہ از مرزا: اُس کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا اب کیا ٹوٹا کرے گا۔ ش۔

۲ عربی ہمارے اس طرح ہے: وَقَدْ مَضَى وَقْتُ فَتْحِ مِثْبِنِ بِنِي زَمَنِ بَيْنِنَا الْمُضْطَفَى وَبَقِيَ فَتْحُ آخِرٍ وَهُوَ الْعَظْمُ وَ الْكَبْرُ وَ أَظْهَرَ مِنْ غَلْبَةِ أَوْلَى ط وَقَدْ زَانُ وَقْتَهُ وَقْتُ الْمَسِيحِ الْمَوْعُودِ ش۔

۹..... ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبہ منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصلی کیفیت کھلی ہو اور نہ یا جوج و ما جوج کی عمیق تہ تک وحی الہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دلہۃ الارض کی ماہیت کما ہی ہی ظاہر فرمائی گئی“ (مگر مرزا صاحب پر یہ تمام حقائق منکشف ہو گئے ہیں)۔

(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

۱۰..... ”غرض اس زمانہ کا نام جس میں ہیں زمان البرکات ہے۔ لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ زمان التائیدات اور دفع الافات تھا۔“

(حاشیہ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۹۲)

۱۱..... ”ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اُس روحانیت کی ترقیات کا انتہا نہ تھا بلکہ اس کے کمالات کے معراج کیلئے پہلا قدم تھا پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت (بزمانہ مرزا) پوری طرح سے تجلّی فرمائی۔“

(خطبہ الہامیہ خزائن ج ۱۶ ص ۲۶۶)

نور: عبرت کی نگاہوں سے مذکورہ بالا عبارتوں کو دیکھئے کہ مرزا جی کس بیباکی سے جامع الکملات والفضائل سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی فضیلت اور روحانی تفوق ظاہر کر کے آپ کی توہین و تحقیر کر رہے ہیں۔ العیاذ باللہ۔

عربی عبارت اس طرح ہے: طلعت روحانیت نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فی الالف الخامس باجمال صفاتها و ماکان ذالک الزمان منتهی ترقياتہا بل کانت قد ما اولی لمعارج کمالاتہا ثم کملت و تجلت تلک الروحانية فی آخر الالف السادس اعنی فی هذا الحین۔ ش۔

اہانت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

”میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابو بکرؓ کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابو بکرؓ کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔“ (اشتہار معیار الاخیار، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۸)

اہانت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

”پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو اب نئی خلافت لو ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔“

(ملفوظات احمدیہ ج ۲ ص ۱۴۲)

اہانت حضرت حسین رضی اللہ عنہ

۱..... کربلائے است سیر ہر آنم صد حسین است در گرہ بیانم

(نزول المسح خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

۲..... اے قوم شیعہ! سپر اصرامت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا) ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔

(دافع البلاء خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

۳..... ”انہوں نے کہ اس (مرزا) نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا میں کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا۔“

(اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۳)

(۴) ”و اما حسین فاذا کروادشت کربلا۔ الی ہذہ الایام تبکون فانظروا

مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کر لو۔ اب تک تم روتے ہو پس سوچ لو۔

(اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۱)

(۵) وواللہ لیست فیہ منی زیادة و عندی شہادات من اللہ فانظر وا اور نجد اُسے (امام حسین) مجھ سے کچھ زیادہ نہیں اور میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں پس تم دیکھ لو۔ (اعجاز احمدی خ ج ۱۹ ص ۱۹۳)

(۶) وانی قتیل الحب لکن حسینکم ☆ قتیل العدی فالفرق اجلی و اظہر اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔ (اعجاز احمدی خ ج ۱۹ ص ۱۹۳)

۷..... تم نے اُس کشتہ سے نجات چاہی کہ جو نو میدی سے مر گیا پس تم کو خدا نے جو غیور ہے ہر ایک مراد سے نو مید کیا۔ (اعجاز احمدی خ ج ۱۹ ص ۱۹۳)

بعض صحابہ کرامؓ کی اہانت

۱..... ”حق بات یہ ہے کہ ابن مسعود ایک معمولی انسان تھا“۔

(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۳۲۲)

۲..... ”بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ کو جن کی درایت عمدہ نہیں تھی“۔

(اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۶)

۳..... بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا“۔

(براہین احمدیہ، پنجم خزائن ج ۲۱ ص ۲۸۵)

۴..... ”ابو ہریرہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا“

(اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۷)

علمائے کرام و مسلمانوں کو گالیاں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام باوجود اس امر کے کہ مرزا جی کے کسی چلتے ہوئے دعویٰ میں نہ مانع ہوئے اور نہ مرزا جی کو کچھ برا بھلا کہا مگر چونکہ آپ ان کے جلیل القدر عہدے مسیحیت کے مدعی بن کر آئے تھے اس لیے آپ نے ان کو اپنا رقیب سمجھا اور پھر تو اس بری طرح سے ان کو گالیاں دی ہیں کہ بھٹیاریوں کو بھی مات کر دیا ہے جیسا کہ آپ گذشتہ صفحات میں بادل نحواستہ ملاحظہ کر چکے ہیں۔

اب ان مسلمانوں و مقدس علمائے اسلام کی باری آتی ہے جنہوں نے مرزا جی کے دعویٰ سے نہ صرف انکار ہی کیا بلکہ اس کا پردہ چاک کر کے ان کی فریب کاریوں، حیلہ سازیوں، اور چالاکیوں سے لوگوں کو آگاہ کر دیا اور بتایا کہ مرزا قادیانی کے اعتقادات و تعلیمات خلاف شرع و باطل ہیں۔ پس جب علمائے اسلام کی مساعی کے بدولت مرزا جی کی ”دوکان“ ویران ہو گئی اور سوائے چند گانٹھ کے پوروں اور آنکھ کے اندھوں کے کوئی بھی گاہک نہ رہا اور ایمان فروشی میں بہت کچھ کمی ہو گئی تو مرزا صاحب نے اس سے اپنے ”روٹی کی کمی“ کا زبردست خطرہ محسوس کیا اور فرط غضب سے ”چہرہ تمتمٹھا“ آنکھیں نیلی ہو گئیں، خون کھولنے لگا اور منہ سے ”تکفیر و لعنت“، ”لعن و طعن“، ”سب و شتم“ کا جھاگ اس زور بہنے لگا کہ سارا کپڑا اتر ہو گیا۔ لیکن پھر بھی بعض عقل کے پورے اس سے برکت ڈھونڈنے کے خواہش مند ہیں۔ اور علمائے کرام اور عام مسلمانوں کو اسی حالت میں ایسی نکسالی و مفت رنگی گالیاں دی ہیں کہ تہذیب و شرافت بھی اپنا سر پیٹ لیتی ہیں۔ سچ ہے:

”جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہیے بکے کون اس کو روک سکتا ہے۔“

(اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۰۹)

بہ نگاہ عبرت دیکھئے اور قادیانی پیغمبر کے پیغمبرانہ اخلاق کی داد دیجئے۔

ازالہ اوہام خزانہ ج ۳ (تصنیف ۱۸۹۱ء)

- ۱..... ”اے نفسانی مولویو! اور خشک زہدو!“ (ازالہ اوہام خ ج ۳ ص ۱۰۵)
- ۲..... ”اے خشک مولویو! اور پُر بدعت زہدو!“۔ (ص ۱۵۷)
- ۳..... ”دابۃ الارض سے مراد علماء و واعظین“ (ص ۳۷۳)
- ۴..... ”سخت جاہل اور سخت نادان اور سخت نالائق وہ مسلمان ہے جو اس گورنمنٹ (انگریزی) سے کینہ رکھے“ (ص ۳۷۳)
- ۵..... ”ابن مسعود ایک معمولی انسان تھا.....
اُس نے جوش میں اگر غلطی کھائی“ (ص ۴۲۲)
- ۶..... ”بعض علمائے محض الحاد اور تحریف کی رُو سے اس جگہ توفیتی سے
مراد فحشٹی لیا ہے“ (ص ۴۲۳)

آسمانی فیصلہ خزانہ ج ۴ (تصنیف دسمبر ۱۸۹۱ء)

- ۷..... اور بٹالوی کو ایک مجنون درندہ کی طرح تکفیر اور لعنت کی جھاگ منہ
سے نکالنے کے لئے چھوڑ دیا“ (آسمانی فیصلہ ج ۴ ص ۳۲۳)
- ۸..... ”ہمارے محبوب مولوی کیسے دانا کہلا کر تعصب کی وجہ سے
نادانی میں ڈوب گئے.....
ان جلد باز مولویوں.....
جھوٹ بولنا اور نجاست کھانا ایک برابر ہے.....
ان لوگوں کو نجاست خوری کا کیوں شوق ہو گیا“۔ (ص ۳۴۱)
- ۹..... ”کیڑوں کی طرح خود ہی مرجائیں گے.....
ان گس طینت مولویوں کی“ (ص ۳۴۲)

آئینہ کمالات اسلام خزانہ ج ۵ (تصنیف ۱۸۹۳ء)

- ۱۰..... یہ علماء..... عیسائیوں کے شرکانہ خیالات کو تسلیم کر کے اور بھی ان

کے دعوے کو فروغ دے رہے ہیں“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۴۴)
 ۱۱..... شیخ بطالوی محمد حسین اور شیخ دہلوی نذیر حسین اس اعتقاد کے مخالف ہیں“

(ص ۹۰)

۱۲..... یہ لوگ (مسلمان) چھپے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 دشمن ہیں“ (ص ۱۱۱)

۱۳..... اس زمانہ کے بذات مولوی شرارتوں سے باز نہیں آتے۔“

(ص ۲۱۶ کا حاشیہ)

۱۴..... اور شغال کے طرف دم دبا کر بھاگ گیا تو وہ مندرجہ ذیل انعام
 کا مستحق ہوگا

(۱) لعنت

(۲) لعنت

(۳) لعنت

(۴) لعنت

(۵) لعنت

(۶) لعنت

(۷) لعنت

(۸) لعنت

(۹) لعنت

(۱۰) لعنت

تلك عشرة كاملة (آئینہ کمالات خ ۵ ص ۲۹۵)

۱۵..... آپ کی ان بیہودہ اور حاسدانہ باتوں سے مجھ کو کیا نقصان.....

” ایک شیطننت کی بدبو سے بھرا ہوا ہے.....“

” اے کج طبع شیخ خدا جانے تیری کس حالت میں موت ہوگی“

(ص ۳۰۱)

۱۶..... آپ اپنے سفلہ پنے سے باز نہیں آتے خدا جانے آپ کس خمیر کے ہیں

(ص ۳۰۴)

۱۷..... ”اے شیخ نامہ سیاہ.....“

اے بد قسمت انسان“ (ص ۳۰۶)

۱۸..... آپ صرف استخوان فروش ہیں اور علم اور درایت اور تقہ سے سخت

بے بہرہ اور ایک غبی اور بلیڈ آدمی ہیں“ (ص ۳۰۸)

۱۹..... نذیر حسین تو اربل عمر میں مبتلا اور بچوں کی طرح ہوش و حواس سے فارغ

تھا۔ یہ آپ ہی نے.....

اُسکے اخیر وقت اور لب بام ہونے کی حالت میں ایسی مکروہ سیاہی

اُسکے منہ پر مل دی کہ اب غالباً وہ گور میں ہی اُس سیاہی کو لیجائے گا“

(ص ۳۰۹)

۲۰..... ” ا انتم رجال ام مخنشون ایہا الجاہلون“ (ص ۳۰۲) ۱

۲۱..... ” ہر مسلمان میری کتابوں کو محبت کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور ان کے

معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے لیکن رنڈیوں و

زنا کاروں کی اولاد جن کے دلوں پر خدا نے مہر کر دی وہ مجھے قبول

نہیں کرتے“ (ترجمہ از عربی : ص ۵۳۷-۵۳۸) ۲

۲۲..... مگر آپ پر..... تکبر اور غرور اور خود پسندی کا اعتراض ہے جو اسی معلم

الملکوت کا خاصہ ہے جو آپ کا قرین دائمی ہے۔“ (ص ۵۹۸)

۱ ترجمہ: کیا تم مرد ہو یا بچے ہو اے جاہلو!

۲ اصل عربی عبارت: تلک کتب ینظر الیہا کل مسلم بعین المودۃ و المحبت و

یقینتی و یصدق دعوتی الا ذریۃ البغایا۔ ش

۲۳..... ”بٹالوی صاحب کا رئیس التکبرین ہوتا صرف میرا ہی خیال نہیں
بلکہ ایک کثیر گروہ مسلمانوں کا اسپر شہادت دے رہا ہے“ (ص ۵۹۹)
۲۴..... ایک زور کے ساتھ دروغگوئی کی نجاست اُن کے منہ سے بہ رہی ہے“
(ص ۵۹۹)

۲۵..... ”یہ بیچارہ نیم مُلا گرفتار عجب و پندار بٹالوی.....
یہ حاطب اللیل باوجود اپنے بیجا تکبر اور کذب صریح.....
اور خبث نفس سے علماء و فضلاء کا حقارت سے نام لیتا ہے“ (ص ۶۰۰)
۲۶..... ”اور حضرت بٹالوی صاحب اوّل درجہ کے کاذب اور دجال اور
رئیس التکبرین ہیں“ (ص ۶۰۱)

۲۷..... ”اے اس زمانے کے تنگ اسلام مولویو.....

” اے کوتاہ نظر مولوی ذرہ نظر کر..... (ص ۶۰۸)

۲۸..... ”اب نادان اور اندھے اور دشمن دین مولوی“ (ص ۶۰۹)

۲۹..... ”نذیر حسین خشک معلم کے پاس دہلی جائیں“ (ص ۶۱۱)

شہادت القرآن خزائن ج ۶ (تصنیف ۱۸۹۳ء)

۳۰..... ”اس زمانہ کے علماء درحقیقت یہودیوں سے مشابہ ہو گئے۔“

(شہاد القرآن ص ۳۰۵)

۳۱..... ”محسن (یعنی انگریزوں) کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار

آدمی کا کام ہے۔“ (ص ۳۸۰)

۳۲..... ”شیخ محمد حسین بٹالوی اور اسکی جماعت کے سراسر غلط اور کتاب اللہ
کے مخالف ہیں۔“

یہ نادان خون پسند ہیں اور محبت اور خیر خواہی خلق اللہ کی سرمو ان

میں نہیں۔“ (ص ۳۸۱)

.....۳۳ ”یہ نادان.....

..... خبیث نفس.....

..... دروغ گو مجرب“۔ (ص ۲۸۲)

.....۳۴ ”یہ شیخ بٹالوی.....

..... منافق اور حق پوش اور دورنگی اختیار کر نیوالا“ (ص ۳۸۳)

..... کرامات الصادقین خزائن ج ۷ (مارچ ۱۸۹۳ء)

.....۳۵ ”حضرت بٹالوی صاحب (مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی).....

..... یہ شخص بالکل جاہل اور علوم عربیہ سے بالکل بے بہرہ ہے اور

..... مع ذلک دجال اور مفتری“۔ (کرامات الصادقین ج ۷ ص ۴۵)

.....۳۶ ”ایسے متعصب اور کج دل“ (ص ۴۸)

..... ”ان ناقص الفہم مولویوں نے“ (ص ۶۲)

.....۳۷ ”میاں بٹالوی اور اُنکے ہم خیال.....“ (ص ۶۲)

..... کس قدر کاذب اور دروغ گو اور دین و دیانت سے دُور ہیں.....

..... اور ایسا ہی وہ تمام مولوی جنکے سر میں تکبر کا کیرا ہے.....

..... اس شیخ کی خیرگی اور بے حیائی.....

..... ”یہ نادان شیخ“ (ص ۶۳)

.....۳۸ ”شیخ بٹالوی علم عربیت سے بگئی بے نصیب ہے.....

..... مگر یہ بے چارہ شیخ.....“ (ص ۶۴)

..... ”اس شیخ چالباز نے“ (ص ۶۵)

.....۳۹ ”شیخ صاحب علم ادب اور تفسیر سے سراسر عاری اور کسی نامعلوم وجہ

..... سے مولوی کے نام سے مشہور ہو گئے ہیں.....“ (ص ۶۶)

..... ”ان متکبر مولویوں“ (ص ۶۷)

۴۰..... ذلک الشیخ المضل فانہ اہلک خلقاً کثیراً بغوائلہٗ۔

۱ (ص ۶۹) ۱

۴۱..... یا غول البراری ،

یا زمر شیخ مزور“ (ص ۱۵۲)

حماتۃ البشری خزائن ج ۷ (تصنیف ۱۸۹۳ء)

۴۲..... تو نے ان سے انسانیت کا لباس اتار لیا اور چار پائیوں اور درندوں اور

سانپوں کی شکل میں بدل دیا اور سفلی مخلوقات سے ملا دیا۔“ حماتۃ البشری ص ۷۲

کا حاشیہ۔ (یکلمون الناس من الاست لا من الافواہ) (خ ۳۰۸ ج ۷) ۲

نور الحق خزائن ج ۸ (تصنیف فروری ۱۸۹۴ء)

۴۳..... ”ایہا الجہلاء والسفہاء“ (نور الحق مترجم ج ۸ ص ۲۵۳) ۳

۴۴..... ”ایک شیخ ہے جو انسان کے پیرایہ سے بے بہرہ

اور برہنہ

اور ایمان و دیانت سے عاری ہے

اور اسکے پیر و اسی کے مانند ہیں جو

محض جہل اور حق سے اُسکے پیچھے ہوئے“ (ص ۴)

۴۵..... ”اس ملک کے اکثر مولوی بگڑ گئے یہاں تک کہ

اُن کے حواس بیکار اور معطل ہو گئے

اور اُنکی عقلیں مسلوب ہو گئیں

اور اُن کی دماغی قوتیں گم ہو گئیں

اور اُنکی راؤں پر تاریکی چھا گئی

۱ وہ گمراہ کرنے والا شیخ ہے جس نے بہت سے لوگوں کو اپنی گمراہی کے ذریعہ ہلاک کر دیا۔

۲ لوگوں سے وہ لوگ سرین سے بات کرتے ہیں نہ کہ منہ سے۔ ۳ اے جاہلو! اے بیوقوفو! ش

اور آنکھوں پر پردے پڑ گئے۔“ (ص ۸)

۴۶..... ہم امید رکھتے ہیں کہ سرکار انگریزی.....

اس مار سیرت کو مورد نظر عتاب فرمائیں گی جو اس کے خیر خواہوں

کو کاٹتا ہے اور سانپوں کی طرح زبان ہلاتا ہے“ (ص ۳۲)

۴۷..... ”جیسا کہ جاہل مخالف سمجھتے ہیں یا جیسا کہ بناوٹ سے جاہل بننے

والے بعض مسلمان خیال کرتے ہیں“ (ص ۶۶)

۴۸..... ”یہ شیخ بٹالوی جو صاحب اشاعت اور مفضل جماعت ہے“ (ص ۷۳)

اتمام الحجہ خزائن ج ۸ (تصنیف جون ۱۸۹۴ء)

۴۹..... ”انکی (مولوی رسل بابا امرتسری) فطرت میں یہودیونگی صفات کا

خمیر بھی موجود ہے ورنہ یہ کسی نیک بخت آدمی کا کام نہیں“

(اتمام الحجہ ج ۸ ص ۲۹۱)

۵۰..... ”افسوس کہ حضرت عیسیٰ کی زندگی ثابت کرنے کے لئے ان

خیانت پیشہ مولویونگی کہاں تک نوبت پہنچتی ہے“ (ص ۲۹۵)

۵۱..... ”یہ تو کسی داناسے ہرگز نہیں ہوگا کہ ایک نادان غبی (مولوی رسل بابا

صاحب) کی شاگردی اختیار کرے.....

افسوس کہ آجکل کے ہمارے مولویوں میں ایسی ہی بیہودہ مکاریاں

پائی جاتی ہیں“ (ص ۳۰۱)

۵۲..... ”اے بھلے مانس مولویو کیا تمہیں ایک دن موت نہیں آئے گی (ص ۲۰۲)

اے شریر مولویو.....

تمہارے نزدیک صرف چند فتنہ انگیز مولوی جو اسلام کیلئے عار ہیں

مسلمان ہیں“ (ص ۳۰۳)

۵۳..... اور یہ لوگ درحقیقت مولوی بھی تو نہیں ہیں تبھی تو ہم نے ان لوگوں

کے سرگروہ اور امام الفتن اور استاد شیخ محمد حسین بٹالوی.....
 اور زور سے کہتے ہیں کہ شیخ اور یہ تمام اُس کے ذریعات محض جاہل
 اور نادان اور علوم عربیہ سے بے خبر ہیں.....
 کیونکہ وہ چھوٹے اور کاذب اور مفتری اور جاہل اور نادان ہیں
 (ص ۳۰۳)

۵۴..... ”یہ حق کے مخالف نام کے مولوی.....

اُنکے لئے یہی ہوگا کہ خسِر الدنیا والآخرة و سواد الوجه
 فی الدارين“ (ص ۳۰۴)

۵۵..... شیخ محمد حسین بٹالوی یا ایسا ہی کوئی زہرناک مادہ والا فیصلہ کرنے
 کیلئے مقرر ہو جائے..... (ص ۳۰۵)

مگر ایسے بخیلوں سیہ دلوں کی ظالمانہ بددعا میں کیونکر اُس جناب
 میں قبول ہوں.....

گورنمنٹ ایسی کم فہم تھوڑی تھی کہ ان چالاک حاسدوں کے دھوکے
 میں آجاتی“ (ص ۳۰۶)

انوار الاسلام خزائن ج ۹ (تصنیف دسمبر ۱۸۹۴ء)

۵۶..... ”اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو

ولد الحرام بننے کا شوق ہے

اور حلال زادہ نہیں۔

پس حلال زادہ بننے کے لیے واجب یہ تھا کہ اگر وہ مجھے جھوٹا جانتا

ہے اور عیسائیوں کو غالب اور فتح یاب قرار دیتا ہے تو میری اس حجت

کو واقعی طور پر رفع کرے جو میں نے پیش کی ہے
ورنہ حرام زادہ کی یہی نشانی ہے کہ سیدھی راہ اختیار نہ کرے۔“

(انوار الاسلام ج ۹ ص ۳۱)

۵۷..... ”بعض نام کے مسلمان جن کو نیم عیسائی کہنا چاہتے“ (ص ۲۴)

۵۸..... ”اگر کوئی مولویوں میں سے کہے کہ ثابت نہیں تو اگر وہ اس بات میں
سچا اور حلال زادہ ہے تو عبد اللہ آتھم کو اس حلف پر آمادہ کرے۔“

(ص ۲۵)

۵۹..... ”مسلمان کہلا کر بے وجہ عیسائیوں کو غالب قرار دینا اور سرسرم ظلم کے

رو سے ان کا نام فتح یاب رکھنا یہ حلال زادوں کا کام نہیں“ (ص ۲۶)

۶۰..... اور بعضوں کے گلے میں ہزار لعنت کی ذلت کا رسہ پڑ گیا“ (ص ۲۵)

۶۱..... اے امرتسر کے مسلمانو مگر اسلام کے دشمنو.....

اور اے لدھیانہ کے سخت دل مولویو اور منشیو“ (ص ۲۶)

۶۲..... ”اے نادان ہندو زادہ

نام کا نو مسلم سعد اللہ نام عیسائیوں کی فتیابی ثابت کرنے کے لیے.....

اپنی فطرتی شیطنت سے ہاتھ پیر مار رہا ہے“ (ص ۲۷)

۶۳..... ”اس سے بھی عیسائیوں کی صداقت پر ایک دلیل سمجھنا صرف ایک

خباثت ہے اس سے زیادہ نہیں“ (ص ۲۸)

۶۴..... ”اے عدو اللہ جھوٹ اور افتراء سے باز آ جا“ (ص ۲۹)

۱۷۹..... پھر بھی اگر کوئی..... ہماری تکذیب کرے.....

تو بے شک وہ ولد الحلال اور نیک ذات نہیں ہوگا“ (ص ۳۱)

۶۵..... ”اور یہ بھی یاد رکھو کہ ہمیں ان کے لئے جو عیسائیوں کو غالب قرار

دیتے ہیں اور اس پیشگوئی (آتھم والی) کو جھوٹی سمجھتے ہیں دل کی آہ

سے یہ کہنا پڑا کہ اگر وہ ولد الحرام نہیں ہیں اور حلال زادہ ہیں تو اس

مضمون کو پڑھتے ہی اس فیصلہ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں (ص ۳۸)
 ۶۶..... ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے مخالفوں میں سے کون بلا توقف اس فیصلہ
 کے لئے سعی کرتا ہے

اور کون ولد الحرام بننے پر راضی ہوتا ہے۔“ (ص ۳۹)

۶۷..... ”واہ رے شیخ چلرا کے بڑے بھائی“ (ص ۴۰)

۶۸..... ”آپ کا منہ ایک مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ کالا ہو چکا ہے“ (ص ۳۹)

۶۹..... ”ہم ثابت کر چکے ہیں کہ یہ پادری ہی دجال ہیں پھر جن لوگوں نے

دجال کی ہاں کے ساتھ ہاں ملا دی یہ وہی یہودی ہیں جن کی نسبت
 صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ وہ قریب ستر ہزار کے دجال کے ساتھ
 ہو جائیں گے۔“ (ص ۴۵-۴۶)

۷۰..... مگر جواب مولویوں اور ان کے ناقص العقل چیلوں نے ان پادری

دجالوں کی ہاں کے ساتھ ہاں ملائے۔“ (ص ۵۰)

ضیاء الحق خزائن ج ۹ (تصنیف مئی ۱۸۹۵ء)

۷۱..... (رجوع کا لفظ) دونوں احتمالوں (پوشیدہ اسلام لانا یا ظاہر طور پر)
 مشتمل ہے اور ایک شق میں اس کو محصور کرنا ایسی بے ایمانی ہے جس کو
 بجز ایک خبیث النفس کے اور کوئی شریف الطبع استعمال نہیں کر سکتا“

(ضیاء الحق خزائن ج ۹ ص ۲۵۹)

۷۲..... ”تم نے چند خود غرض مولویوں کے پیچھے لگ کر ایک دینی معاملہ میں

پادریوں کی وہ حمایت کی“ (ص ۲۷۸)

۷۳..... ”اب وہ دنیا پرست مولوی جو عیسائیوں کے ساتھ ہاں میں ہاں

ملا رہے ہیں ہمیں جواب دیں کہ انہوں نے کیوں ہماری عداوت

کے لئے اپنا منہ کالا کیا.....

افسوس کہ ہمارے بعض مولویوں (اسی طرح مرقوم ہے) اور ان کے
 نالایق چیلوں نے جو نام کے مسلمان تھے اس جگہ اپنی فطری بد ذاتی
 سے بار بار حق کی تکذیب کی اور اسلام کی مخالفت میں یہ سیادل اور
 شریر مولوی عیسائیوں سے کچھ کم نہ رہے“ (ص ۲۸۵)

۷۴..... ”شیخ بٹالوی یا اس کے دوست ہندو زادہ لودھیانوی کو جو سیہ دلی سے
 عیسائیوں کے قریب قریب جا پہنچے ہیں“ (ص ۲۸۹)

۷۵..... ”ہمارے مخالف مولویوں (اسی طرح مرقوم ہے) کی ایمانداری کو
 بھی ذرہ تر ازو میں رکھ کر وزن کر لو کہ اک عیسائی کے بد یہی جھوٹ
 کوچ کر کے ظاہر کرنا۔ اور پادریوں کی ہاں کے ساتھ ہاں ملانا اور
 راسلام کا دعویٰ کر کے نصرانیت کا خامی ہونا کیا یہ نیک بختوں کا کام
 ہے۔ یا اُن کا جو آخری زمانہ کے دین فروش ہیں۔

اے شریر مولویو! اور ان کے چیلو! اور غزنی کے ناپاک سکھو! (ص ۲۹۱)
 اب بٹالوی اور لدھیانوی ہندو زادہ کچھ حیا اور شرم کو کام میں لا کر
 کہیں کہ ان کی یہ آوازیں جو عیسائیوں کی حمایت میں ہوئیں.....
 یہ سب شیطانی آوازیں ہیں یا نہیں“ (ص ۲۹۲)

۷۶..... ”اس جگہ اَبُو لَهَب سے مراد شیخ محمد حسین بٹالوی ہے“ (ص ۲۹۳)

۷۷..... ”یہ اندھے مولوی اور جاہل اخبار نویس تو دیوانے درندوں کی طرح
 اپنے ہی گھر کے مسمار کرنے کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے۔“ (ص ۲۹۶)

۷۸..... ”ان کو (عیسائیوں) نیک سمجھنا نہایت پلید طبع انسان کا کام ہے“
 (ص ۲۹۸)

۷۹..... ”افسوس کہ ہمارے بخیل طبع مولویوں کو یہ خیال نہ آیا“ (ص ۳۰۰)

- انجام آتھم، ضمیمہ انجام آتھم، خزانہ ج ۱۱ (تصنیف ۱۸۹۶ء)
- ۸۰..... ”وہ گندے اخبار نویس جو آتھم کے مؤید تھے“ (انجام آتھم ص ۵)
- ۸۱..... ”نادان بٹالوی محمد حسین اپنے پرچہ اشاعت السنہ میں ہم پر یہ اعتراض کرتا ہے“ (ص ۲۰)
- ۸۲..... ”اے بد ذات فرقہ مولویاں! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے۔ کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے۔“
- ”اے ظالم مولویو! تم پر افسوس! کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کا لانعام کو بھی پلایا“ (ص ۲۱)
- ۸۳..... ”اور نالائق مولویوں کو ذلت پر ذلت نصیب ہوئی.....“
- ”اور نفاق زدہ یہودی سیرت مولوی سخت ذلیل ہو گئے“ (ص ۲۳)
- ۸۴..... ”اس نالائق نذیر حسین اور اس کے ناسعادتمند شاگرد محمد حسین کا یہ سر اسرافتر ہے“ (ص ۳۵)
- ۸۵..... ”افسوس کہ کیوں یہ منافق مولوی خدا تعالیٰ کے احکام اور مواعید کو عزت کی نظر سے نہیں دیکھتے“ (ص ۳۹)
- ۸۶..... ”باطل پرست بٹالوی جو محمد حسین کہلاتا ہے شریک غالب اور اعداء الاعداء ہے لیکن اس ہندو زادہ (مولانا سعد اللہ صاحب) کی خباثت فطرتی..... سب سے بڑھ کر ہے“ (ص ۵۹)
- ۸۷..... ”اے مخالف مولویو! اور سجادہ نشینو!!“ (ص ۶۳)
- ۸۸..... ”مولویان خشک بہت سے حجابوں میں ہیں“ (ص ۶۹)
- ۸۹..... ”ایہا المکذوبون الغالون“ (ص ۲۲۳) ۱
- ۹۰..... ”سگان قبیلہ برماعو کو کرند“ (ص ۲۲۹) ۲

۱۔ اے غلو کرنے والے جھوٹو!

۲۔ خاندان کے کتے ہمارے اوپر کتوں کی طرح غوغو کرتے (بھونکتے) ہیں۔ ش

۹۱..... ”غوى فى البطالة لا يخاف“ (ص ۲۳۰) ۱

۹۲..... ومن المعترضين المذکورين ضال بطالوى و جار غوى

يقال له محمد حسين. وقد سبق الكل فى الكذب والمين
..... حتى قيل انه امام المستكبرين. ورئيس المعتدين

وراس الغاوين“ (ص ۲۳۱) ۲

۹۳..... ”اے شیخ احمقاں و دشمن عقل و دانش“ (ص ۲۳۱)

۹۴..... ”اعلم ايها الشيخ الضال. والد جال البطل.

فمنهم شيخك الـضال الكاذب نذير المبشرين ثم

الدهلوى عبد انحق رئيس المتصلفين

” ثم سلطان المتكبرين

”واخرهم الشيطان الاعمى. والغول الاغوى. بقال له

رشيد الجنجوهى. وهو شقى كالا مروهى ومن

الملعونين“ (ص ۲۵۱-۲۵۲) ۳

۹۵..... ”ليا حسرة علىٰ وهن اراء علما ننا الجهلاء. ان هم

الا كالعجماء والعلماء السفهاء“ (ص ۲۵۳) ۴

۱! شہر بنالہ میں ایک گمراہ ہے جو نہیں ڈرتا۔

۲ ترجمہ: اعتراض کرنے والوں میں شہر بنالہ کا ایک بوڑھا ہے اور گمراہ پڑوسی ہے جس کا نام محمد حسین ہے۔ وہ جھوٹ اور گمراہی میں سب پر سبقت لے گیا..... یہاں تک کہا گیا ہے کہ وہ تمام متکبروں کا امام ہے۔ گمراہوں اور حد سے تجاوز کرنے والوں کا سردار ہے۔

۳ یاد رکھو اے گمراہ شیخ اور دجال بطل، انہی میں سے تمہارا گمراہ، کاذب شیخ ہے جو خوشخبری دینے والوں کے لئے نذیر (ڈرانے والا) ہے پھر عبدالحق دہلوی ہے جو متصلفین کا سردار ہے۔ پھر تمام متکبروں کا بادشاہ۔ اور ان میں کاسب سے آخری، اندھا شیطان، اور گمراہ کرنے والا دیو ہے جس کا رشید احمد گنگوہی کہا جاتا ہے۔ اور وہ بھی مولانا احمد حسن امروہی کی طرح بد بخت اور ملعون ہے۔

۴ ہائے افسوس! ہمارے جاہل علماء کی بوسیدہ خیالات پر، بیشک یہ لوگ بے زبان جانوروں جیسے ہیں اور بیوقوف علماء۔ ش۔

۹۶..... واما الاخرون الذين سمو انفسهم مولويين - معہ کو نہم
من الغاوين الجاهلين

”انہم من الجاہلین۔ المعلمین (ص ۲۵۴)“^۱

۹۷..... ”بل هو كما لا نعام۔ واحد من العوام۔ والجاہلین“^۲
(ص ۲۶۵)

۹۸..... ”یہودی صفت مولوی اور اُن کے چیلے اُن کے ساتھ ہو گئے۔“
(ص ۲۸۷)

۹۹..... ”چنانچہ پلید دل مولوی اور بعض اخبار والے انہیں شیطان میں سے تھے
(ص ۲۸۸)

۱۰۰..... ”بعض بد ذات مولوی منہ سے اقرار نہ کریں“ (ص ۲۹۰)

۱۰۱..... ”مولوی لوگ جہالت اور حماقت سے اس کا انکار کریں گے“ (ص ۲۹۳)

۱۰۲..... ”اور یہ کہنا کہ اس حدیث (دارقطنی) میں بعض راویوں پر محدثین نے
جرح کیا ہے یہ قول سراسر حماقت ہے.....

”ایسے لوگ چار پائے ہیں نہ آدمی“

”پس یہ نہایت بے ایمانی اور بددیانتی ہے“ (ص ۲۹۴)

۱۰۳..... ”ایسا ہی ان بد بخت مولویوں نے علم تو پڑھا مگر عقل اب تک نزدیک
نہیں آئی.....

”علماء اور فقراء کے دل تاریک ہو گئے۔“

”مگر ہمارے وہ علماء اور فقراء جو شمس العلماء اور بدر العرفاء کہلاتے

ہیں، وہ آج تک اپنے کسوف خسوف میں گرفتار ہیں“ (ص ۲۹۵)

۱ اور بہر حال دوسرے وہ لوگ جو اپنے آپ کو مولوی کہتے ہیں، گمراہ جاہلوں میں سے ہیں.....
۲ بلکہ وہ لوگ جانوروں اور جاہل عوام میں سے ایک ہیں۔ ش

۱۰۳.....فسوس ہمارے نادان علماء اور مغرور فقراء نہیں سوچتے“ (ص ۲۹۶)

۱۰۵.....”پس یہ بے ایمانی کیسی ہے جو صریح نشانوں سے انکار کرتے ہیں“

(ص ۳۰۱)

۱۰۶.....”بعض جاہل سجادہ نشین اور فقیری اور مولویت کے شتر مرغ الہام کے

معارف کو سنتے ہی جلد بول اٹھتے ہیں کہ یہ کچھ حقیقت نہیں

”یہ جہلا کی غلطیاں ہیں کہ جو قلت تدبر سے ان کے نفس امارہ پر

محیط ہو رہی ہیں“۔ (ص ۳۰۲)

۱۰۷..... اور میں اعلان سے کہتا ہوں کہ جس قدر فقراء میں سے اس عاجز کے

مکفر یا مکذب ہیں وہ تمام اس کامل نعمت مکالمہ الہیہ سے بے نصیب

ہیں اور محض یا وہ گواور ژاژا ہیں.....

”مکذبین کے دلوں پر خدا کی لعنت ہے“۔ (ص ۳۰۳)

۱۰۸.....”نااہل مولویوں کا ظلم انتہا سے گذر گیا.....

”بعض خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیرہ اپنے اندر رکھتے ہیں.....

”مگر یہ دل کے مجذوم اور اسلام کے دشمن یہ نہیں سمجھتے.....

”دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر

ہے مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں.....

”اے مردار خور مولویو اور گندی روحوں تم پر فسوس.....

”اے اندھیرے کے کیڑو“۔ (ص ۳۰۵)

۱۰۹..... ان مولویوں کی کن سے تشبیہ دوں وہ اس بیوقوف اندھے سے

مشابہت رکھتے ہیں.....

”مگر اب تک بعض بے ایمان اور اندھے مولوی اور خبیث طبع عیسائی

اس آفتاب ظہور حق سے منکر ہیں (ص ۳۰۶)

”افسوس یہ لوگ مولوی کہلانے کا تو بہت شوق رکھتے ہیں مگر تقویٰ

”اور دیانت سے ایسے دور ہیں کہ جیسے مشرق سے مغرب.....

”اور ان کے (پادریوں) ہم سرشت مولوی اور پلید طبع بعض اخبار

والے گالیاں دیتے تھے“ (ص ۳۰۷)

.....۱۱۰ ”کیوں کہ یہ (مولانا احمد اللہ امرتسری و مولانا ثناء اللہ امرتسری و مولانا

محمد حسین بٹالوی) جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار

کھا رہے ہیں.....

” اور تمام مخالفوں کا منہ کالا ہوا.....

” اور مخالفوں اور مکذوبوں پر وہ لعنت پڑی جو اب دم نہیں مار سکتے“

(ص ۳۰۹)

.....۱۱۱ ”یہ سب مولوی جاہل ہیں.....

” اور محمد حسین اور دوسرے مخالفین کی جہالت کو ظاہر کیا.....

” اے اندھو اب سوچو!“ (ص ۳۱۰)

.....۱۱۲ ” میں نے یہ علم پا کر تمام مخالفوں کو کیا عبدالحق کا گروہ اور کیا بٹالوی کا

گروہ غرض سب کو بلند آواز سے اس بات کے لیے مدعو کیا.....

” میرے مقابل انہیں سے کوئی بھی نہ آیا اور اپنی جہالت پر جو تمام

ذلتوں کی جڑ ہے مہر لگا دی.....

” اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہئے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا

لڑکا کہاں گیا کیا اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پا گیا یا پھر رجعت

قہقری کر کے نطفہ بن گیا“ (ص ۳۱۱)

.....۱۱۳ ” اس کے (مرزا) مقامین پر صرف عبدالحق مخالفوں کی ذلت ہوئی

ہر ایک خاص عام کو یقین ہو گیا کہ لوگ صرف نام کہ مولوی ہیں گویا

یہ لوگ مر گئے عبدالحق کے مباہلہ کی نحوست نے اسکے اور رفیقوں کو بھی

ڈبودیا“ (ص ۳۱۲)

۱۱۳..... ” مگر اس کی (مولانا عبدالحق صاحب) بد بخت سے وہ دعویٰ بھی باطل نکلا اور اب تک اس کی عورت کے پیٹ میں سے ایک چوہا بھی پیدا نہیں ہوا.....

”پھر کیسے خبیث وہ لوگ ہیں جو اس مبالغہ کو بے اثر سمجھتے ہیں.....
”میں اس روز بد دعا نہیں کی کیونکہ وہ (مولانا عبدالحق صاحب غزنوی) نا سمجھ اور غبی تھا.....

”عبدالحق غزنوی نے ۳ شعبان ۱۳۱۳ھ کو اس لعنت کی سیاہی کو دھونے کیلئے جو اس کے منہ پر جم گئی ہے ایک اشتہار دیا“ (ص ۳۱۷)

۱۱۵..... ” مولویت کو بدنام کرنے والوں ذرا سوچو!“ (ص ۳۲۰)

۱۱۶..... ” عبدالحق اور عبدالبجار غزنویان وغیرہ مخالف مولویوں نے بھی وہ نجاست کھائی سوان لوگوں نے اسلام کی کچھ پرواہ نہ کی اور کچھ بھی حیا اور شرم اور تقویٰ سے کام نہ لیا؛ اسی لیے تو آنحضرت ﷺ نے ان لوگوں کا نام یہودی رکھا.....

”عبدالحق غزنوی بار بار لکھتا ہے کہ پادریوں کی فتح ہوئی، ہم اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہیں اور کیا لکھیں کہ اے بد ذات یہودی صفت پادریوں کا اس میں منہ کالا ہوا اور ساتھ ہی تیرا بھی اور پادریوں پر ایک آسمانی لعنت پڑی اور ساتھ ہی وہ لعنت تجھ کو بھی کھا گئی، اگر تو سچا ہے تو اب ہمیں دکھلا کہ آتھم کہاں ہیں، اے خبیث کب تک تو جیئے گا“۔ (ص ۳۲۹)

۱۱۷..... ”مگر اس زمانہ کے ظالم مولوی اس سے بھی منکر ہیں، خاص کر رئیس الدجالین عبدالحق غزنوی اور اس کا تمام گروہ علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ اپنے ناپاک اشتہار میں نہایت اصرار سے کہتا ہے کہ یہ

پیش گوئی بھی پوری نہیں ہوئی اے پلید و جال پیش گوئی پوری ہوگئی؛
لیکن تعصب کے غبار نے تجھ کو اندھا کر دیا“ (ص ۳۳۰)
۱۱۸..... ”ان احمقوں نے یہ معنی کس لفظ سے سمجھ لیے اے نادانو!،
”آنکھوں کے اندھو!،

۱۱۹..... ”یہ لوگ علم عربی اور عالمانہ تدبر سے بالکل بے نصیب اور بے بہرہ ہیں
یہودیوں کے لیے خدا نے اس گدھے کی مثال لکھی ہے جس پر
کتابیں لدھی ہوئی ہوں مگر یہ خالی گدھے ہیں.....
” جو شخص ایسا سمجھتا ہے وہ گدھا ہے نہ انسان“ (ص ۳۳۱)

۱۲۰..... ”اگر یہ ظالم مولوی اس قسم کا خسوف، کسوف کسی اور مدعی کے زمانہ
میں پیش کر سکتے ہیں تو پیش کریں.....

”اے اسلام کے عار مولویو! ذرا آنکھیں کھولو اور دیکھو کہ کس قدر تم نے
غلطی کی ہے، جہالت کی زندگی سے تو موت بہتر ہے“ (ص ۳۳۲)
۱۲۱..... مگر خدا تعالیٰ نے ان مولویوں کا منہ کالا کرنے کے لیے اس خسوف،

کسوف میں بھی ایک امر خارق عادت رکھا ہے“ (ص ۳۳۲)
۱۲۲..... ”پھر ایک اور اعتراض سادہ لوح عبدالحق کا یہ ہے کہ ”محدثین نے
دارقطنی کی اس حدیث کے بعض راویوں پر جرح کیا ہے، اس لیے
یہ حدیث صحیح نہیں“

”لیکن اس احمق کو سمجھنا چاہئے کہ حدیث نے اپنی سچائی کو آپ ظاہر
کر دیا ہے.....

”پس اس صورت میں جرح سے حدیث کا کچھ نقصان نہیں ہوا بلکہ
جنہوں نے جرح کیا ہے ان کی حماقت ظاہر ہوئی.....

”اے کسی جنگل کے وحشی خبر معائنہ کے برابر نہیں ہو سکتی“ (ص ۳۳۳)
۱۲۳..... ”مگر تم نے (اے عبدالحق غزنوی) حق کو چھپانے کے لئے یہ

جھوٹ کا گوہ کھایا.....

پس اے بدذات خبیث دشمن اللہ رسول کے تو نے یہ یہود یا نہ اسی لیے
کی کہ تا یہ عظیم الشان معجزا پیغمبر خدا ﷺ کا دنیا پر مخنی رہے، جابر اور عمر
و ابن شمر کا جھوٹ تو ہرگز ثابت نہیں ہوا؛ بلکہ سچ ثابت ہوا مگر تیرا جھوٹ
اے ناب کار پکڑا گیا.....

اب جو شخص ان بزرگوں کو (جابر جعفی و عمر و ابن شمر کو) جھوٹا کہے.....
وہ بدذات خود جھوٹا اور بے ایمان ہے۔“ (ص ۳۳۲)

نور: مرزا جی کی یہ بدذاتی معاذ اللہ حضرت محدثین کو جھوٹا اور بے ایمان ثابت کر
رہی ہے۔ کیونکہ دراصل ان حضرات نے جابر جعفی وغیرہ کی (جو مرزا جی کے بزرگوں میں
سے ہیں) تکذیب و تضعیف کی ہے اور عبدالحق غزنوی صاحب تو صرف ناقل ہیں۔
۱۲۴..... ”پھر یہ ایک وسوسہ عبدالحق غزنوی نے پیش کیا ہے.....“

لیکن یاد رہے کہ یہ بھی اس ناب کار کی تزویر اور تلبیس ہے“ (ص ۳۳۳)
۱۲۵..... سو چاہئے تھا کہ ہمارے نادان انجام کے منتظر رہتے اور پہلے ہی
سے اپنی بدگوہری ظاہر نہ کرتے.....

”ان بے وقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی
سے ناک کٹ جائے گی، اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منخوس چہروں
کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے۔“ (ص ۳۳۷)

۱۲۶..... یہ اعتراض کیسی ہے بے ایمانی ہے جو تعصب کی وجہ سے کیا جاتا ہے“
(ص ۳۳۸)

۱۲۷..... ”اس جگہ (الہام مرزا میں) فرعون سے مراد شیخ محمد حسین بتالوی
ہے اور ہامان سے مراد نو مسلم سعد اللہ ہے“ (ص ۳۴۰)

۱۲۸..... اب دیکھو یہ شریر مولوی کب تک اور کہاں تک انکار کریں گے۔“
(ص ۳۴۱)

- ۱۲۹..... ”فمت يا عبد الشيطان الموسوم بعبد الحق“.....^۱
- ”کمال افسوس ہے جو میں (مرزا) نے سنا ہے کہ اسلام کے بدنام کرنے والے غزنوی گروہ امرتسر میں رہتے ہیں.....
- ”یہ سیاہ دل فرقہ غزنویوں کا کس قدر شیطانی افتراؤں سے کام لے رہا ہے اے بد بخت مفتریو!.....
- نہ معلوم کہ یہ جاہل اور وحشی فرقہ اب تک کیوں شرم اور حیا سے کام نہیں لیتا.....
- ”اور پھر خدا نے پیش گوئی کے موافق آتھم کو فی النار کر کے پادریوں اور مخالف مولویوں کا منہ کالا کیا.....
- ”کیا اب تک عبدالحق کا منہ کالا نہیں ہوا کیا غزنویوں کی جماعت پر لعنت نہیں پڑی، بیشک خدا نے ان لوگوں کو ذلت کی رو سیاہی کے اندر غرق کر دیا“۔ (ص ۳۳۲)
- ۱۳۰..... ”اور غزنوی افغانوں کی جماعت جو ناپاک خیالات اور تکذیب بلا میں گرفتار ہیں.....
- ”کہ عبدالحق غزنوی اور عبد الجبار جو اپنی شرارت اور خباثت سے“ (ص ۳۳۳)
- ۱۳۱..... ”آسمانی گواہ جس سے ہمارے نابینا علماء بے خبر ہیں“ (ص ۳۳۵)
- ۱۳۲..... ”وہر یکے از ایشان مثل محمد حسین بٹالوی یا شیطان نجدی ازدیانت و دین دور بود“ (ص ۱۹۸) ۲
- ۱۳۳..... ”او میرے مخالف مولویو!“ (ص ۳۳۷)

۱ ترجمہ: اے شیطان کے بندے (حضرت مولانا) عبدالحق مرزا۔ ۲ ان (علماء) میں سے ہر ایک محمد حسین بٹالوی اور نجدی شیطان کی طرح دیانت اور دین سے دور ہے۔ ش۔

الاستفتاء خزائن ج ۱۲ (تصنیف مئی ۱۸۹۷ء)

۱۳۳..... ”ہمارے مخالف مولوی بھی جوڑو حانیت سے بے بہرہ ہیں۔“

(ضمیمہ استفتاء۔ ج ۱۲ ص ۱۰۸)

۱۳۵..... ”جاہل مولویوں اور عوام کا لانعام کو.....

اور بعض مولوی دنیا کے کُتے.....

مولوی یہودی صفت..... ان ظالموں نے.....

مخطبہ الحواس نذیر حسین“ (ص ۱۲۸)

۱۳۶..... ”بعض ظالم مولوی جیسا کہ محمد حسین بنا لوی.....

اس شیخ دشمن حق.....

کو نخوت نے اندھا کر دیا.....

یہ شخص نہایت درجہ کا مفسد اور دشمن حق ہے“ (ص ۱۲۵)

ایام الصلح خزائن ج ۱۳ (تصنیف ۱۸۹۹ء)

۱۳۷..... ”اسلام میں بھی یہودی صفت لوگوں نے یہی طریق اختیار کیا۔“

(مفہوم ایام الصلح خزائن ج ۱۳ ص ۳۲۲)

۱۳۸..... ”یہ عذر جس کو ہمارے کو تہ اندیش علماء بار بار پیش کیا کرتے ہیں۔“

(ص ۳۱۶)

۱۳۹..... ”اے زودرنج اور بد اخلاقی اور بد ظنٹی میں غرق ہونے والو!“

(ص ۳۲۰)

۱۴۰..... ”یہ اُن حاسد مولویوں کے وہ افتراء ہیں کہ جب تک کسی دل میں

ایک ذرہ بھی تقویٰ ہو ایسے افتراء نہیں کر سکتا“ (ص ۳۲۲)

۱۴۱..... ”اگر کوئی شخص صریح بے ایمانی پر ضد نہ کرے۔“ (ص ۳۲۶)

۱۴۲..... ”اے بد قسمت بد گمانو!“ (ص ۳۳۱)

جاہل مولویوں (ص ۳۵۴)

نادان علماء (ص ۳۵۵)

» ذلیل ملاؤں

پلید ملاؤں

ناپاک طبع مولویوں

پلید طبع مولوی

خدا کا اُن مولویوں پر غضب ہوگا

مولوی انسانوں سے بدتر اور پلید تر (ص ۴۱۳)

» پلید جاہلوں « (ص ۴۱۳)

تحفہ گولڑویہ خزانہ ج ۱۷ (تصنیف اگست ۱۹۰۰ء)

۱۳۳.....» مولوی کہلا کر یہ بے حیائی کی حرکات «-

(تحفہ گولڑویہ خزانہ ج ۱۷ ص ۱۹۹)

۱۳۴..... آنحضرت ﷺ کے چھپانے کیلئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی

جونہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی

جگہ تھی (مدینہ طیبہ کے یہ سب صفات ہیں معاذ اللہ) (ص ۲۰۵)

دافع البلاء خزانہ ج ۱۸ (تصنیف اپریل ۱۹۰۲ء)

۱۳۵.....» نذیر حسین دہلوی جو ظالم طبع اور تکفیر کا بانی ہے «-

(دافع البلاء خزانہ ج ۱۸ ص ۲۳۸)

الهدی والتبصرة لمن یری خزانہ ج ۱۸ (تصنیف جون ۱۹۰۲ء)

۱۳۶..... اکڑ باز حاسدوں کی طرح..... (الهدی والتبصرہ ص ۲۵۳)

اے شیخی باز..... (ص ۲۵۵)

- اپنی جگہ کھڑا رہا سفلہ دشمن“ (ص ۲۵۸)
- ۱۴۷..... ”ان شریروں کی..... آگ کے لادوٹوؤں“ (ص ۲۶۰)
- ۱۴۸..... ”جیسے کہ عادت کمینوں اور نادانوں کی اور سیرت سفلہ دشمنوں کی ہوتی ہے“ (ص ۲۶۲)
- ۱۴۹..... ”ولیسوا الا كالذئب او النمر“ (ص ۳۳۶) ۱
- نزول المسیح خزائن جلد ۱۸ (تصنیف جولائی ۱۹۰۲ء)
- ۱۵۰..... اس قدر جھوٹ کی نجاست کھائی ہے کہ کوئی نجاست خور جانور اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گا.....
- ”ان میں سے جھوٹ بولنے کا سرغنہ پیسہ اخبار کا ایڈیٹر ہے“ (ص ۳۸۶)
- ’ہمارے ظالم طبع مخالفوں نے.....‘ (ص ۳۸۷)
- ۱۵۱..... بد قسمت ایڈیٹر نے اس گندے جھوٹ سے خود اپنے تئیں پبلک کے سامنے اور نیز گورنمنٹ کے سامنے ایک دروغلو اور مفتری ثابت کر دیا“
- (ص ۳۹۰)
- ۱۵۲..... ”دروغ گو بے حیا کا منہ ایک ہی ساعت میں سیاہ ہو جاتا ہے۔“
- (ص ۴۳۰)
- ۱۵۳..... ”اس سے زیادہ کوئی دیوانہ اور پاگل نہیں ہوتا۔“ (ص ۴۳۲)
- ۱۵۴..... ”پیر مہر علی شاہ صاحب محض جھوٹ کے سہارے سے اپنی کوڑمغزی پر پردہ ڈال رہے ہیں اور وہ نہ صرف دروغ گو ہیں بلکہ سخت دروغ گوئیت.....“ (ص ۴۳۳)
- ۱۵۵..... ”اس نے جھوٹ کی نجاست کھا کر وہی نجاست پیر صاحب کے منہ میں رکھ دی“ (ص ۴۳۸)

۱۵۶..... ”مرگیا بد بخت اپنے وار سے کٹ گیا سر اپنی ہی تلوار سے
کھل گئی ساری حقیقت سیف کی کم کرو اب ناز اس مردار سے
(ص ۶۹۲)

اعجاز احمدی (ضمیمہ نزول المسیح) خزائن ج ۱۹ (تصنیف نومبر ۱۹۰۲)

۱۵۷..... ”بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ کو جن کی درایت عمدہ نہیں تھی“

(اعجاز احمدی ص ۱۲۶)

۱۵۸..... ”افسوس کہ سادہ لوح حجرہ نشین مولویوں کی نظر.....

”یہ لوگ حیوانات کی طرح ہو گئے“ (ص ۱۳۱)

۱۵۹..... ”افسوس یہ لوگ خیانت پیشہ ہیں ہم تو اب یہود کا نام لینے سے بھی

شرمندہ ہیں کیونکہ اسلام میں ہی ایسے یہودی موجود ہیں“ (ص ۱۳۶)

نور: مرزا صاحب نے اس کتاب خزائن ج ۱۹ کے ص ۱۴۹ میں مولانا ثناء اللہ صاحب
پر دس لعنت برسا کر اپنے پیغمبرانہ اخلاق کا ثبوت پیش کیا ہے۔

- ۱ لعنت
- ۲ لعنت
- ۳ لعنت
- ۴ لعنت
- ۵ لعنت
- ۶ لعنت
- ۷ لعنت
- ۸ لعنت
- ۹ لعنت
- ۱۰ لعنت

و تلک عشرة کامله (ص ۱۴۹)

۱۶۰..... ”پھر بہت کوشش کے بعد ایک بھیڑے کو لائے اور مراد ہماری اس

سے ثناء اللہ ہے“ (ص ۱۵۱)

۱۶۱..... ایک غول (مولانا ثناء اللہ) کے وعظ سے وہ پلنگ کی طرح ہو گئے

ثناء اللہ جو ہواؤ ہوس کا بیٹا تھا..... (ص ۱۵۴)

” حالانکہ ثناء اللہ کو علم اور ہدایت سے ذرہ مس نہیں

پس تعجب ہے اس مچھر پر کہ کر گس بننا چاہتا ہے“ (ص ۱۵۵)

۱۶۲..... ” فریبی کیا تجھے جھوٹ کا دودھ پلایا گیا ہے

اے ثناء اللہ تو جھوٹ بولنا چھوڑ دے“ (ص ۱۶۳، ۱۶۴)

۱۶۳..... ”کیا تو حق سے محمد حسین کو عالم سمجھتا ہے اور اس کے ہاتھ میں

مٹی سیاہ اور گندہ پانی ہے.....

اے اغواء کرنے والے محمد حسین“۔ (ص ۱۶۹)

۱۶۴..... ” مجھے ایک کتاب کذاب کی طرف سے پہنچی ہے

وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن

میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت۔

تو ملعون کے سبب سے ملعون ہو گئی“۔ (ص ۱۸۸)

۱۶۵..... اس فرومایہ نے، یا شیخ الضلالة.....

اے دیو تو نے بدبختی کی وجہ سے جھوٹ بولا“ (ص ۱۸۹)

۱۶۶..... ” میں تجھے اور غدار زمانہ ثناء اللہ کو دکھلاؤں گا“ (ص ۱۹۰)

۱۶۷..... ”اے جنگلوں کے غول تجھ پر ویل“ (ص ۱۹۳)

۱۶۸..... ”اے عورتوں کے عار ثناء اللہ“ (ص ۱۹۶)

مواہب الرحمن خزائن ج ۱۹ (۱۹۰۳ء)

۱۶۹..... چوں ایں دجال (مولانا ثناء اللہ) بہ قادیان آمد۔

(مواہب الرحمن ص ۳۲۹)

۱۷۰..... تمیذ انم سبب او مگر جہل تو وغبادت تو و کمینگی تو اے نادان“ (ص ۳۵۱)
 ۱۷۱..... اے غبی.....

”ہچو گرگ قبل فہیدن کلام جست کردی“ (ص ۳۵۲)

۱۷۲..... ”اے مسکین.....

”نیستی مگر ہچو جنین.....

”ایہا الغوی“ (ص ۳۵۹) ۱

تذکرۃ الشہادتین خزانہ ج ۲۰ (تصنیف ۱۹۰۳ء)

۱۷۳..... کہ بادعویٰ من آنقدر دلائل موجود است کہ بغیر از مردک بے حیا
 و بے شرم حدرازاں گریز نیست“ (تذکرہ الشہادتین ص ۴۰) ۲

چشمہ مسیحی خزانہ ج ۲۰ (تصنیف مارچ ۱۹۰۶ء)

۱۷۴..... ”نادان مولویوں نے“ (چشمہ مسیحی خزانہ ج ۲۰ ص ۳۳۶)

۱۷۵..... ”اے نادانو! اور آنکھوں کے اندھو!“ (ص ۳۸۹)

کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم خزانہ ج ۲۱ (تصنیف ۱۹۰۵ء)

۱۷۶..... اے ازھے صاحب۔ (براہین احمدیہ پنجم خزانہ ج ۲۱ ص ۱۶۶)

اے متعصب ناان۔

اے ظالم معترض“ (ص ۱۸۲)

۱۷۷..... ”اس دلیری اور شوخی اور منہ زوری“ (ص ۲۶۷)

”مولوی صاحب (مولانا محمد حسین بٹالوی) آج آپ نے تحریف

کرنے میں یہودیوں کے بھی کان کاٹے“ (ص ۲۷۲)

۱۔ ترجمہ: لومڑی کی طرح بات سمجھنے سے پہلے ہی کود پڑے۔ اے مسکین، تو تو ایسا ہے جیسے کہ ماں کے
 پیٹ کا جنین بچہ۔ ش۔ ۲۔ ترجمہ از مرزا: میرے دعوے کے ساتھ اس قدر دلائل ہیں کہ کوئی انسان نہ ایمان
 نہ ہو تو اس کے لئے اس سے چارہ نہیں ہے۔ (اردو تذکرۃ الشہادتین خزانہ ج ۲۰ ص ۴۰) ش۔

۱۷۸.....” اے مفتری نابکار!۔

اے سخت دل ظالم!

تجھے مولوی کہلا کر شرم نہ آئی۔“ (ص ۲۷۵)

۱۷۹.....” مولوی کہلا کر یہ افتراء اور یہ تحریف اور یہ خیانت اور یہ جھوٹ اور

یہ دلیری اور یہ شوخی“ (ص ۲۷۸)

۱۸۰.....” بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا“ (ص ۲۸۵)

۱۸۱.....” بعض خشک ملاؤں کو۔ (ص ۳۱۰)

” ایسے لوگ سراسر دنیا کے کیڑے ہو گئے۔

” یہ نادان نہیں جانتے“ (ص ۳۱۱)

۱۸۲.....” اے بد بخت اور بد قسمت قوم!۔

اے ست ایمانو!

اور دلوں کے اندھو!۔ (ص ۳۱۲)

اے نادان قوم!“ (ص ۳۱۳)

۱۸۳.....” اے لاف و گزاف کے بیٹے! تو کیسا غبی ہے“ (ص ۳۱۷)

۱۸۴.....” میں (مرزا) شیر ہوں اور گدھوں کی آواز سے نہیں ڈرتا (ص ۳۲۰)

” جاہلوں کا منہ بگڑ گیا مارے غصہ کے جب ان کو حضرت عیسیٰ کے

مرنے کی خبر دی گئی۔“ (ص ۳۲۱)

۱۸۵.....” اے دیوانے اس بیہودہ کوشش کو جانے دے۔ (ص ۳۲۳)

” پس تجھ سے زیادہ بد بخت اور کون ہوگا“ (ص ۳۲۵)

۱۸۶.....” کیا تو صبح کو اتو کی طرح اندھا ہو جاتا ہے.....

” اور تو کیا چیز ہے صرف ایک کیڑا اے دروغ آراستہ کرنے والے“

(ص ۳۳۲)

- حقیقۃ الوحی و تتمہ حقیقۃ الوحی، خزائن ج ۲۲ (تصنیف ۱۹۰۷ء)
- ۱۸۷..... کیسی بدذاتی اور بد معاشی اور بے ایمانی ہے“ (حقیقۃ الوحی ص ۲۲۲)
- ۱۸۸..... ”اں الہام میں خدا تعالیٰ نے دو مولویوں کو جو تکفیر کے بانی تھے فرعون اور ہامان قرار دیا“ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۳۶۷)
- ۱۸۹..... ”اس جگہ قاموس وغیرہ کا اتر کے معنی کے بارے میں حوالہ دینا صرف بیہودہ گوئی اور حماقت ہے“ (ص ۴۳۷)
- ۱۹۰..... ”لیئموں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ
 ایک شیطان ملعون ہے،
 سفیہوں کا نطفہ
 بدگو ہے اور خبیث
 اور مفسد جھوٹ کو طمع کرنے والا
 منحوس ہے
 جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے.....
 تیرا نفس ایک خبیث گھوڑا ہے،
 اے حرامی لڑکے“ - (ص ۴۳۶، ۴۳۵)
- ۱۹۱..... ”ایسا شخص بڑا خبیث اور پلید اور بدذات ہوگا“ (ص ۵۳۳)
- ۱۹۲..... ”اسی پر (الہی بخش پر) اس کی لعنت کی پڑی مار.....
 عجب نادان ہے وہ مغرور و گمراہ“ (ص ۵۵۱)
- ۱۹۳..... ”بعض شریک زاب کہتے ہیں“ (ص ۶۵۶)
- ۱۹۴..... ”دشمنوں کے منہ پر طمانچہ مارے ہیں
 مگر عجیب بیجا منہ ہیں کہ اس قدر طمانچہ کھا کر پھر سامنے آتے ہیں۔“
 (ص ۵۸۷)

۱۹۵..... ”اس بد قسمت مولوی.....“ - (ص ۵۹۸)

۱۹۶..... قاضی ظفر الدین جو نہایت درجہ اپنی طینت میں خمیر انکار اور تعصب اور خود بینی رکھتا تھا“ (ص ۶۰۴)

چشمہ معرفت خزائن ج ۲۳ (۷-۱۹۰۸)

۱۹۷..... نہایت کینہ ور اور گندہ زبان شخص سعد اللہ نام لودھیانہ کارہنے والا“
(چشمہ معرفت خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۶)

(تبلیغ رسالت) مجموعہ اشتہارات جلد ۱

۱۹۸..... ” واضح ہو کہ بعض مخالف ناخدا ترس جن کے دلوں کو زنگ تعصب و بخل نے سیاہ کر رکھا ہے۔ ہمارے اشتہار..... کو یہودیوں کی طرح محرف و مبدل کر کے اور کچھ کے کچھ معنے بنا کر کے سادہ لوح لوگوں کو سناتے ہیں اور نیز اپنی طرف سے اشتہارات شائع کرتے ہیں.....
لیکن ساتھ ہی ہم افسوس بھی کرتے ہیں کہ

ان بے عزتوں

اور دیوثوں کو

باعث سخت درجہ کے کینہ اور بخل

اور تعصب کے اب کسی کی لعنت ملامت کا بھی کچھ خوف اور اندیشہ
نہیں رہا

اور جو شرم اور حیا اور خدا ترسی لازمہ انسانیت ہے۔ وہ سب نیک
خصلتیں ایسی ان کی سرشت سے اٹھ گئی ہیں کہ گویا خدا تعالیٰ نے
ان میں وہ پیدا ہی نہیں کیں“

(تبلیغ رسالت، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۲۵)

(تبلیغ رسالت) مجموعہ اشتہارات ج ۲

۱۹۹..... ”اے (مولانا سعد اللہ) احمق دل کے اندھے دجال تو تو ہی ہے،

دجال تیرا ہی نام ثابت ہوا.....

آخر اے مُردار دیکھے گا کہ تیرا کیا انجام ہوگا

اے عدو اللہ تو مجھ سے نہیں بلکہ خدا سے لڑ رہا ہے۔“

(اشتہار انعامی تین ہزار مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۷۸)

۲۰۰..... اے بے ایمانو،

نیم عیسائیو

دجال کے ہمراہیو

اہللام کے دشمنو.....

عیسائیوں کی فتح کیا ہوئی۔ کیا تمہاری ایسی تیمی ہے۔“

(اشتہاری انعامی تین ہزار حاشیہ ج ۲ ص ۶۹-۷۰)

۲۰۱..... اے ہماری قوم کے اندھو

نیم عیسائیو

کیا تم نے نہیں سمجھا کہ کس کی فتح ہوئی۔“

(اشتہار انعامی چار ہزار ج ۲ ص ۱۰۵)

۲۰۲..... ہزار لعنت کا رسہ ہمیشہ کے لیے تمام ان پادریوں، کے گلے میں پڑ گیا“

(اشتہار انعامی ۳ ہزار مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۷۷)

۲۰۳..... پس اس کھلی کھلی اور فاش شکست سے (آہتم کے متعلق) انکار

کرنا نہ صرف حماقت

بلکہ پر لے درجہ کی بے ایمانی اور ہٹ دھری ہے“

(اشتہار انعامی تین ہزار مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۷۶)

۲۰۴..... ورنہ یونہی اسلامی بحث پر (آہقم والی پیشگوئی) مخالفانہ حملہ کرنا

اور زبان سے مسلمان کہلانا

کسی ولد الحلال کا کام نہیں۔

مگر میاں سعد اللہ صاحب نے.....

اپنے پر دانستہ وہ لقب لے لیا جسکو کوئی نیک طینت لے نہیں سکتا.....

اے احمق

تیری کیوں عقل ماری گئی“ (اشتہار مذکور ص ۲ ج ۲ ص ۸۰)

عیسائیوں کو گالیاں

ازالہ اوہام خزائن ج ۳

۲۰۵..... ”پادریوں کی مانند کوئی اب تک دجال پیدا نہیں ہوا“

(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۳۶۲)

آئینہ کمالات اسلام خزائن ج ۵

۲۰۶..... ”نالائق متعصب عیسائی“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۴۳)

نور الحق خزائن ج ۸

۲۰۷..... ”اس زمانہ کے پادری دجال کذاب ہیں“ (نور الحق ج ۸ ص ۸۲)

۲۰۸..... ”نصاری کے علماء در حقیقت دجال اور مفسد ہیں“ (۸ ص ۸۳)

۲۰۹..... اور اندر انکا گدھے کے پیٹ کی طرح تقویٰ سے خالی.....

میں ایک خیس ابن خیس جاہل کو دیکھتا ہوں..... (ص ۸۷)

اے بخیل بدخلق اور حریص.....

تو اس طرح زبان ہلاتا ہے جیسے سانپ

اور کیمینوں اور سفلوں کی طرح بکواس کرتا ہے“ (ص ۸۸)

- ۲۱۰..... ”الواشی الضال الذی ینوم بنعاس الضلال..... ۱
یہ شخص احمق اور نادان اور سفیہ اور جلد باز ہے۔“ (ص ۹۶)
- ۲۱۱..... ”اُن میں سے ایک خبیث مُفسد بدگودشنام وہ ہے“ (ص ۱۲۰)
- ۲۱۲..... اے گمراہی اور حرص کے جنگل کے شیطان.....
اے دروغگو جنگجو“ (ص ۱۲۰)
- ۲۱۳..... ”حرص کی وجہ سے مکار اور فریبی ہیں“ (ص ۱۲۳)
- ۲۱۴..... ”ان کے دل ایسے سیاہ ہیں جیسے کوئے کے پر“ (مخلصا ص ۱۲۷)
- ۲۱۵..... ”فتنہ انگیز معترض.....
شرابیوں کی طرح بکواس کر رہا ہے“ (ص ۱۳۲)
- ۲۱۶..... ”ایہا الجہول والغبی المذول۔ (ص ۱۳۳) ۲
”بخیل خیانت پیشہ“ (ص ۱۳۷)
- ۲۱۷..... ”اے غمی اور سفلیہ نادان۔ (ص ۱۳۹)
- ”تُو چار پاؤں کی طرح چُپ ہو گیا“ (ص ۱۵۱)
- ۲۱۸..... ”اسی کتاب کے ص ۱۱۸ تا ۱۲۲۔ میں ایک ہزار لعنتیں شمار کر کے لکھی
ہیں اور اپنی تہذیب کا ثبوت پیش کیا ہے۔
- ۲۱۹..... ”ہر ایک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتوں اور دجال کی
نسل میں سے نہیں ہیں“ (ص ۱۶۳)

انوار الاسلام خزائن ج ۹

- ۲۲۰..... ”اور اگر وہ ایسا نہ کر سکیں تو پھر ثابت ہوگا کہ وہ جھوٹ اور افتراء
سے اپنے تئیں مولوی نام رکھتے ہیں
اور درحقیقت جاہل اور نادان ہیں

اور نیز اس صورت میں وہ ہزار لعنت بھی ان پر پڑے گی“

(انوار الاسلام خزائن ج ۹ ص ۹)

۲۲۱..... ”دیا یہی وہ تمام ذلت اور رسوائی ان نادان پادریوں کے حصہ میں

آئی اور آئندہ کسی آگے منہ دکھانے کے قابل نہ رہے“ (ص ۹)

۲۲۲..... ”اور خدا تعالیٰ نے اس کو اس غم میں ایک سودائی کی طرح پایا.....

ورنہ ایسے شخص کا نام بجز نادان متعصب کے اور کیا رکھ سکتے ہیں“ (ص ۱۰)

۲۲۳..... ”میں ایسے لوگوں کو مطلع کرتا ہوں کہ یہ تو فتح ہے اور کامل فتح اور

اس سے کوئی انکار نہیں کرے گا۔ مگر خبیث القلب“ (ص ۲۳)

۲۲۴..... ”اے نادانو اور اندھو۔“ (۲۳)

۲۲۵..... ”کیا پادری عماد الدین کے گلے میں ہزار لعنت کا رتہ نہیں پڑا.....

پیشک وہ نہایت ذلیل ہو اور اس کا کچھ باقی نہ رہا اور اس کی علمی

آبرو و نجاست کے بودار گڑھے میں جا پڑی اگر وہ باغیرت آدمی ہوتا

تو اس ذلت کی وجہ سے کچھ کھاپی کر مارتا“ (ص ۳۲)

ضیاء الحق خزائن ج ۹

۲۲۶..... ”نادان پادریوں کی تمام یادہ گوئی آتھم کی گردن پر ہے“

(ضیاء الحق ص ۹ ص ۲۶۹)

۲۲۷..... اس مٹکار دنیا پرست نے یہ جھوٹ محض اس لئے باندھا ہے۔“

(ضیاء الحق ج ۹ ص ۲۹۶)

۲۲۸..... ”ناحق ایک بد ذات عیسائی نے اس بیچارے کے اہل و عیال اور

دوستوں کو مصیبت میں ڈالا۔“ (ضیاء الحق ج ۹ ص ۳۰۰)

آریہ دھرم خزائن ج ۱۰ (تصنیف ۱۸۹۵ء)

۲۲۹..... ”ہاں بعض بد ذات پادری جو اپنی فطرتی تعصب کے ساتھ

جہالت کو بھی جمع رکھتے تھے۔“ (آریہ دھرم ج ۱۰ ص ۴۶)

ضمیمہ انجام آتھم خزائن ج ۱۱

۲۳۰..... ”یہ مردہ پرست لوگ کیسے جاہل اور خبیث طینت ہیں“

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۹۲)

۲۳۱..... ”اس مردار اور خبیث فرقہ جو مردہ پرست ہے“ (ص ۲۹۳)

۲۳۲..... ”چنانچہ اسی پلید نالائق فتح مسیح نے“ (ص ۲۹۲)

۲۳۳..... اور خبیث طبع عیسائی اس آفتاب ظہور حق (پیشگوئی آتھم) سے منکر ہیں.....

”اور ناپاک فرقہ نصرانیوں کا طوائف کی طرح کوچوں اور بازاروں

میں ناچتے پھرتے تھے“ (ص ۳۰۶ تا ۳۰۷)

۲۳۴..... ایک پلید ذریت شیطان فتح مسیح.....

”پس اسی طرح اگر اندھے پادریوں نے یا ایک چشم مولویوں نے آتھم

کے مقدمہ کی حقیقت اچھی طرح نہ سمجھا اور بدزبانی کی تو اس غلط فہمی

کی واقعی ذلت انہیں کو پہنچی اور اس خطا کی سیاہی انہیں کے منہ پر لگی

اور سچائی کے چھوڑنے کی لعنت انہیں پر برسی.....

”پس آتھم کی نسبت جس قدر پلیدوں اور نابکاروں نے خوشیاں کیں۔

اب وہی خوشیاں ندامت اور حسرت کا رنگ پکڑ گئیں.....

اے اندھو! میں کب تک تمہیں بار بار بتلاؤنگا“ (ص ۳۰۸)

۲۳۵..... ”اس پیشگوئی (آتھم والی) کی تکذیب میں پادریوں نے جھوٹ کی

نجاست کھائی“ (ص ۳۲۹)

۲۳۶..... ”اے نادانو! تمہیں مردہ پرستی میں کیا مزہ ہے؟.....

ذرا آؤ! ہاں! لعنت ہے تم پر اگر نہ آؤ۔ اور اُس سڑے گلے مردہ کا

میرے خدا کے ساتھ مقابلہ نہ کرو“ (ص ۳۲۶)

۲۳۷..... ”نادان پادریوں کی تمام یادہ گوئی آتھم کی گردن پر ہے“ (ص ۲)

۲۳۸..... ”اس عیسائی قوم میں سخت بدذات اور شریر پیدا ہوتے ہیں اور
بھیڑیوں کے لباس میں اپنے تئیں ظاہر کرتے ہیں اور اصل میں
شریر بھیڑیے ہوتے ہیں“ (ص ۹)

۲۳۹..... نالائق آتھم.....

”خدا کی لعنت کا مارا“

بہت سا جھوٹ بولکر بھی آخر موت سے بچ نہ سکا،، (ص ۱۴)

۲۴۰..... ”قوم کے خناسوں کا اثر ان (آتھم) پر پڑا اور دل سخت ہو گیا“

(ص ۱۷)

۲۴۱..... ”عیسائی لوگ جھوٹ بولنے میں سخت بیباک اور بے شرم ہیں“

(ص ۱۸)

۲۴۲..... لیکن وہ (آتھم) ان بد بخت جھوٹوں کی طرح چپ رہا“ (ص ۲۸)

۲۴۳..... ”بعض پلید فطرت پادریوں نے“

۲۴۴..... ”پادریوں کے سوا اور کوئی دجال اکبر نہیں ہے۔“ (ص ۴۷)

۲۴۵..... ”دجال فریبہ آتھم بد اطوار در باویہ ہلاک کنندہ افتاد“ (ص ۲۰۴) ۱

۲۴۶..... ”آں دجال کمینہ رایا دکن کہ ہیزم آتش آتھم مفسد است“ (ص ۲۰۶) ۲

چشمہ مسیحی خزائن ج ۲۰

۲۴۷..... ”ان رسیوں کے سانپوں کا نام و نشان نہیں رہے گا۔“

(چشمہ مسیحی ص ۲۰ ج ۲۰ ص ۳۳۹)

حقیقت الوحی خزائن ج ۲۲

۲۴۸..... ”وہ دجال جس سے ڈرایا گیا ہے وہ آخری زمانہ کے گمراہ پادری ہیں“

(ہقیقۃ الوحی ج ۲۲ ص ۳۲۳ کا حاشیہ)

۱۔ ترجمہ: مونا دجال بد کردار آتھم ہلاک کرنے والی ہادیہ (عذاب) میں گر پڑا۔

۲۔ ترجمہ: اس کمینہ دجال کو یاد کرو، کہ اُس آتھم کے آگ کی لکڑی فساد ہے۔ ش۔

۲۳۹..... ”یہ دجالی فتنہ جس سے مراد آخری زمانہ کے ضلالت پیشہ پادریوں کے منصوبے ہیں“ (ہقیقۃ الوحی ج ۲۲ ص ۳۲۳ کا حاشیہ)

چشمہ معرفت خزائن ج ۲۳

۲۵۰..... ”یہ دونوں صفات یا جوج ماجوج اور دجال ہونے کے یورپین قوموں میں موجود ہیں“ (چشمہ معرفت ج ۲۳ ص ۸۶)

۲۵۱..... ”اندھے پادریوں اور نادان فلسفیوں اور جاہل آریوں نے“ (چشمہ معرفت ج ۲۳ ص ۳۳۷ کا حاشیہ)

آریوں اور ہندوؤں کو گالیاں

آریہ دھرم خزائن ج ۱۰

۲۵۲..... ”چوروں اور خیانت پیشہ لوگوں“ (آریہ دھرم ج ۱۰ ص ۱۲)

۲۵۳..... ”ایسے سفلہ پن کے گندے الفاظ منہ پر لا کر پھر ہمارے اشتہار

پر رد کیا لکھا“۔ (آریہ دھرم ص ۲۵)

۲۵۴..... ”مہاراج شریر النفس بولے، (ص ۳۱)

شریر پنڈت“۔ (آریہ دھرم ص ۳۲)

۲۵۵..... ”یہ کمینہ طبع لوگ نکتہ چینی کے لئے تو حریص تھے ہی اس پر

چند شریر اور نادان عیسائیوں کی کتابیں اُن کو بل گئیں اور

شیطانی جوش نے یہ تلقین دی کہ یہ سب سچ ہے لہذا

اس روسیاء ہی اور ندامت کا انہوں نے بھی حصہ لیا

جواب نادان پادریوں کے منہ پر نمایاں ہے“ (آریہ دھرم ص ۴۷)

۲۵۶..... ”ورنہ بے ایمان اور خیانت پیشہ ہے“۔ (آریہ دھرم ص ۶۲)

۲۵۷..... ”اے نادان آریو کسی کو میں پڑ کر ڈوب مرد“ (آریہ دھرم ص ۶۲)

۲۵۸..... ”لیکھرام کی طبیعت میں افترا اور جھوٹ کا مادہ بہت تھا“

(استفتاء ص ۱۲ ص ۱۱۵)

ست بچن خزانہ ج ۱۰ (تصنیف ۱۸۹۵ء)

۲۵۹..... ”یہ تالاق ہندو وہی شخص ہے۔ جس نے اپنے پنڈت ہونے کی

شیخی مار کر باوا صاحب کو نادان اور گنوار کے لفظ سے یاد کیا ہے.....

یہ کیسی ناپاکی طینت ہے کہ پاک دل لوگوں کو جھٹ زبان پھاڑ کر برا

کہہ دیا جائے..... لہذا کوئی نیک طینت انسان اس کو اچھا نہیں کہتا“

(ست بچن ج ۱۰ ص ۱۱۸)

۲۶۰..... ”وہ نعوذ باللہ دیانند کی طرح جہالت اور بخل کی تاریکی میں مبتلا

نہ تھے۔“ (ست بچن ص ۱۱۹)

۲۶۱..... ”در حقیقت یہ شخص (دیانند) سخت دل سیاہ اور نیک لوگوں کا دشمن تھا

اس ناحق شناس اور ظالم پنڈت نے۔“ (ست بچن ص ۱۲۰)

۲۶۲..... ”اسی نادان پنڈت کی اشتعال دہی کی وجہ سے یہ حق رکھتا ہے

یہ خشک دماغ پنڈت بکلی بے نصیب اور بے بہرہ تھا.....

وہ نہایت ہی موٹی سمجھ کا آدمی اور باہمہ ادل درجہ کا متکبر بھی تھا۔“

(ص ۱۲۱)

۲۶۳..... ”مگر دیانند نے نہ چاہا کہ اس پلید چولے بخل اور تعصب کو اپنے

بدن پر سے دفع کرے۔ اس لیے پاک چولا اُس کو نہ ملا اور سچے

گیان اور سچی ودیا سے بے نصیب گیا.....

یہ موقع ایسے پنڈت کو کہاں مل سکتا تھا جو ناحق کے تعصب اور فطرتی

غباوت میں غرق تھا.....

اور اس سے باوا صاحب کی جہالت ثابت کرنا نہایت سفلہ پن کا

خیال ہے.....

کہ اس زور و رنج پنڈت نے ایک ادنیٰ لفظی تغیر پر اس قدر احمقانہ
جوش دکھلایا، (ست بجن ص ۱۲۴)

۲۶۴..... ”وہ خود ایسے موٹے خیالات اور غلطیوں میں گرفتار تھا کہ دیہات
کے گنوار بھی اس سے بہ مشکل سبقت لے جاسکتے تھے“ (ص ۱۲۵)

۲۶۵..... شریرا انسانوں کا طریق ہے کہ جو کرنے کے وقت پہلے ایک تعریف کا
لفظ لے آتے ہیں گویا وہ منصف مزاج ہیں“ (حاشیہ ست بجن ص ۱۲۵)

۲۶۶..... ”لیکن دیاندا ایسے زمانے میں بھی تاجینارہا جبکہ انگلستان اور جرمن
وغیرہ میں ویدوں کے ترجمے ہو چکے تھے“۔ (ست بجن ص ۱۳۱)

۲۶۷..... ”نالائق آریو!“ (ست بجن ج ۱۰ ص ۱۶۱)

ضمیمہ نزول المسیح ج ۱۸ (۱۹۰۲ء)

۲۶۸..... ”کیا قادیان کے احمق اور جاہل اور کمینہ طبع بعض آریہ۔“
(نزول المسیح خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۷)

۲۶۹..... ”ان لوگوں (آریوں) کے نزدیک مٹھوٹ بولنا شیر مادر ہے
شیاطین ہیں نہ انسان“ (نزول المسیح ج ۱۸ ص ۳۸۹)

حقیقت الوحی خ ج ۲۲

۲۷۰..... ”اللا اے دشمن نادان و بے راہ“ (ہیقہ الوحی خ ج ۲۲ ص ۳۰۱)

۲۷۱..... ”پس اے قادیان کے آریو.....“

اے بیخوف اور سخت دل قوم..... (تمہ ہیقہ الوحی ج ۲۲ ص ۵۹۴)

وہ اوّل درجہ کا خبیث فطرت اور ناپاک طبع ہوتا ہے“ (ص ۵۹۵)

چشمہ معرفت خ ج ۲۳

۲۷۲..... ”سفلہ طبع لیکھرام، (چشمہ معرفت خ ج ۲۳ ص ۱۰)

افسوس کہ یہ بے باکی اور بدگوئی کا تخم بد قسمت دیاندا اس ملک میں لایا

..... لیکھرام پشاوری جو محض نادان اور ابلہ تھا“ (پشمہ معرفت ۱۱)

۲۷۳..... ”اس قسم کی شوخ چٹھی اور بدزبانی اور بے باکی خاص آریوں کے

حصہ میں ہے۔“ (چشمہ معرفت ص ۱۳)

نور: مرزا صاحب کے ”وہان مبارک“ کی نکلی ہوئی ”گندگیوں و گالیوں“ کو بلحاظ حروف تہجی نہ صرف ضیافت طبع کے لیے بلکہ عبرت آموزی کے لیے پیش کرتا ہوں۔ تاکہ ناظرین عبرت کی نگاہوں سے ملاحظہ کریں کہ یہ ”گل افشائیاں“ و ”اخلاقی پھل جھڑیاں“ اس شخص کے منہ سے برآمد ہوئی ہے جو بقول خود رسول بھی تھا“ و اخلاقی دیوتا بھی“ اور کہنے کے لیے ”رحمة للعالمین“ بھی تھا اور افضل الانبیاء بھی۔ اور نام کے لیے سب کچھ بھی تھا حقیقت میں کچھ بھی نہیں۔ اور ذرا غور سے دیکھیں کہ اس نومولود نبی کے ”دہن“ سے شیریں کلامی کا تار نکل رہا ہے یا غلاظت کا جھاگ۔ اس پر طرہ یہ ہے کہ مرزا صاحب تہذیب و اخلاق کا پیکر بھی ہیں اور صبر و تحمل کے مجسمہ بھی۔

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے۔

اور جس قدر نمبر عبارت مرزا کے شروع میں لکھے گئے ہیں، وہی نمبر ہر ایک گالی پر لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ ناظرین کو تلاش حوالہ میں سہولت ہو جائے اور یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں گالی مرزا صاحب کی فلاں کتاب میں موجود ہے۔ مثلاً اگر آپ کو یہ معلوم کرنا ہے کہ ردیف الف کی یہ گالی ”اے مردار خور مولویو“ جس پر نمبر ۱۶ لکھا ہوا ہے، مرزا صاحب کی کس کتاب میں ہے تو جس عبارت مرزا کے شروع میں ۱۶، لکھا ہوا ہے اس کو نکال کر کتاب کا نام و صفحہ معلوم کر لیجئے۔

۱۔ اب نمبر شمار کے ساتھ، کتاب کا نام اور قدیم و جدید صفحات، ہر گالی کے آگے درج کر دیئے گئے ہیں

ملاحظہ فرمائیے جدید ترتیب۔ ش

۳۲۰	خزائن ج ۱۴ ص ۸۴	ایام الصلح ص ۸۴	اے زوردرنج	۱
۳۲۲	خزائن ج ۱۴ ص ۸۶	ایام الصلح ص ۸۶	ان حاسد مولویوں	۲
۳۲۱	خزائن ج ۱۴ ص ۱۰۳	ایام الصلح ص ۱۰۳	اے بد قسمت بدگمانو	۳
۳۰۵	خزائن ج ۱۱ ص ۲۱	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱	اے مردار خور مولویو	۴
۳۰۵	خزائن ج ۱۱ ص ۲۱	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱	اندھیرے کے کیڑو	۵
۳۰۶	خزائن ج ۱۱ ص ۲۲	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۲	اندھے مولوی	۶
۳۱۰	خزائن ج ۱۱ ص ۲۶	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۶	اے اندھو	۷
۳۲۹	خزائن ج ۱۱ ص ۴۵	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۵	اے بد ذات	۸
۳۲۹	خزائن ج ۱۱ ص ۴۵	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۵	اے خبیث	۹
۳۳۰	خزائن ج ۱۱ ص ۴۶	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	اے پلید دجال	۱۰
۳۳۰	خزائن ج ۱۱ ص ۴۶	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	ان احمقوں	۱۱
۳۳۰	خزائن ج ۱۱ ص ۴۶	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	اے نادانوں	۱۲
۳۳۰	خزائن ج ۱۱ ص ۴۶	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	آنکھوں کے اندھو	۱۳
۳۳۲	خزائن ج ۱۱ ص ۴۸	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۸	اسلام کے عار مولویو	۱۴
۳۳۳	خزائن ج ۱۱ ص ۴۹	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۹	احق	۱۵
۳۳۴	خزائن ج ۱۱ ص ۵۰	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰	اے ناب کار	۱۶
۳۴۷	خزائن ج ۱۱ ص ۶۳	ضمیمہ انجام آتھم ص ۶۳	ادو میرے مخالف مولویو	۱۷
۲۱	خزائن ج ۱۱ ص ۱	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۱	اے بد ذات فرقہ مولویان	۱۸
۵۹	خزائن ج ۱۱ ص ۵۹	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۹	اعداء الاعداء	۱۹
۲۳۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۳۱	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۳۱	امام الکبیرین	۲۰
۲۵۲	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۲	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۵۲	اغلی	۲۱
۲۵۲	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۲	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۵۲	اغوی	۲۲

۲۶۵	خزائن ج ۱۱ ص ۲۶۵	ضمیمہ انجام آتھم ۲۶۵	انعام،	۲۳
۳۰۸	خزائن ج ۵ ص ۳۰۸	آئینہ کمالات اسلام ۳۰۸	استخوان فروش	۲۴
۳۱۲	خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۲	ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ۱۳۳	اے بد بخت قوم	۲۵
۳۱۲	خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۲	ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ۱۳۳	اے ست ایمانو	۲۶
۳۳۲	خزائن ج ۲۱ ص ۳۳۲	ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ۱۶۵	آلو	۲۷
۳۵۹	خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۹	مواہب الرحمن ۱۳۸	ایہا الغوی	۲۸
۵	خزائن ج ۸ ص ۵	نور الحق ج ۱ ص ۳	ایمان و دیانت سے عاری	۲۹
۱۸۸	خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۸	اعجاز احمدی ص ۷۶	اس فرومایہ	۳۰
۱۸۹	خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۹	اعجاز احمدی ص ۷۶	اے دیو	۳۱
۲۶۰	خزائن ج ۱۸ ص ۲۶۰	الہدی والتمہرہ ص ۱۶	ان شریوں	۳۲
۲۶۱	خزائن ج ۱۸ ص ۲۶۱	الہدی والتمہرہ ص ۱۶	آگ کے لادوٹوؤں	۳۳
۱۲۰	خزائن ج ۸ ص ۱۲۰	نور الحق ج ۱ ص ۸۹	اے دروغ گو	۳۴
	خزائن ج ۸ ص	نور الحق ج ۱ ص ۱۰۱	ایہا الجھول	۳۵
۱۱	خزائن ج ۲۳ ص ۱۱	چشمہ معرفت حصہ ۱ ص ۳	ابلہ	۳۶
۳۰۵	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ۲۱	اے مردار	۳۷
۷۸	مجموعہ اشتہارات ص ۲	اشتہار انعامی ص ۱۳	اے احمق	۳۸
۶۹	مجموعہ اشتہارات ص ۲	حاشیہ اشتہار انعامی ۵	اسلام کے دشمنو	۳۹
۲۹۴	خزائن ج ۹ ص ۲۹۴	ضیاء الحق ص ۴۶	ابولہب	۴۰
		ضیاء الحق ص ۳۲	اے شریر مولویو	۴۱
۳۰۳	خزائن ج ۸ ص ۳۰۳	اتمام الحجہ ص ۲۳	اسلام کے عار	۴۲
۳۰۳	خزائن ج ۸ ص ۳۰۳	اتمام الحجہ ص ۲۴	امام الفتن	۴۳
۱۲۱	خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۱	ست بچن ص ۹	اول درجہ کا متکبر	۴۴
۴۱۳	خزائن ج ۱۳ ص ۴۱۳	ایام الصلح ص ۱۶۶	انسانوں سے بدتر اور پلیدتر	۴۵

۳۰۵	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱	اسلام کے دشمن، اسلام کے بد نام کرنے والے	۴۶
۳۳۲	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۲	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	اے بد بخت مفتریوں	۴۷
۲۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۱	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	اے ظالم مولویو	۴۸
۲۲۳	خزائن ج ۱۱ ص ۲۲۳	انجام آتھم ص ۲۲۳	ایہا المکذبون الضالون	۴۹
۲۳۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۳۱	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۳۱	اے شیخ احمقان	۵۰
۲۳۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۳۱	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۵۱	ایہا الشیخ الضال	۵۱
۳۰۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۶	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۶	اے بد قسمت انسان	۵۲
۶۰۱۵	خزائن ج ۱۱ ص ۶۰۱۵	آئینہ کمالات اسلام ص ۶۰۱	اول درجہ کے کاذب	۵۳
۶۰۸	خزائن ج ۱۱ ص ۶۰۸	آئینہ کمالات اسلام دال	اے زمانہ کے ننگ اسلام مولویو	۵۴
۶۰۸	خزائن ج ۱۱ ص ۶۰۸	آئینہ کمالات اسلام دال	اے کوئی نظر مولوی	۵۵
۱۰۵	خزائن ج ۳ ص ۱۰۵	ازالدواہم ج ۱ ص ۵	اے نفسانی مولویو	۵۶
۱۱۷	خزائن ج ۳ ص ۱۱۷	حاشیہ ازالدواہم ص ۱۱۷	اے خشک مولویو	۵۷
۱۶۶	خزائن ج ۲۱ ص ۱۶۶	ضمیمہ براہین احمدیہ ۱۳	اے اندھے	۵۸
۳۲۳	خزائن ج ۲۱ ص ۳۲۳	ضمیمہ براہین احمدیہ ۱۵۶	اے دیوانہ	۵۹
۱۶۵	خزائن ج ۲۱ ص ۱۶۵	ضمیمہ براہین پنجم ۱۶۵	آ دروغ آراستہ کرنے والے	۶۰
۱۳۱	خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۲	مواہب الرحمن ص ۱۳۱	اے غبی	۶۱
۱۳۸	خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۹	مواہب الرحمن ص ۱۳۸	مسکین	۶۲
۳	خزائن ج ۸ ص ۴	نورالحق ج ۱ ص ۳	انسانیت کے پیرایہ سے بے بہرہ اور برہنہ	۶۳
۱۶۹	خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۹	اعجاز احمدی ص ۵۷	انگرا کرنے والے محمد حسین	۶۴
۸	خزائن ج ۱۸ ص ۲۵۳	الہدی والتبصرہ ص ۸	اکڑ باز	۶۵
۵	مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۶۹	اشتہار انعامی تین ہزار	اے بے ایمانو،	۶۶
۲۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۸	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۳	اندھے پادریوں	۶۷

ب، پ

۶۸	پلید ملاؤں	ایام الصلح ص ۱۶۵	خزائن ج ۱۳ ص ۲۱۳
۶۹	پلید طبع مولوی	ایام الصلح ص ۱۶۶	خزائن ج ۱۳ ص ۲۱۳
۷۰	بد اخلاقی اور بد ظنی میں غرق ہونے والو	ایام الصلح ص ۱۶۵	خزائن ج ۱۳ ص ۲۱۳
۷۱	بد قسمت بد گمانو	ایام الصلح ص ۸۳	خزائن ج ۱۳ ص ۳۲۰
۷۲	بدتر	ایام الصلح ص ۱۰۳	خزائن ج ۱۳ ص ۳۳۱
۷۳	پلید تر	ایام الصلح ص ۱۶۶	خزائن ج ۱۳ ص ۲۱۳
۷۴	پلید جاہلو	ایام الصلح ص ۱۶۶	خزائن ج ۱۳ ص ۲۱۳
۷۵	پلید دل مولوی	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴	خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸
۷۶	بے ایمانی	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۰	خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۳
۷۷	بد دیانتی	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۳
۷۸	بد بخت مولویو	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۵
۷۹	بے وقوف اندھے	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۲	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۶
۸۰	بے ایمان اور اندھے	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۲	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۶
۸۱	بد ذات	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۵	خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۹
۸۲	پلید زجال	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰
۸۳	بے نصیب	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۷	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۱
۸۴	بے بہرہ،	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۷	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۱
۸۵	بد گوہری	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷
۸۶	بیوقوفوں	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷
۸۷	بندروں	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷
۸۸	باطل پرست بطلوی	حاشیہ انجام آتھم ص ۵۹	خزائن ج ۱۱ ص ۵۹
۸۹	باطل	انجام آتھم ص ۲۵۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۱

۲۹۰	خزائن ج ۱۱ ص ۱۱	ضمیمہ انجام آٹھم ص ۶	بد ذات مولوی	۹۰
۳۰۱	خزائن ج ۵ ص ۵	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۱	بیہودہ	۹۱
			بد قسمت انسان	۹۲
۳۰۸	خزائن ج ۵ ص ۵	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۸	پلید آدمی	۹۳
۶۰۰	خزائن ج ۵ ص ۵	آئینہ کمالات اسلام ص ۶۰۰	بے چارہ	۹۴
۳۹۰	خزائن ج ۱۸ ص ۱۸	نزول اسح ص ۱۲	بد قسمت ایڈیٹر	۹۵
۴۳۰	خزائن ج ۱۸ ص ۱۸	نزول اسح ص ۶۲	بے حیا	۹۶
۴۴۲	خزائن ج ۱۸ ص ۱۸	نزول اسح ص ۶۳	پاگل	۹۷
۱۵۷	خزائن ج ۳ ص ۳	حاشیہ از الہ اوہام ص ۱۱۷	پر بدعت زاہد	۹۸
۲۲۲	خزائن ج ۲۲ ص ۲۲	حقیقت الوحی ص ۲۱۲	بد معاشی بد ذاتی بے ایمانی	۹۹
۴۴۵	خزائن ج ۲۲ ص ۲۲	تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴	بد گو	۱۰۰
۳۸۰	خزائن ج ۶ ص ۶	شہادت القرآن ص ۱۰	بدکار آدمی	۱۰۱
۴	خزائن ج ۸ ص ۸	نور الحق ص ۱ ج ۱	بے ہوش	۱۰۲
۱۵۰	خزائن ج ۱۹ ص ۱۹	اعجاز احمدی ص ۲۹	بھیڑیے	۱۰۳
۵۴	خزائن ج ۱۹ ص ۱۹	اعجاز احمدی ص ۴۳	پانگ	۱۰۴
۱۸۸	خزائن ج ۱۹ ص ۱۹	اعجاز احمدی ص ۷۵	بچھو	۱۰۵
۴۰	خزائن ج ۲۰ ص ۲۰	تذکرۃ الشہادتین ص ۳۸	بے حیا بے شرم	۱۰۶
۴۵	خزائن ج ۷ ص ۷	کرامات الصادقین ص ۳	بالکل جاہل	۱۰۷
۴۵	خزائن ج ۷ ص ۷	کرامات الصادقین ص ۳	بالکل بے بہرہ	۱۰۸
۳۰۸	خزائن ج ۱۱ ص ۱۱	حاشیہ ضمیمہ انجام آٹھم ص ۲۴	پلیدوں	۱۰۹
۱۸	خزائن ج ۱۱ ص ۱۱	حاشیہ انجام آٹھم ص ۱۸	بے باک	۱۱۰
۳۶	خزائن ج ۱۱ ص ۱۱	انجام آٹھم ص ۳۶	پلید فطرت	۱۱۱
۲۰۴	خزائن ج ۱۱ ص ۱۱	انجام آٹھم ص ۲۰۴	بد اطوار	۱۱۲

۱۱۳	بخیل		
۱۱۴	بدخلق	نورالحق ج ۱ ص ۶۴	خزائن ج ۸ ص ۸۸
۱۱۵	بے ایمانوں	ح، اشتہار انعامی تین ہزار	مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۶۹
۱۱۶	بے غیرتوں،	تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۸۴	مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۱۲۵
۱۱۷	بخیل طبع مولویوں	ضیاء الحق ص ۳۸	خزائن ج ۹ ص ۳۰۰
۱۱۸	بد بخت	انجام آتھم ص ۲۸	خزائن ج ۱۱ ص ۲۸
۱۱۹	بڑا خبیث	تتر حقیقت الوحی ص ۱۰۷	خزائن ج ۲۲ ص ۵۳۳
۱۲۰	بخیلوں	اتمام الحجہ ص ۲۶	خزائن ج ۸ ص ۳۰۶
۱۲۱	بد بخت جھوٹوں		
۱۲۲	بے راہ	حقیقت الوحی ص ۲۸۸	خزائن ج ۲۲ ص ۳۰۱
۱۲۳	بے خوف	تتر حقیقت الوحی ص ۱۵۶	خزائن ج ۲۲ ص ۵۹۳

ت

۱۲۴	تلقہ سے سخت بے بہرہ	آئینہ کمالات اسلام ۳۰۸	خزائن ج ۵ ص ۳۰۸
۱۲۵	تجھ ساز زیادہ بد بخت کون	ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ۱۵۷	خزائن ج ۲۱ ص ۳۲۵
۱۲۶	توضیح کو الوی طرح اندھا ہو جاتا ہے	ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ۱۶۵	خزائن ج ۲۱ ص ۳۳۲
۱۲۷	تولعون	اعجاز احمدی ص ۷۵	خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۸
۱۲۸	تجھ پرویل	اعجاز احمدی ص ۸۱	خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳
۱۲۹	تکبر کا کیزا	کرامات الصادقین ص ۲۱	خزائن ج ۷ ص ۶۳
۱۳۰	تمہاری ایسی کی تہی ہے	اشتہار انعامی تین ہزار ص ۵	مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۷۰
۱۳۱	تکفیر کا بانی	دافع البلاء ص ۱۸	خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۸
۱۳۲	تقویٰ و دیانت سے دور	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۷
۱۳۳	تزویر و تلبیس سے دور	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۲

ث

۱۵۵	خزائن ج ۱۹ ص ۱۵۵	عجاز احمدی ص ۴۳	۳۴	ثناء اللہ کو علم اور ہدایت سے ذرہ مس نہیں،
۱۶۳	خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۳	عجاز احمدی ص ۵۱	۳۵	ثناء اللہ تجھے جھوٹ کا دودھ پلایا گیا ہے۔

ج، ج

۳۳۵	خزائن ج ۱۳ ص ۳۳۵	ایام الصلح ص ۱۱۶	۱۳۶	جاہل مولویوں
۱۲۹	خزائن ج ۱۱ ص ۱۲۹	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۰	۱۳۷	چار پائے ہیں نہ آدمی
۳۰۲	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۸	۱۳۸	جاہل سجادہ نشین
۳۰۲	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۸	۱۳۹	جہلاء
۲۸	خزائن ج ۱۱ ص ۲۸	انجام آتھم ص ۲۸	۱۴۰	جھوٹے
۳۳۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۳	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۹	۱۴۱	جنگل کے وحشی
۳۳۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۳	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰	۱۴۲	جھوٹا
	خزائن ج ۱۱ ص	انجام آتھم ص	۱۴۳	جاہل
۲۴۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۱	انجام آتھم ص ۲۵۴	۱۴۴	جارغوی
۲۴۵	خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۵	انجام آتھم ص ۲۵۴	۱۴۵	جاہلین
	خزائن ج ۱۸ ص	زول اسح ص ۸	۱۴۶	جانور
۶۶	خزائن ج ۸ ص ۶۶	نور الحق ص ۲۸	۱۴۷	جاہل مخالف
۱۹۳	خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳	عجاز احمدی ص ۸۱	۱۴۸	جنگلوں کے غول
۳۰۸	خزائن ج ۷ ص ۳۰۸	حماتہ البشری ص ۱۴۲	۱۴۹	چار پایوں
۶۵	خزائن ج ۷ ص ۶۵	کرامات الصادقین ص ۲۳	۱۵۰	چال باز
۳۴۱	خزائن ج ۴ ص ۳۴۱	آسمانی فیصلہ ص ۳۱	۱۵۱	جلد باز مولویوں

۱۵۲	جھوٹوں	نورالحق ص ۸۹	خزائن ج ۸ ص ۱۲۰
۱۵۳	جنگ جو	آریہ دھرم ص ۱۱	خزائن ج ۱۰ ص ۱۲
۱۵۴	چوروں		
۱۵۵	جاہل اخبار نویس	ضیاء الحق ص ۴۸	خزائن ج ۹ ص ۲۹۶
۱۵۶	چالاک حاسدوں	اتمام الحجج ص ۲۶	خزائن ج ۸ ص ۳۰۶
۱۵۷	جھوٹ کا گوہ کھایا	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴
۱۵۸	جاہلوں	آئینہ کمالات اسلام ص ۲۰۲	خزائن ج ۵ ص ۴۰۲
۱۵۹	جھوٹ بولنے کا سرغنہ	نزول المسیح ۹	خزائن ج ۱۹ ص ۳۸۷

ح

۱۶۰	حاسد مولویوں	ایام اصلاح ص ۸۶	خزائن ج ۱۳ ص ۳۲۲
۱۶۱	حرامی	شہادت القرآن ص ۸۴	خزائن ج ۶ ص ۳۸۰
۱۶۲	حرام زادہ	انوار الاسلام ص ۳۰	خزائن ج ص ۳۲
۱۶۳	اے حرامی لڑکے	حقیقت الوحی	
۱۶۴	حق پوش	شہادت القرآن ص ۸۷	خزائن ج ۶ ص ۳۸۳
۱۶۵	حیوانات	اعجاز احمدی ص ۲۲	خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۱
۱۶۶	حاسدوں	الہدی والتبصرۃ ص ۸	خزائن ج ۱۸ ص ۲۵۳
۱۶۷	حریص	نورالحق ج ۱ ص ۶۴	خزائن ج ۸ ص ۸۸
۱۶۸	حرص کے جنگل کے شیطان	نورالحق ص ۸۹	خزائن ج ۸ ص ۱۲۰
۱۶۹	حرص کی وجہ سے مکار	نورالحق ص ۹۲	خزائن ج ۸ ص ۱۲۴
۱۷۰	حلال زادہ نہیں	انوار الاسلام ص ۳۰	خزائن ج ۹ ص ۳۱
۱۷۱	حاطب اللیل	آئینہ کمالات اسلام ص ۲۰۰	خزائن ج ۵ ص ۶۰۰
۱۷۲	حق کے مخالف	اتمام الحجج ص ۲۵	خزائن ج ۸ ص ۳۰۴

۳۰۵	خزائن ج ۱۱ ص ۱۱	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ۲۱	حبیث طبع مولوی	۱۷۳
۳۰۵	خزائن ج ۱۱ ص ۱۱	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ۲۱	خزیر سے زیادہ پلید	۱۷۴
	خزائن ج ۱۱ ص	ضمیمہ انجام آتھم ۲۱	حبیث طبع	۱۷۵
۳۳۱	خزائن ج ۱۱ ص ۱۱	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۷	خالی گدھے	۱۷۶
۱۰۵	خزائن ج ۳ ص ۱۰۵	ازالہ اوہام کلاں ج ۱ ص ۵	خنگ زاہدو!	۱۷۷
۳۱۰	خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۰	ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۱ ص ۱۳۲	خنگ ملاؤں!	۱۷۸
۳۸۲	خزائن ج ۶ ص ۳۸۲	شہادت القرآن ص ۸۶	حبیث نفس	۱۷۹
۳۸۱	خزائن ج ۶ ص ۳۸۱	شہادت القرآن ص ۸۵	خون پسند	۱۸۰
	خزائن ج ۱۰ ص ۱۲	آریہ دھرم ص ۱۱	خیانت پیشہ	۱۸۱
۲۹۲	خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۲	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۸	حبیث طینت	۱۸۲
۲۹۳	خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۳	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ۹	حبیث فرقہ	۱۸۳
	خزائن ج ۱۱ ص ۱	حاشیہ انجام آتھم ص ۱۷	خناسوں	۱۸۴
۸۷	خزائن ج ۸ ص ۸۷	نورالحق ج ۱ ص ۶۴	خیس ابن خیس	۱۸۵
۱۶۳	خزائن ج ۸ ص ۱۶۳	نورالحق ج ۱ ص ۱۲۳	خراب عورتوں کی نسل	۱۸۶
۲۵۹	خزائن ج ۹ ص ۲۵۹	ضیاء الحق ص ۱۱	حبیث النفس	۱۸۷
۲۷۸	خزائن ج ۹ ص ۲۷۸	ضیاء الحق ص ۳۰	خود غرض مولویوں	۱۸۸
	خزائن ج ۲۳۹	انوار الاسلام ص ۲۱	حبیث القلب	۱۸۹
۱۲۱	خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۱	ست بچن ص ۹	خنگ دماغ	۱۹۰
۴۱۳	خزائن ج ۱۳ ص ۴۱۳	ایام الصلح ص ۱۶۵	خدا کا ان مولویوں کا غضب ہوگا	۱۹۱
۳۰۴	خزائن ج ۸ ص ۳۰۴	اتمام الحجہ ص ۲۵	خسر الدنیا والآخرہ	۱۹۲
۵۹۵	خزائن ج ۲۲ ص ۵۹۵	تمرہ حقیقت الوحی ص ۱۵۶	حبیث فطرت	۱۹۳
	خزائن ج ۵ ص ۶۱۱	آئینہ کمالات اسلام ص ۷	خنگ معلم	۱۹۴

۱۹۵	ذلیل ملاؤں	ایام الصلح ص ۱۶۵	خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۳
۱۹۶	دل کے مجذوم	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵
۱۹۷	دشمن	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵
۱۹۸	دجال	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰
۱۹۹	دشمن اللہ و رسول	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴
۲۰۰	ذلت کے سیاہ داغ	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷
۲۰۱	دیانت و دین سے دور	انجام آتھم ص ۱۹۸	خزائن ج ۱۱ ص ۱۹۸
۲۰۲	دشمن عقل دانش	انجام آتھم ص ۲۴۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۱
۲۰۳	دشمن دین مولوی	آئینہ کمالات اسلام ص ۶	خزائن ج ۵ ص ۶۱۰
۲۰۴	دروغ گو	نزول المسح ص ۱۲	خزائن ج ۱۸ ص ۳۹۰
۲۰۵	دیوانہ	نزول المسح ص ۶۴	خزائن ج ۱۸ ص ۴۴۲
۲۰۶	دنیا کے کیڑے	براین پنجم ص ۱۴۳	خزائن ج ۲ ص ۱۱
۲۰۷	دلوں کے اندھو	براین احمدیہ پنجم ص ۱۴۴	خزائن ج ۲ ص ۳۱۲
۲۰۸	دروغ گو خبیر	شہادت القرآن ص ۸۶	خزائن ج ۶ ص ۳۸۲
۲۰۹	دورگی اختیار کرنے والا	شہادت القرآن ص ۸۷	خزائن ج ۶ ص ۳۸۳
۲۱۰	دیو	اعجاز احمدی ص ۷۶	خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۹
۲۱۱	درندوں	حماتہ البشری ص ۱۴۲	خزائن ج ۷ ص ۳۰۸
۲۱۲	دابہ الارض	ازالہ اوہام ج ۲ ص ۵۱۰	خزائن ج ۳ ص ۳۷۳
۲۱۳	ذناب	الہدی والتبصرۃ ص ۹۶	خزائن ج ۱۸ ص ۳۴۶
۲۱۴	دنیا کے کتے	استفتاء ص ۲۰	خزائن ج ۱۲ ص ۱۲۸
۲۱۵	دشمن حق	حاشیہ استفتاء ص ۲۷	خزائن ج ۱۲ ص ۱۳۵
۲۱۶	ذریت شیطان	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۴	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۸

۲۱۷	دجال اکبر	انجام آتھم ص ۴۷	خزائن ج ۱۱ ص ۴۷
۲۱۸	دشنام دہ	نورالحق ج ۱ ص ۸۸	خزائن ج ۸ ص ۱۲۰
۲۱۹	دل کے اندھے	اشتہار انعامی تین ہزار	مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۷۸
۲۲۰	دجال کے ہم راہیو	اشتہار انعامی تین ہزار	مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۶۹
۲۲۱	دیوٹوں	تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۸۴	مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۲۵
۲۲۲	دنیا پرست مولوی	ضیاء الحق ص ۳۷	خزائن ج ۹ ص ۲۸۵
۲۲۳	دین فروش	ضیاء الحق ص ۴۲	خزائن ج ۹ ص ۲۹۱
۲۲۴	دیوانہ درندوں	ضیاء الحق ص ۴۸	خزائن ج ۹ ص ۲۹۶
۲۲۵	ذلت کی روسیاهی کے اند ر غرق	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۹	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۳
۲۲۶	درندہ طبع	الہدی والتبصرۃ ص ۱۱	خزائن ج ۱۸ ص ۲۵۵
۲۲۷	دجال فریبہ	انجام آتھم ص ۲۰۴	خزائن ج ۱۱ ص ۲۰۴
۲۲۸	دروغ آراستہ کرنے والے	ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۱۶۵	خزائن ج ۱۲ ص ۳۳۲
۲۲۹	دل کے اندھے	اشتہار انعامی تین ہزار	اشتہارات ج ۲ ص ۷۸
۲۳۰	دجال کمینہ	انجام آتھم ص ۲۰۶	خزائن ج ۱۱ ص ۲۰۶

راء، زاء

۲۳۱	ژاء ژخا	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۹	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۳
۲۳۲	زیادہ پلید	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵
۲۳۳	رئیس الدجالین	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰
۲۳۴	رئیس المحدثین	انجام آتھم ص ۲۴۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۱
۲۳۵	رأس الغاوین	انجام آتھم ص ۲۴۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۱
۲۳۶	رئیس المتصلفین	انجام آتھم ص ۲۵۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۱

۲۳۷	رٹڈیوں کی اولاد	آئینہ کمالات ص ۵۳۸	خزائن ج ۵ ص ۲۳۸
۲۳۸	رئیس التکبرین	آئینہ کمالات ص ۵۹۹	خزائن ج ۵ ص ۵۹۹
۲۳۹	زودرنج	ایام الصلح ص ۸۴	خزائن ج ۱۳ ص ۳۲۰
۲۴۰	زمانہ کے ظالم مولوی	ضمیمہ انجام آتھم ص ۳۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰
۲۴۱	زمانہ کے بد ذات مولوی	حاشیہ آئینہ کمالات ص ۲۱۶	خزائن ج ۵ ص ۱۲۶
۲۴۲	رسول اللہ کے دشمن	آئینہ کمالات اسلام ص ۱۱۱	خزائن ج ۵ ص ۱۱۱
۲۴۳	زمانہ کے ننگ اسلام مولویو	آئینہ کمالات اسلام ص و	خزائن ج ۵ ص ۶۰۸
۲۴۴	زیادہ بد بخت	براہین احمدیہ پنجم ص ۱۵۷	خزائن ج ۲۱ ص ۳۲۵
۲۴۵	روحانیت سے بے بہرہ	ضمیمہ استفتاء ص ۲	خزائن ج ۱۲ ص ۱۰۸

سین، شین،

۲۴۶	شیطان	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴	خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸
۲۴۷	شتر مرغ	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲
۲۴۸	شیاطین الانس	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲
۲۴۹	سوروں	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷
۲۵۰	سیاہ داغ	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷
۲۵۱	شریر مولوی	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۷	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۱
۲۵۲	سیاہ دل	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲
۲۵۳	شیخ نجدی	انجام آتھم ص ۱۹۸	خزائن ج ۱۱ ص ۱۹۸
۲۵۴	سگان قبیلہ	انجام آتھم ص ۲۲۹	خزائن ج ۱۱ ص ۲۲۹
۲۵۵	شیخ احقان	انجام آتھم ص ۲۴۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۱
۲۵۶	شیخ الضال	انجام آتھم ص ۲۵۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۱
۲۵۷	سلطان التکبرین	انجام آتھم ص ۲۵۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۱
۲۵۸	شیطان	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴	خزائن ج ۱۱ ص

۲۵۹	شقی	انجام آتھم ص ۲۵۲	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۲
۲۶۰	سہماء	انجام آتھم ص ۲۵۳	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۲
۲۶۱	شغال	آئینہ کمالات ص ۲۹۵	خزائن ج ۵ ص ۲۹۵
۲۶۲	شیطنت کی بدبو	آئینہ کمالات ص ۳۰۱	خزائن ج ۵ ص ۳۰۱
۲۶۳	سفلہ پن	آئینہ کمالات ص ۳۰۲	خزائن ج ۵ ص ۳۰۲
۲۶۴	شیخ نامہ سیاہ	آئینہ کمالات ص ۳۰۶	خزائن ج ۵ ص ۳۰۶
۲۶۵	سفہوں کا نطفہ	تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۲	خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۵
۲۶۶	شریر	حاشیہ تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۲۸	خزائن ج ۲۲ ص ۵۶۵
۲۶۷	سخت دل ظالم	ضمیمہ براہین پنجم ص ۱۱۱	خزائن ج ۱۲ ص ۲۷۵
۲۶۸	سادہ لوح	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۹	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴
۲۶۹	سانپوں	نورالحق ج ۱ ص ۲۳	خزائن ج ۸ ص ۳۴
۲۷۰	سفلی مخلوقات	حماتہ البشری ص ۷۲	خزائن ج ۷
۲۷۱	سخت جاہل	ازالہ اوہام ص ۵۰۹	خزائن ج ۳ ص ۳۷۳
۲۷۲	سخت نادان	ازالہ اوہام ص ۵۰۹	خزائن ج ۳ ص ۳۷۳
۲۷۳	سخت نالائق	ازالہ اوہام ص ۵۰۹	خزائن ج ۳ ص ۳۷۳
۲۷۴	شیخ مظلم	کرامات الصادقین ص ۲۷	خزائن ج ۷ ص ۶۹
۲۷۵	شیخ مزور	کرامات الصادقین ص ۳۰	خزائن ج ۷ ص ۷۲
۲۷۶	شیخی باز	الہدی والتمہر ص ۱۰	خزائن ج ۱۸ ص ۲۵۵
۲۷۷	سفلہ دشمن،	الہدی والتمہر ص ۱۳	خزائن ج ۱۸ ص ۱۵۸
۲۷۸	شریروں	الہدی والتمہر ص ۱۶	خزائن ج ۱۸ ص ۲۶۰
۲۷۹	سفلہ دشمنوں	الہدی والتمہر ص ۱۸	خزائن ج ۱۸ ص ۲۶۲
۲۸۰	شریر بھڑیے	انجام آتھم ص ۹	خزائن ج ۱۱ ص ۹
۲۸۱	سفیہ	نورالحق ج ۱ ص ۷۲	خزائن ج ۸ ص ۹۶
۲۸۲	شرابیوں	نورالحق ج ۱ ص ۹۹	خزائن ج ۸ ص ۱۳۲

۲۸۳	سخت دل مولویوں	انوار الاسلام ص ۲۵	خزائن ج ۹ ص ۲۶
۲۸۴	شیخ چلی کے بڑے بھائی	انوار الاسلام ص ۳۹	خزائن ج ۹ ص ۴۰
۲۸۵	شریر مولویوں	ضیاء الحق ص ۴۳	خزائن ج ۹ ص ۲۹۱
۲۸۶	سخت ذلیل	حاشیہ انجام آتھم ص ۲۴	خزائن ج ۱۱ ص ۲۴
۲۸۷	شیخ ضال بٹالوی	انجام آتھم ص ۲۴۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۱
۲۸۸	سخت دروغ گو	نزول المسح ص ۶۶	خزائن ج ۱۸ ص ۴۴۴
۲۸۹	سست ایمانو	ضمیمہ براہین پنجم ص ۱۴۴	خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۲
۲۹۰	شیخ الصلالہ	اعجاز احمدی ص ۷۶	خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۸
۲۹۱	شیخ چال باز	کرامات الصادقین ص ۲۳	خزائن ج ۷ ص ۶۵
۲۹۲	سوادالوجہنی دارین	اتمام الحجہ ص ۲۵	خزائن ج ۸ ص ۳۰۴
۲۹۳	سڑے گلے مردہ (حضرت	عینی کی یہ تعریف کی جا رہی ہے (معاذ اللہ)	انجام آتھم ج ۱۱ ص ۳۴۶
۲۹۴	سخت بد ذات	انجام آتھم ص ۹	خزائن ج ۱۱ ص ۹
۲۹۵	سخت بیباک	حاشیہ انجام آتھم ص ۱۸	خزائن ج ۱۱ ص ۱۸
۲۹۶	سوداکی	انوار الاسلام ص ۱۰	خزائن ج ۹ ص ۱۰
۲۹۷	شیاطین	نزول المسح ص ۱۱	خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۹
۲۹۸	سخت دل قوم	تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۵۶	خزائن ج ۲۲ ص ۵۹۴
۲۹۹	شریر النفس	آریہ دھرم ص ۲۶	خزائن ج ۱۰ ص ۳۱
۳۰۰	شریر پنڈت	آریہ دھرم ص ۲۹	خزائن ج ۱۰ ص ۳۴

ص، ص:

۳۰۱	ضال بٹالوی	انجام آتھم ص ۲۴۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۱
۳۰۲	ضال	نور الحق ج ۱ ص ۷۲	خزائن ج ۸ ص ۹۶
۳۰۳	ضلالت پیشہ	حقیقت الوحی ص ۳۱۱	خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۴
۳۰۴	صریح بے ایمانی	حاشیہ ایام الصلح ص ۸۹	خزائن ج ۱۴ ص ۳۲۶

ط، ظ:

۲۳۸	خزائن ج ۱۸ ص ۱۸	دافع البلاء ۱۸	ظالم طبع	۳۰۵
۳۳۲	خزائن ج ۱۱ ص ۱۱	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۸	ظالم مولوی	۳۰۶
۲۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۱	حاشیہ انجام آتھم ۲۱	ظالم مولویو	۳۰۷
۱۸۲	خزائن ج ۲۱ ص ۱۸۲	براہین احمدیہ ج ۲ ص ۲۷	ظالم معترض	۳۰۸
۱۲۸	خزائن ج ۲۲ ص ۱۲۸	استفتاء ص ۲۰	ظالموں	۳۰۹
۳۰۷	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۷	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ۲۳	ظوائف	۳۱۰
۳۸۶	خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۶	زول المسح ص ۸	ظالم طبع مخالفوں	۳۱۱

ع، غ:

۳۳۰	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ	۳۱۲
۳۳۲	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۲	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	عبدالشیطان	۳۱۳
۲۲۳	خزائن ج ۱۱ ص ۲۲۳	انجام آتھم ص ۲۲۳	عالون	۳۱۴
۲۳۰	خزائن ج ۱۱ ص ۲۳۰	انجام آتھم ص ۲۳۰	غوی فی البطلہ	۳۱۵
۲۵۳	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۳	انجام آتھم ص ۲۵۳	عادین	۳۱۶
۲۵۲	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۲	انجام آتھم ص ۲۵۲	غول	۳۱۷
	خزائن ج ۱۱ ص	انجام آتھم ص ۲۵۳	عجماء	۳۱۸
۳۱۷	خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۷	ضمیمہ انجام آتھم ص ۳۳	غبی	۳۱۹
۵۵۱	خزائن ج ۲۲ ص ۵۵۱	تمتہ حقیقت الوحی ص ۱۱۵	عجب نادان	۳۲۰
۵۸۷	خزائن ج ۲۲ ص ۵۸۷	حاشیہ تمتہ حقیقت الوحی ۱۳۹	عجیب بے حیا	۳۲۱
۱۹۰	خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۰	اعجاز احمدی ص ۷۷	غدار زمانہ	۳۲۲
۱۹۶	خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۶	اعجاز احمدی ۸۳	غورتوں کے عار	۳۲۳
۱۵۲	خزائن ج ۷ ص ۱۵۲	کرامات الصادقین ص و	غول البراری	۳۲۴

۳۲۵	عبداللہ	اشہار انعامی تین ہزار ۱۲	مجموعہ اشہارات ج ۹ ص ۷۹
۳۲۶	غزنی کے ناپاک سکھو	ضیاء الحق ص ۳۳	خزائن ج ۹ ص ۲۹۱
۳۲۷	عبدالحق کا منہ کالا	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۲
۳۲۸	غزنویوں کی جماعت پر لعنت	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۲
۳۲۹	عوام	انجام آتھم ص ۲۶۵	خزائن ج ۱۱ ص
۳۳۰	علم اور درانت اور تقہ سے سخت بے بہرہ	آئینہ کمالات ص ۳۰۸	خزائن ج ۵ ص ۳۰۸

ف، ق:

۳۳۱	فقیری اور مولویت کی شتر مرغ	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲
۳۳۲	فرعون	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰
۳۳۳	نعت یا عبدالشیطان	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۲
۳۳۴	فاسق آدی	تمتہ حقیقت الوحی ص ۱۲	خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۵
۳۳۵	فریبی آدی	اعجاز احمدی ص ۳۸	خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۰
۳۳۶	فرومایہ	اعجاز احمدی ص ۷۶	خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۸
۳۳۷	قوم کے خناسوں	حاشیہ انجام آتھم ص ۱۷	خزائن ج ۱۱ ص ۱۷
۳۳۸	فتنہ انگیز مولوی	اتمام الحجہ ص ۲۳	خزائن ج ۸ ص ۳۰۳

ک، گ:

۳۳۹	گندے اخبار نویس	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵	خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹
۳۴۰	گندی روجو	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵
۳۴۱	کیرٹو	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵

۱۲۸ خزائن ج ۱۲ ص ۱۲۸	استفتاء ص ۲۰	کتے	۳۳۲
۳۳۱ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۱	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۷	گدھے	۳۳۳
۵۹ خزائن ج ۱۱ ص ۵۹	حاشیہ انجام آتھم ص ۵۹	کاذب	۳۳۴
۳۰۱ خزائن ج ۵ ص ۳۰۱	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۱	کج طبع	۳۳۵
۶۰۰ خزائن ج ۵ ص ۶۰۰	آئینہ کمالات اسلام ص ۶۰۰	گرفنار عجب و پندار	۳۳۶
۶۰۸ خزائن ج ۵ ص ۶۰۸	آئینہ کمالات اسلام ص	کوئیہ نظر مولوی	۳۳۷
۴۴۴ خزائن ج ۱۸ ص ۴۴۴	نزد اسح ص ۶۶	کوڑ مغز	۳۳۸
۵۵۱ خزائن ج ۲۲ ص ۵۵۱	تمتہ حقیقت الوحی ص ۱۱۵	گمراہ	۳۳۹
۵۶۵ خزائن ج ۲۲ ص ۵۶۵	حاشیہ تمتہ حقیقت الوحی ص ۱۲۸	کذاب	۳۴۰
۳۲۰ خزائن ج ۲۱ ص ۳۲۰	ضمیمہ برائین پنجم ص ۱۵۲	گدھوں	۳۴۱
۳۳۲ خزائن ج ۲۱ ص ۳۳۲	ضمیمہ برائین پنجم ص ۱۶۵	کیڑا	۳۴۲
۳۳۶ خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۶	چشمہ معرفت ص ۳۲۱	کیندور	۳۴۳
۳۳۶ خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۶	چشمہ معرفت ص ۳۲۱	گندہ زبان	۳۴۴
۳۵۲ خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۲	مواہب الرحمن ص ۱۳۱	گرگ	۳۴۵
۳۵۲ خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۲	مواہب الرحمن ص ۱۳۱	کینگی	۳۴۶
۱۲۶ خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۶	اعجاز احمدی ص ۱۸	کم سمجھ	۳۴۷
۱۵۵ خزائن ج ۱۹ ص ۱۵۵	اعجاز احمدی ص ۴۳	کرگس	۳۴۸
۱۶۹ خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۹	اعجاز احمدی ص ۵۷	گندہ پانی	۳۴۹
۴۸ خزائن ج ۷ ص ۴۸	کرامات الصادقین ص ۶	کج دل	۳۵۰
۲۶۲ خزائن ج ۱۸ ص ۲۶۲	الہدی والتبصرہ ص ۱۸	کینوں	۳۵۱
۲۰۶ خزائن ج ۱۱ ص ۲۰۶	انجام آتھم ص ۲۰۶	کینہ	۳۵۲
۱۲۰ خزائن ج ۸ ص ۱۲۰	نور الحق ج ۱ ص ۸۹	گرابی اور حوص کے جنگل کے شیطان	۳۵۳

۳۶۴	کمینہ طبع	آریہ دھرم ص ۴۲	خزائن ج ۱۰ ص ۴۷
۳۶۵	کتوں	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۵	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۹
۳۶۶	کالانعام	انجام آتھم ص ۲۶۵	خزائن ج ۱۱ ص ۲۶۵
۳۶۷	گمراہ	حاشیہ حقیقت الوحی ص ۳۱۰	خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۳

ل، م:

۳۶۸	مغرو فقراء	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۲	خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۶
۳۶۹	مردار خور مولویو	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵
۳۷۰	مولوی جاہل	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۰
۳۷۱	مولویت کے بدنام کرنے والے	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰
۳۷۲	منخوس چہروں	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷
۳۷۳	مفتریوں	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲
۳۷۴	مناق مولوی	انجام آتھم ص ۴۹	خزائن ج ۱۱ ص ۴۹
۳۷۵	مولویان خشک	انجام آتھم ص ۶۹	خزائن ج ۱۱ ص ۶۹
۳۷۶	متکبرین	انجام آتھم ص ۲۳۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۳۱
۳۷۷	معتدین	انجام آتھم ص ۲۳۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۳۱
۳۷۸	ملعونین	انجام آتھم ص ۲۵۲	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۲
۳۷۹	منخوش	آئینہ کمالات اسلام ص ۴۰۲	خزائن ج ۵ ص ۴۰۲
۳۸۰	معلم الملکوت	آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۸	خزائن ج ۵ ص ۵۹۸
۳۸۱	مفتری	زول اسح ص ۱۲	خزائن ج ۱۸ ص ۳۹۰
۳۸۲	مردار	زول اسح ص ۲۲۳	خزائن ج ۱۸ ص ۶۰۲
۳۸۳	لمیوں	تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴	خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۵
۳۸۴	ملعون	تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴	خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۵

۳۸۵	مفسد	تتمہ حقیقت الوعی ص ۱۳	خزائن ج ۲۲ ص ۳۳۵
۳۸۶	متعصب نادان	ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ۲۷	خزائن ج ۲۱ ص ۱۸۲
۳۸۷	مفتزی ناب کار	ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ۱۱	خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۵
۳۸۸	لاف و گزاف کے بیٹے	ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ۱۳۹	خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۷
۳۸۹	متعفن	حاشیہ تحفہ گوئز دیدہ ص ۷	خزائن ج ۱۷ ص ۲۰۵
۳۹۰	مسکین	مواہب الرحمن ص ۱۳۸	خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۹
۳۹۱	ماریرت	نورالحق ج ۱ ص ۲۳	خزائن ج ۸ ص ۳۲
۳۹۲	مضل جماعت	نورالحق ج ۱ ص ۵۳	خزائن ج ۸ ص ۷۳
۳۹۳	چمچر	اعجاز احمدی ص ۵۳	خزائن ج ۱۹ ص ۱۵۵
۳۹۴	مٹی سیاہ	اعجاز احمدی ص ۵۷	خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۹
۳۹۵	مردک	تذکرۃ الشہادتین ص ۳۸	خزائن ج ۲۰ ص
۳۹۶	متعصب	کرامات الصادقین ص ۶	خزائن ج ۷ ص ۴۸
۳۹۷	منکبر مولویوں	کرامات الصادقین ص ۲۵	خزائن ج ۷ ص ۶۷
۳۹۸	مضل	کرامات الصادقین ص ۲۷	خزائن ج ۷ ص ۶۹
۳۹۹	مزور	کرامات الصادقین ص ۳۰	خزائن ج ۷ ص ۷۲
۴۰۰	مگس طینت مولویوں	آسانی فیصلہ ص ۳۲	خزائن ج ۴ ص ۳۴۲
۴۰۱	لا دوثوؤں	الہدی والتمہرۃ ص ۱۶	خزائن ج ۱۸ ص ۲۶۱
۴۰۲	مخبوط الحواس	استغناء ص ۲۰	خزائن ج ۱۲ ص ۱۲۸
۴۰۳	مردہ پرست	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۹	خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۳
۴۰۴	مردار	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۹	خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۳
۴۰۵	مکار	نورالحق ص ۹۲	خزائن ج ۸ ص ۱۳۴
۴۰۶	معدول	نورالحق ص ۱۰۱	خزائن ج ۸ ص ۱۳۴
۴۰۷	نیم ناقص الفہم	کرامات الصادقین ص ۳	خزائن ج ۷ ص ۴۵
۴۰۸	ناحق شناس	ست بچن ص ۸	خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۰

۳۰۹	مولیٰ سمجھ	ست بچن ص ۹	خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۱
۳۱۰	مولوی تمام روئے زمین کے انسانوں سے بدتر اور پلیدتر	ایام اصلاح ص ۱۶۶	خزائن ج ۱۳ ص ۱۳۳
۳۱۱	مخالفتوں کا منہ کالا	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۲
۳۱۲	مولویوں کا منہ کالا		خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۲
۳۱۳	مولوی سخت ذلیل	حاشیہ انجام آتھم ص ۲۴	خزائن ج ۱۱ ص ۲۴
۳۱۴	مکذوبوں	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۲۳	خزائن ج ۱۱ ص ۲۲۳
۳۱۵	منحوس	تمہ حقیقت الوحی ص ۱۳	خزائن ج ۲۲ ص ۳۳۵
۳۱۶	مغرور	تمہ حقیقت الوحی ص ۱۱۵	خزائن ج ۲۲ ص ۵۵۱
۳۱۷	معمولی انسان	ازالہ ص ۵۹۶	خزائن ج ۳ ص ۳۲۲
۳۱۸	مجنون درندہ	آسمانی فیصلہ ۱۳	خزائن ج ۳ ص ۳۲۳
۳۱۹	محبوب مولوی	آسمانی فیصلہ ۳۱	خزائن ج ۳ ص ۳۲۱

ن:

۳۲۰	نادان علماء	ایام اصلاح ص ۱۱۷	خزائن ج ۱۳ ص ۳۵۵
۳۲۱	ناپاک طبع مولویوں	ایام اصلاح ص ۱۶۵	خزائن ج ۱۳ ص ۳۱۳
۳۲۲	نااہل مولویو	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵
۳۲۳	ناسمجھ	ضمیمہ انجام آتھم ص ۳۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۷
۳۲۴	ناہیکار	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۳
۳۲۵	نادان	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷
۳۲۶	ناہینا علماء	ضمیمہ انجام آتھم ص ۶۱	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۵
۳۲۷	نادان بظالوی	حاشیہ انجام آتھم ص ۲۰	خزائن ج ۱۱ ص ۲۰
۳۲۸	نالائق مولویوں	حاشیہ انجام آتھم ص ۲۴	خزائن ج ۱۱ ص ۲۴
۳۲۹	نفاق زدہ مولوی	حاشیہ انجام آتھم ص ۲۴	خزائن ج ۱۱ ص ۲۴

۳۳۰	تالاق نذیر حسین	انجام آٹھم ص ۴۵	خزانہ ج ۱۱ ص ۳۵
۳۳۱	نیم ملا	آئینہ کمالات اسلام ۶۰۰	خزانہ ج ۵ ص ۶۰۰
۳۳۲	نگ اسلام مولویوں	آئینہ کمالات اسلام ۷	خزانہ ج ۵ ص ۶۰۸
۳۳۳	نجاست خور	نزول المسح ص ۸	خزانہ ج ۱۸ ص ۳۸۶
۳۳۴	نفسانی مولویو	ازالہ اوہام ج ۱ ص ۵	خزانہ ج ۳ ص ۱۰۵
۳۳۵	ناواقف	مقدمہ چشمہ مسکھی ص ب	خزانہ ج ۲۰ ص ۳۳۵
۳۳۶	نادان مولویوں	مقدمہ چشمہ مسکھی ص ب	خزانہ ج ۲۰ ص ۳۳۵
۳۳۷	نادانوں	مقدمہ چشمہ مسکھی ص ۷۵	خزانہ ج ۲۰ ص ۳۸۹
۳۳۸	ناقص الفہم مولویوں نے	کرامات الصادقین ص ۲۰	خزانہ ج ۷ ص
۳۳۹	ناکارو	حاشیہ ضمیمہ انجام آٹھم ۲۳	خزانہ ج ۱۱ ص ۳۰۸
۳۴۰	نیم عیسائیوں	اشتہار انعامی تین ہزار ۵	مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۶۹
۳۴۱	ناخدا ترس	تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۸	مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۲۵
۳۴۲	نادان ہندو زادہ	حاشیہ انوار الاسلام ص ۲۶	خزانہ ج ۹ ص ۲۷
۳۴۳	نہایت پلید طبع	ضیاء الحق ص ۵۰	خزانہ ج ۹ ص ۲۹۸
۳۴۴	ناسعادتمند شاگرد محمد حسین	انجام آٹھم ص ۴۵	خزانہ ج ۱۱ ص ۴۵
۳۴۵	ناہینا	ست بچن ص ۱۹	خزانہ ج ۱۰ ص ۱۳۱
۳۴۶	نذیر حسین خشک معلم	آئینہ کمالات اسلام ص ز	خزانہ ج ۵ ص ۶۱۱
۳۴۷	نادان صحابی (نعوذ باللہ)	ضمیمہ براہین پنجم ص ۱۲۰	خزانہ ج ۲۱ ص ۲۸۵
۳۴۸	نادان قوم	ضمیمہ براہین پنجم ص ۱۳۵	خزانہ ج ۲۱ ص ۳۱۳
۳۴۹	ناقص العقل چیلوں	انوار الاسلام ص ۴۸	خزانہ ج ۹ ص ۵۰
۳۵۰	تالاق چیلوں	ضیاء الحق ص ۳۷	خزانہ ج ۹ ص ۲۸۵
۳۵۱	نادان غمی	اتمام الحجہ ص ۲۲	خزانہ ج ۸ ص ۳۰۱
۳۵۲	ناپاک فرقہ	حاشیہ ضمیمہ انجام آٹھم ۲۳	خزانہ ج ۱۱ ص ۳۰۷
۳۵۳	نادان پادریوں	انجام آٹھم ص ۲	خزانہ ج ۱۱ ص ۲

۳۵۴	تالائق متعصب	آئینہ کمالات اسلام ص ۴۳	خزائن ج ۵ ص ۴۳
-----	--------------	-------------------------	----------------

۳۵۵	وہ گندے اخبار نویس	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵	خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹
۳۵۶	وہ گدھا ہے نہ انسان	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۷	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۱
۳۵۷	وحشی	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۹	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۳
۳۵۸	وہ بد ذات	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴
۳۵۹	ہامان	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۰
۳۶۰	ہندو زادہ	حاشیہ انجام آتھم ص ۵۹	خزائن ج ۱۱ ص ۵۹
۳۶۱	ہواؤ ہوس کا بیٹا	اعجاز احمدی ص ۴۳	خزائن ج ۱۹ ص ۱۵۴
۳۶۲	واشی (پھل خور)	نور الحق ج ۱ ص ۴۲	خزائن ج ۸ ص ۹۶
۳۶۳	والغیبی المعذول	نور الحق ص ۱۰۱	خزائن ج ۸ ص ۱۳۴
۳۶۴	ولد الحرام	انوار الاسلام ص ۳۰	خزائن ج ۹ ص ۳۱
۳۶۵	ہزار لعنت کا رسہ	اشتہار انعامی تین ہزار ۱۰	مجموعہ اشتہار ج ۲ ص ۷۷
۳۶۶	ولد الحلال نہیں	انوار الاسلام ص ۲۹	خزائن ج ۹ ص ۳۱
۳۶۷	واہ رے شیخ چٹی کے بڑے بھائی	انوار الاسلام ص ۳۸	خزائن ج ۹ ص ۴۰
۳۶۸	ہٹ دھرم	اشتہار انعامی ص ۱۰	مجموعہ اشتہار ج ۲ ص ۷۶
۳۶۹	وحشی فرقہ		
۳۷۰	والد الجال البطل	انجام آتھم ص ۲۵۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۱
۳۷۱	ہماری قوم کے اندھو		مجموعہ اشتہار ج ۲ ص ۷۶
۳۷۲	ہم چوگرگ	مواہب الرحمن ص ۱۳۱	خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۲
۳۷۳	ہم چوچنین	مواہب الرحمن ص ۱۳۸	خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۹

۲۸۷ ج ۱۱ ص ۱۱	ضمیمہ انجام آتھم ص ۳	یہودی صفت مولوی	۲۷۴
۳۰۳ ج ۱۱ ص ۱۱	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۹	یاوہ گو	۲۷۵
۲۴ ج ۱۱ ص ۱۱	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۴	یہودی سیرت مواوی	۲۷۶
۳۸۳ ج ۶ ص ۶	شہادت القرآن ص ۸۷	یہ شخص منافق	۲۷۷
۳۸۱ ج ۶ ص ۶	شہادت القرآن ص ۸۵	یہ تادان خون پسند	۲۷۸
۱۳۱ ج ۱۹ ص ۱۹	اعجاز احمدی ص ۲۲	یہ لوگ حیوانات	۲۷۹
۳۲۹ ج ۱۱ ص ۱۱	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۵	یہودی	۲۸۰
۱۸۸ ج ۱۹ ص ۱۹	اعجاز احمدی ص ۷۶	یہ شیخ الضلالہ	۲۸۱
۳۰۸ ج ۱۱ ص ۱۱	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۴	یک چشم مولویوں	۲۸۲
۸۶ ج ۲۳ ص ۲۳	حاشیہ چشمہ معرفت ص ۷۸	یا جورج ماجوج اور دجال یورپین قومو	۲۸۳
		یہ اندھے مولوی	۲۸۴
۳۰۲ ج ۱۱ ص ۱۱	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۸	یہ جبلاء	۲۸۵
۳۰۵ ج ۱۱ ص ۱۱	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱	یہودیت کا خمیر	۲۸۶
۳۰۵ ج ۱۱ ص ۱۱	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱	یہ دل کے مجزوم	۲۸۷
۳۱۰ ج ۱۱ ص ۱۱	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۶	یہ سب مولوی جاہل	۲۸۸
۳۳۱ ج ۱۱ ص ۱۱	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۷	یہ شریر مولوی	۲۸۹
۳۳۲ ج ۱۱ ص ۱۱	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	یہ سیاہ دل	۲۹۰
۳۳۲ ج ۱۱ ص ۱۱	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	یہ جاہل	۲۹۱
۹۴ ج ۱۱ ص ۱۱	انجام آتھم ص ۴۹	یہ منافق مولوی	۲۹۲
۱۵۲ ج ۷ ص ۷	کرامات الصادقین ص دال	یا غول البراری	۲۹۳

بے شرمی کے ساتھ دعویٰ صفائی

ناظرین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کیسی کھری کھری، نئی نئی، کوری کوری، تراشیدہ، کوفتہ، بیختہ، ددرنگی، سہ رنگی، چورنگی، پنج رنگی ہفت رنگی، گالیوں، فحش کلامیوں، سے مسلمانوں اور ان مقدس علماء کرام کی تواضع کی گئی ہے جن کا مرتبہ ”انبیاء بنی اسرائیل“ کے برابر ہے اور امت و ملت کے اساطین و اکابر ہیں۔

اور لطف یہ کہ یہ یا وہ گویاں و ڈاڑھیاں اس شخص کے منہ سے برآمد ہوئی ہیں جو بقول خود رسول بھی تھے اور نبی بھی اور مسیح زمانہ بھی تھے و کلیم خدا بھی، بھتیجی بھی تھے مصطفیٰ بھی، مصدر لطف و کرم بھی تھے اور مخزن تہذیب و اخلاق بھی، غرض یہ کہ آپ سب کچھ بھی تھے، اور کچھ بھی نہیں۔ اور قادیان کے خانہ ساز جینمبر کے ان اخلاقی نمونوں، اصلاحی نتیجوں، مسیحا، چٹکوں، سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ قادیان کے پیغمبر صاحب کس ظرف کے مالک تھے اور کس شرافت کے حامل اور کیسی زرفشاں آپ کی نبوت تھی اور کیسی دُر انداز مسیحیت۔ اور کس درجہ کے آپ مجتہد تھے، اور کس انداز کے مہدی۔ کیوں کہ خود ہی فرماتے ہیں کہ:

”جس طرح گندے کونین کے پانی کے ایک قطرہ سے اس کی تمام کثافت ثابت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اُن کے گندے خیالات اپنے بُرے نمونے سے پہچانے جاتے ہیں“ (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۳۲۹)

اور لطف بالائے لطف یہ کہ مرزا جی کا یہ دعویٰ ہے کہ جو کچھ میں کہتا ہوں وہ منجانب اللہ ہوتا ہے اور میری ہر بات وحی الہی سے رنگین ہوتی ہے، جیسا کہ وہ کہتے ہیں۔

(۱)..... ”میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔“

(خلاصہ براہین احمدیہ ص ۴۲ ج ۵ کا حاشیہ)

(۲)..... ”یہ بات بھی اس جگہ بیان کر دینے کے لائق ہے کہ میں (مرزا)

خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پر دازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیوں کہ جب میں عربی میں یا اُردو میں کوئی

عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔“ (زول اسح خزائن ج ۱۸ ص ۴۳۴)

(۳)..... ”جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی فطرت سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے۔“

(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۹۷)

(۴)..... ”اس عاجز کو اپنے ذاتی تجربہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رُوح القدس کی قدسیت ہر وقت اور ہر دم اور ہر لحظہ بلا فصل ملہم کے تمام قُوئی میں کام کرتی رہتی ہے..... اور انوار دائمی اور استقامت دائمی اور محبت دائمی اور عصمت دائمی اور برکات دائمی کا بھی سبب ہوتا ہے کہ رُوح القدس ہمیشہ اور ہر وقت اُن کے ساتھ ہوتا ہے،“ (دافع الوسواس، خزائن ج ۵ ص ۹۳ تا ۹۴)

ان حوالجات سے معلوم ہوا کہ قادیانی رسول نے اپنی ان فحش کلامیوں، گالیوں، بگڑیوں کو معاذ اللہ وحی الہی میں رنگ کر اور رُوح القدس کی امداد و استعانت سے اس میں انوار و برکات بھر کر علمائے کرام و مسلمانان عالم کے سامنے پیش کیا۔ لیکن امت مسلمہ نے ان ناپاک چیزوں کی کچھ قدر و منزلت نہ کی، بجز اس کے کہ ان گالیوں کے حق ایجاد کا ثواب مرزاجی کی رُوح کو بخش دیتی ہے۔ البتہ امت مرزائیہ سے یہ امید ہے کہ وہ اپنے پیغمبر اعظم کی ان پیغمبرانہ گالیوں و پاک مطہر گندگیوں اور معاذ اللہ وحی الہی والہام خدائی سے دہلی ہوئی غلاظتوں کو اپنے لیے حرز جاں بنائے گی۔

حقیقت حال کی طرف مرزائیوں کو دعوت

حقیقت یہ ہے کہ ان گالیوں و یادہ گوئیوں کو دیکھ کر ”مرزاجی“ کی خانہ ساز انگیرنمری نبوت دیسی مسیحیت بازاری مجددیت پر وہی لوگ ایمان لے آئیں گے جو عقل و خرد سے محروم اور دانش و حکمت سے بے نصیب، رشد و ہدایت سے تہی دست ہیں، لیکن شقاوتوں

اور بد بختیوں سے مالا مال اور بد اخلاقیوں اور بد گوئیوں سے لبریز ہیں؛ لیکن ایک حد تک مرزا جی بھی اس قسم کی اخلاقی گناہوں کے ارتکاب پر اس وجہ مجبور تھے کہ:

”ہر ایک برتن سے وہی نپکتا ہے جو اُس کے اندر ہے۔“

(چشمہ معرفت خزائن ج ۲۳ ص ۹)

مرزا یوں کا آخری عذر گناہ بدتر از گناہ

البتہ غلمدیت اپنے غلمدی نبی کی انگلشی نبوت و مصنوعی عصمت کو برقرار رکھنے کے لیے یہ کہتی ہے کہ مرزا جی نے جس قدر گالیاں دی ہیں اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمائی ہیں، یہ حقیقت میں اسلامی علماء کی گالیوں و گستاخیوں کے جواب میں ہے، لہذا ”عوض معاضہ را گلہ ندارد“ کا صحیح نقشہ پیش کیا گیا۔

جوابات حاضر ہیں

اگر اس کو بالفرض تسلیم بھی کر لیا جائے، تو کسی طرح سے بھی مرزا جی کے ان اخلاقی باقیات الصالحات کی تلافی نہیں ہو سکتی، کیوں کہ آپ کہتے ہیں کہ:

(۱)..... ”بدی کا جواب بدی کے ساتھ مت دو۔ نہ قول سے نہ فعل سے۔“

(نسیم دعوت خزائن ج ۱۹ ص ۳۶۵)

(۲)..... گالیاں سن کے دُعا دیتا ہوں ان لوگوں کو

رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے (دافع الوسواس ۲۲۵)

(۳)..... ”خبردار رہو نفسانیت تم پر غالب نہ آوے۔ ہر ایک سختی کی برداشت

کرو۔ ہر ایک گالی کا نرمی سے جواب دو“ (نسیم دعوت ج ۱۹ ص ۳۶۴)

(۴)..... ”کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو“ (کشتی نوح خزائن ج ۱۹ ص ۱۱)

اس لیے مرزا قادیانی کا ان اقوال و دعاوی کی موجودگی میں کسی طرح سے علماء اسلام

کے سخت الفاظ کے جواب میں سخت و سوقیانہ الفاظ کہنا جائز نہیں تھا کیوں کہ فرماتے ہیں۔

(۱)..... غلط بیانی اور بہتان طرازی راستبازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شریر

اور بذات آدمیوں کا کام ہے“ (آریہ دھرم خزائن ج ۱۰ ص ۱۳)

(۲)..... گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے“ (ست پجن ج ۱۰ ص ۱۳۳)

(۳)..... گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔“

(ضمیمہ اربعین نمبر ۴ ج ۷ ص ۲۷۱)

(۴)..... ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا (اس کی) چھوٹی لڑکی بولی آپ نے

کیوں نہ کاٹ کھایا؟ اس نے جواب دیا بیٹی انسان سے ”کت پن“ نہیں ہوتا اسی طرح جب کوئی شریر گالی دے تو مؤمن کو لازم ہے کہ اعراض کرے نہیں تو وہی کت پن کی مثال لازم آئے گی۔

(تقریر مرزا جلسہ درقادیان ۱۸۹۷ء ملفوظات ج ۱ ص ۱۰۳)

مرزا کی تضاد بیانی سے مزید اُس کی رسوائی

اس کے علاوہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ اگرچہ عیسائیوں نے اپنی نادانی و جہالت سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں نہایت مکروہ و سخت الفاظ استعمال کیے ہیں، مگر میں نے اپنی فطری حیا و اخلاق سے ہر ایک تلخ زبانی و بد گوئی سے اعراض کیا اور عیسائیوں کے خلاف کوئی سخت لفظ نہیں کہا؛ سنئے فرماتے ہیں کہ:

”عیسائیوں کی کتاب امہات المؤمنین نے دلوں میں سخت اشتعال پیدا کیا ہے

..... اور دل دکھانے والی گالیاں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئیں ہمارا حق

تھا کہ ہم مدافعت کے طور پر سختی کا سختی سے جواب دیتے لیکن ہم نے محض اس حیا

کے تقاضا سے جو مؤمن کی صفت لازمی ہے ہر ایک تلخ زبانی سے اعراض کیا۔“

(ایام الصلح خزائن ج ۱۴ ص ۲۲۸)

جب مرزا صاحب محض اپنی فطری حیا و غیرت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے والوں کو مدافعتانہ طور پر بھی سخت الفاظ نہیں کہے تو پھر عام مسلمانوں و علماء اسلام کے حق میں حیا جیسی صفت لازمی سے عریاں ہو کر کیونکر سخت و دلخراش الفاظ استعمال کیے۔؟ اس لیے کہ:

”بے حیا کا منہ نہیں بند کیا جاسکتا ہے“ (ملخصاً انجام آتھم حاشیہ ج ۱۱ ص ۲۹)

مرزا صاحب کے ان ”پیغمبرانہ اخلاق، مجدانہ شرافت“ کے نتیجوں و نمونوں کو جو ”کتاب ہذا کے اوراق میں پھیلے ہوئے ہیں“ دیکھ کر مرزا جی کے متعلق نہ میں خود کو کوئی رائے قائم کرتا ہوں اور نہ ناظرین کتاب کو اس امر کی تکلیف دوں گا؛ بلکہ اس معاملہ میں بھی خود مرزا صاحب ہی کی شہادت پیش کرتا ہوں فرماتے ہیں کہ:

(۱)..... تجربہ بھی شہادت دیتا ہے کہ ایسے بد زبان لوگوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا خدا کی غیرت اُس کے اُن پیاروں کے لئے آخر کوئی کام دکھلا دیتی ہے۔ پس اپنی زبان کی مٹھری سے کوئی اور بدتر مٹھری نہیں۔“
(چشمہ معرفت ص خزائن ج ۲۳ ص ۳۸۶)

(۲)..... جو شخص حقیقت کو نہیں سوچتا اور نفس سرکش کا بندہ ہو کر بدزبانی کرتا ہے اور شرارت کے منصوبے جوڑتا ہے۔ وہ ناپاک ہے۔ اس کو کبھی خدا کی طرف راہ نہیں ملتی۔ اور نہ کبھی حکمت اور حق کی بات اُسکے منہ پر جاری ہوتی ہے؛“ (نسیم دعوت خزائن ج ۱۹ ص ۳۶۵)

(۳)..... یاد رکھو کہ ہر ایک جو نفسانی جوشوں کا تابع ہے۔ ممکن نہیں کہ اس کے لبوں سے حکمت اور معرفت کی بات نکل سکے بلکہ ہر ایک قول اس کا فساد کے کیڑوں کا ایک انڈا ہوتا ہے۔ بجز اس کے اور کچھ نہیں۔“
(چشمہ معرفت خ ج ۲۳ ص ۳۶۵)

مرزا شریف و مہذب کہلانے کے بھی لائق نہیں

معلوم ہوا کہ مرزا صاحب بقول خود ان اخلاقی گناہوں کی وجہ سے اس لائق بھی نہ تھے کہ مہذب و شریف انسانوں کے صف میں کھڑے ہو سکیں؛ چہ جائے کہ وہ نبوت کے جلیل القدر عہدہ پر مامور ہوں اور وہ خود اپنی زبان کی برتر چھری سے اس قدر مجروح و زخمی ہو چکے تھے کہ ”خود کردہ راعلا بے نیست“ کے علاوہ مرہم و پٹی کے باوجود بھی اندمال زخم کو

کوئی توقع نہیں تھی۔ -

گل و گلچیں کا گلہ بلبل خوش لہجہ نہ کر

تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کے باعث

انسوس کہ گالیاں دینے والا، وبائیں پھیلانے والا، بد دعائیں کرنے والا، مسخ آیا۔ اور گندگیوں و غلاظتوں سے بھرا ہوا لٹریچر اپنے لیے ”باقیات السینات“ بنا کر اور اپنی زبان کا ہرا بھرا زخم لئے ہوئے پیوند زمین ہو گیا۔ مرزا جی نے سچ فرمایا کہ نہ بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بد زبان ہے جس دل میں ہے نجاست بیت الخلاء وہی ہے۔ (درشین ۲۸)

مرزا کی خوش خلقی کے مرزائی ترانے

مرزا صاحب کے ان اخلاق حسنہ“ کے ہوتے ہوئے بھی ان کے نمک خوار اس طرح حق نمک ادا کرتے ہیں:

”انک لعلیٰ خلق عظیم“ راقم مضمون ہذا (سردار مصباح الدین قادیانی) کے ذوق کے مطابق حضرت اقدس (مرزا صاحب) کے عظیم الشان معجزات میں سے ایک معجزہ حضور کے اخلاق کا بھی ہے جس بلند پایہ اخلاق کا آپ سے ظہور ہو اس کی مثال سوائے آپ کے متبوع و مقتدی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے دنیا کے کسی انسان کی زندگی میں نہیں ملتی۔“

ذکر حبیب از مصباح الدین قادیانی مندرجہ اخبار الحکم قادیان خاص نمبر ۲۱ مئی ۱۹۳۳ء۔

مرزا کی بدزبانی پر عیسائیوں اور مرزائیوں کی شہادت

مسٹر اکبر مسیح مشہور عیسائی مصنف اپنی کتاب ”ضربت عیسوی“ کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:

(۱)..... ”جن لوگوں کو ضرورتاً مرزا جی کی تصانیف پڑھنے کا ناگوار اتفاق

ہوا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ مناظرہ میں فحش بیانی سخت کلامی بدزبانی بلکہ گالی

کو سنے کا مرزا جی نے سرکار سے ٹھیکہ لے لیا ہے آپ اس فن کے جگت استاذ

مانے جاتے ہیں۔ ہر مذہب کے بزرگوں کو ایک آنکھ سے دیکھتے ہیں آپ کے

دست و زبان سے کسی مؤمن کو امان نہیں بلکہ حق تو یہ ہے کہ آپ ہی کی انشاء پر دازی سے گبر و مسلمان کا چلن بگڑا۔

مولوی چراغ دین جموی جو مرزا صاحب کے دام فریب میں پھنس کر نکل آئے تھے لکھتے ہیں:

(۲)..... ”ہندوستان میں جو شخص دینی مباحثہ میں اپنی بدزبانی اور دریدہ دہنی بلکہ فحش کلامی کے لیے شہرہ آفاق ہوا جس کی نسبت اہل الرائے کی یہ مستقل رائے ہے کہ دینی مناظرہ میں گندگی اور خباثت کے چلن کو اس نے رواج دیا جو اس فن کا استاذ اور موجد ہے وہ مرزا کا دیا نی ہے۔“

(رسالہ تجلی ۱۹۲۷ء از کفریات مرزا ص ۲۹)

یہ مخالف اور موافق کی رائیں ہیں لیکن ”اخلاق مرزا“ کا نمونہ آپ کے سامنے ہے جس سے آپ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ وہ کیا ایسے ہی تھے جیسا کہ ان کو ان کے نمک خوار مرید کہتے ہیں؟۔

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو مرزا یوں کے لیے مشعل راہ ہدایت بنائیں تاکہ وہ ایک بد گو بد زبان کا دامن چھوڑ کر حضرت خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے نور فگن سایہ رحمت میں آجائیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان ”گندم نما جو فروشوں کے ٹکرہ فریب، دجل و کید“ سے تمام مسلمانان عالم کو محفوظ رکھے۔

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین فقط

خادم الاسلام

نور محمد

مبلغ و مناظر مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

۲۰۷۲ یقعدہ ۱۳۵۳ ۲۵ فروری ۱۹۳۵ء

ليس المؤمن بالطعان و لا اللعان و لا الفاحش و لا البذي
 مسلمان طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا، بیہودہ بکنے والا، گالی دینے والا نہیں ہوتا
 (ترمذی)

الحمد للہ کہ رسالہ جامعہ

مُغَلَّظَاتُ مِرَا

جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کی رنگین و مرصع، اعجازی و کراماتی بیشار ”گالیاں“ جمع
 کی گئی ہیں جن سے ان کی اخلاقی تصویر ایسی برہنہ و بے نقاب ہو گئی ہے کہ بے حیائی
 اور بے غیرتی بھی شرمندہ ہے۔ آخر میں ان ”معجزانہ گالیوں“ کو ردیف وار لکھ کر آپ
 کے اخلاق و دیگر دعاوی کو پوند زمین کر دیا گیا ہے۔

مؤلفہ

حضرت مولانا علامہ نور محمد صاحب انانڈوی

تسہیل: مولانا شاہ عالم گورکھپوری

دینی تعلیمی ٹرسٹ، لکھنؤ

مَرَوِّكَانِ مَبَافِنُهُ رَنُكُونُ

یہ کتاب ۱۹۲۰ء میں ”صحیحہ رنگون پر برپیروانِ دجال زبون“ کے نام سے اصح المطابع لکھنؤ سے شائع ہوئی تھی اور ایک عرصہ سے نایاب تھی کئی مرتبہ اس کتاب کی اشاعت کا دل میں داعیہ پیدا ہوا مگر میری غیر معمولی مصروفیت اور وسائل کی کمی کے باعث یہ کام معرض التواء میں پڑا رہا جبکہ یہ ناکارہ ”عقیدہ ختم نبوت“ کی اشاعت و حفاظت اور لکھنؤ کے قرب و جوار کے اضلاع میں ”قادیانی فتنہ“ کی سرکوبی کے لئے اپنی بساط کے مطابق جدوجہد کر رہا ہے تو اس کتاب کی ضرورت اور اشاعت کی فکر بڑی شدت سے محسوس ہوئی۔ چونکہ حضرت امام اہل سنت کی علمی بحثوں اور خاص طور پر مرزائیوں کی ”لاہوری پارٹی“ کی تردید میں میرے علم و مطالعہ میں اس سے زیادہ مفید و مدلل اور اس ترتیب و تفصیل کے ساتھ یکجا طور پر اتنا مواد کسی دوسری کتاب میں موجود نہیں ہے اور بجا طور پر حضرت امام اہل سنت کے علمی ”علمی تبرکات“ اور ”باقیات صالحات“ میں سے ہے۔

”دینی تعلیم ٹرسٹ“ لکھنؤ جس کے قیام کا مقصد ہی دین اسلام کی اشاعت اور باطل فرقوں کی تردید ہے اور جو گذشتہ سالوں سے لکھنؤ کے قرب و جوار میں دینی کاموں کی انجام دہی میں مصروف ہے۔ اس کے اہتمام سے اب یہ کتاب منظر عام پر آرہی ہے اور ”روداد مباحثہ رنگون“ کے نئے نام سے شائع کی جا رہی ہے۔

عبدالعلیم فاروقی

چیرمین دینی تعلیمی ٹرسٹ دیوبند



SHAHI KUTUB KHANA

Deoband-247554 (INDIA)

www.mtkn-deoband.net

Mob.:09359792771, 01336-220345

Computers
Present
Ph: 01336/222183